بانی ومہتمم :مفتی محمد رضا قادری نقشبندی مصباحی خلیفہ حضور شیخ العالم وسربراہ اعلیٰ علما کونسل نیپال
بفیض روحانی : مجمع الفضائل والبرکات،مظہر کمالات امام ربانی حضور شیخ العالم مولانا شاہ احمد رضا نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ
قیادت :قائد ملت نیپال حضرت مولاناالحاج سید غلام حسین مظہری مرکزی صدر علما کونسل نیپال

نیپال اردو ٹائمز

Weekly
The NEPAL URDU TIMES
چیف ایڈیٹر: عبدالجبار علیمی نظامی
جلد نمبر ۱
VOL:(1)
weeklynepalurtutimes@gamil.com
10 صفحات
۱۶/اکتوبر/۲۰۲۵۔مطابق ۲۳/ربیع الثانی ۱۴۴۷ھ ۳۰ گتے اسوج ۲۰۸۲ بروز جمعرات
شمارہ نمبر 59
ISSUE (59)

لمبنی میں 4 روزہ بین الاقوامی سائنسی کانفرنس شروع

شفیق رضا
نمائندہ نیپال اردو ٹائمز

لمبنی-دنیا بھر کے ثقافتی ورثے کے تحفظ اور فروغ کے لیے وقف ماہرین اور اسکالرز کی تنظیم ICOMOS انٹرنیشنل کے زیر اہتمام چار روزہ بین الاقوامی سائنسی کانفرنس لمبنی میں شروع ہو گئی ہے۔دنیا بھر کے ثقافتی ورثے کو تنازعات اور تباہی کے خطرے سے بچانے کی ضرورت کے پیش نظر لمبنی میں عالمی ایک بین الاقوامی سائنسی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا ہے۔بدھ کو شروع ہونے والی یہ کانفرنس ہفتہ تک جاری رہے گی۔ICOMOS نیپال کے چیئرپرسن گیانین رائے نے کہا کہ ہر روز، تین گروپوں میں نو موضوعات پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔190 ورکنگ پیپرز پیش کیے جائیں گے۔ہفتے کے روز، شرکاء ساکیہ خاندان کے قدیم دارالحکومت، کپل وستو، تلوراکوٹ کا دورہ کریں گے۔
کانفرنس کاافتتاح لمبنی صوبے کے وزیر برائے صنعت، سیاحت اور ٹرانسپورٹ پر چنڈ بکرم نیوپانے نے کیا۔ یونیسکو نیپال کے چیف جیک ڈو ٹائٹ، لمبنی ڈیولپمنٹ ٹرسٹ کے وائس چیئرمین لیاہر کیال لاما،اور سینئر ماہر آثار قدیمہ کوش پر ساد اچاریہ نے افتتاحی پروگرام میں تقریریں کیں۔سائنسی کانفرنس میں ثقافتی ورثے کے تناظر میں آفات کے خطرے میں کمی، ورثہ اور تعلیم، تباہی اور تحفظ، اور تنازعات جیسے موضوعات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔اسی طرح تنازعات سے متاثرہ علاقوں میں ثقافتی ورثے کے تحفظ کے لیے اقدامات، عالمی ثقافتی ورثہ کا چارٹر، رہنما خطوط اور اسٹریٹجک منصوبے،اور خطرے میں کمی کے لیے روایتی علم اور ثقافتی حکمت جیسے مسائل پر بات کی جائے گی۔چار روزہ کانفرنس میں 67 ممالک کے 200 غیر ملکی شرکاء شریک ہیں۔اسی طرح 100 سے زائد نیپالیوں نے کانفرنس میں شرکت کی ہے۔500 سے زائد بیرون ملک سے آن لائن شامل ہو چکے ہیں۔کانفرنس میں ماہرین آثار قدیمہ، ہیریٹیج ماہرین، آرکیٹیکچرل انجینئرز، پتھر کے ماہرین اور ثقافتی ورثے کے تحفظ سے متعلق ماہرین اور محققین شرکت کر رہے ہیں۔ICOMOS نیپال کی سکریٹری اینی جوشی نے کہا کہ ICOMOS (انٹرنیشنل کونسل آن مونومینٹس اینڈ سائٹس)، یونیسکو کا ایک مشاورتی ادارہ، بنیادی طور پر دنیا بھر سے عالمی ثقافتی ورثہ کی فہرست میں شامل ہونے کے لیے تجویز کردہ ثقافتی اور مخلوط ورثے کے مقامات کا جائزہ لیتا ہے اور انہیں عالمی ثقافتی ورثہ مرکز کو فراہم کرتا ہے۔یادگاروں، ثقافتی مناظر اور ثقافتی ورثے کے مقامات کے تحفظ، تحفظ، استعمال اور فروغ کے لیے 1965 میں ایک بین الاقوامی غیر سرکاری تنظیم کے طور پر قائم کیا گیا، ICOMOS کا پیرس میں بین الاقوامی سیکرٹریٹ ہے۔ ICOMOS کی 117 ممالک میں قومی کمیٹیاں، 31 سائنسی کمیٹیاں اور 137 ممالک سے 12,715 ماہر اراکین ہیں

تنظیم ابنائے علیمیہ جمداشاہی بستی

مختصر تعارف

فارغین علیمیہ کی پرجوش تحریک اور مبلغ اسلام علامہ عبدالعلیم صدیقی میرٹھی علیہ الرحمہ کے دعوتی مشن پر کاربند اس تنظیم کی تاسیس ۲۰۰۹ ءمیں ہوئی ،اس کے بنیادی اغراض ومقاصد میں علیمیہ وفارغین علیمیہ کی فلاح وبہبود،زیر تعلیم طلبہ کی کفالت اور دارالعلوم علیمیہ کی تعمیر وترقی ہے،اس کی نشاۃ ثانیہ ۲۰۲۱ءمیں لاک ڈاؤن کے ایام میں ہوئی، علیمی برادران نے اساتذہ کرام کی تحریک پر لاکھوں روپے کا چندہ کرکے مادر علمی کو مضبوط کیا۔
مئی ۲۰۲۵ءمیں اس کی نشاۃ ثالثہ ہوئی ،جوگیشوری ممبئ میں صوبہ مہاراشٹر کے

علیمی برادران کے زیر اہتمام نہایت کامیاب میٹنگ منعقد ہوئی، اس کے بعد ۲ جون ۲۰۲۵ ءکو اس تنظیم کا رجسٹریشن ہوا،اور حساب کتاب کی شفافیت کے لیے باضابطہ تنظیم کا اکاونٹ کھولا گیا.
دارالعلوم علیمیہ میں ہیڈ آفس کا قیام، ممبر شپ کا آغاز،علیمیہ کی سرگرمیوں سے متعلق وسیع ویب سائٹ کی تیاری، علیمی کلینڈر کی طباعت، جامع ازہر سے معادلے کی تجدید، علیمیہ کے نادار طلبہ کی کفالت وعلاج معالجہ،ضرورت مند بے روزگار علیمی فارغین کی مالی معاونت، ممبئ واطراف میں درجن سے زائد کامیاب نشستوں کا انعقاد،دو ہزار سے زائد علیمی برادران کو تنظیم سے جوڑنا، تین سو سے زائد فارغین علیمیہ سے ممبر شپ فیس لے کر باضابطہ ٹرسٹ کا ممبر بنانا وغیرہ اس تنظیم کی اب تک کی حصول یابیاں ہیں،رب کریم اخلاص کی بنیاد پر قائم اس تنظیم کو قائم ودائم رکھے.

تنظیم ابنائے علیمیہ ضلع بستی کی دوسری نشست 19 اکتوبر کو واپی گجرات میں

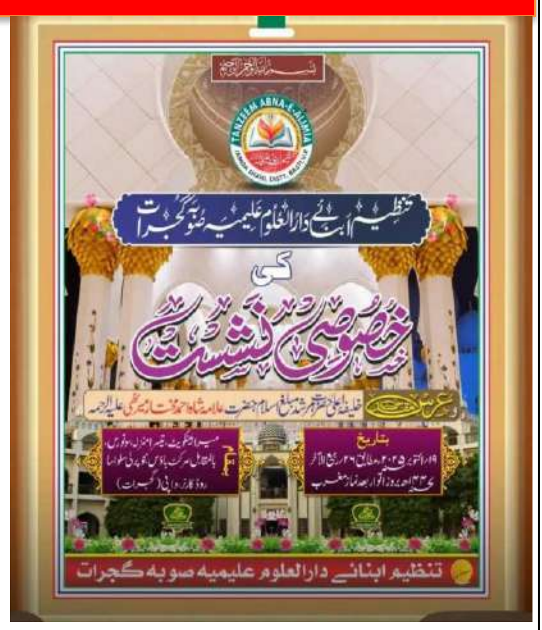

پریس ریلیز نیپال اردو ٹائمز
بستی (اخلاق احمد نظامی)
تنظیم ابنائے علیمیہ ضلع بستی کی دوسری خصوصی نشست 19 اکتوبر 2025ء کو واپی گجرات میں بڑے ہی تزک واحتشام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے، جس میں ہمارے معزز اساتذہ کرام کے ساتھ دارالعلوم علیمیہ جمداشاہی کے ذمہ داران و مؤقر علیمی برادران کی شرکت یقینی ہے۔
ہمیں اپنے اخلاص اور آپ سب کی مخلصانہ جدوجہد پر یقین کامل ہے کہ یہ نشست بھی گزشتہ نشست کی طرح کامرانی کی نئی تاریخ رقم کرے گی۔ ہم نے اپنی ہزار مصروفیتوں کے باوجود آپ سے بالواسطہ یا بلاواسطہ رابطہ کرنے کی کوشش کی ہے، ممکن ہے بہت سارے افراد تک ہم نہ پہنچ پائے ہوں، مگر ہمیں اعتماد ہے کہ آپ اس پروگرام کو ہمارا نہیں بلکہ مادر علمی کا پروگرام سمجھ کر اس میں شرکت فرمائیں گے۔ ہمارے اتحاد نے علیمیہ کی تاریخ میں انقلاب برپا کر دیا ہے، آج ہر چہار جانب ہماری تنظیم کے چرچے ہیں، اکابر علما ومشائخ کی دعائیں مل رہی ہیں، مادر علمی روز افزوں ترقی پر ہے، یہ سب ہمارے باضابطہ اتحاد کی برکتیں ہیں، جس کی عمر صرف پانچ ماہ ہے۔
ماضی میں آپ نے اپنے کردار و عمل سے یہ ثابت کیا ہے کہ ہم مادر علمی کے وفادار فرزند ہیں، علیمیہ ہماری روح ہے، دل کی دھڑکن ہے، رمق حیات ہے، بہار زیست ہے، بلکہ سب کچھ ہے۔
لاریب ہم آج جو بھی ہیں مادر علمی کی وجہ سے ہیں، جس کی آغوش عاطفت میں ہم نے اپنا بچپن گزارا ہے، جس کے بازوے سے شفقت میں ہماری جوانی کے خوب صورت ایام گزرے ہیں اور جس کی جفتی فضاؤں میں ہم نے عہد طالب علمی کی خوش گوار صبح وشام گزارے ہیں۔ یہ اطلاع مولانا مفتی کمال احمد علیمی نظامی استاذ و مفتی دارالعلوم علیمیہ جمداشاہی بستی نے پریس ریلیز میں دی ہے

ملک میں منعقدہ کابینہ اجلاس کے فیصلے

کاٹھمانڈو
نیپال اردو ٹائمز
آج بروز جمعرات ملک کے کابینہ میں اجلاس منعقد ہوا جس میں چند اہم اور خوشگوار امور پہ فیصلے کئے گئے ہیں۔ یقینا اس طرح کے فیصلے آنی چاہئے تھے، لیکن اب دیکھنا یہ ہے کہ ہمارے ملک عزیز کے لئے یہ فیصلے کتنے اہم ثابت ہوتے ہیں اور ان پہ کتنا عمل ہوتا ہے۔
1۔دنیا بھر کے مختلف ملکوں میں سابق وزیر اعظم کے پی شرما اولی کی حکومت کے دوران مقرر کیے گئے سفیروں کو واپس بلانے کا فیصلہ کیا گیا۔
2۔کِرتی پور کرکٹ اسٹیڈیم(Cricket stadium)کے قیام کی تجویز منظور کرلی گئی۔
3۔عوامی مالیاتی نظم ونسق منصوبے کے لیے عالمی(international bank) بینک سے حاصل ہونے والی 10 ملین امریکی ڈالر کی امداد قبول کرنے کا فیصلہ لیا گیا۔
4۔ نیپال اور بھارت کے درمیان اپرادھی سے متعلق سرگرمیوں پر قانونی امداد سے متعلق مسودہ سمجھوتہ منظور کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔
5۔نیپال اور دیگر ممالک کے درمیان فوجداری معاملات میں قانونی امداد سے متعلق معاہدہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ہم امید کرتے ہیں یہ فیصلے ملک و سماج کے لئے بہتر اور خوشگوار ثابت ہو

غیر قانونی طور پر چندہ جمع کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی: وزیر اعظم

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
کاٹھمانڈو
وزیر اعظم سوشیلا کارکی نے کہا ہے کہ کسی فرد یا گروپ کو چندہ جمع کرنے کی سرکاری اجازت نہیں دی گئی ہے۔وزیر اعظم اور وزراء کی کونسل کے دفتر نے واضح کیا ہے کہ اگر وزیر اعظم سشیلا کارکی کا نام استعمال کرتے ہوئے کسی بھی سرگرمی میں چندہ اکٹھا کیا گیا یا ایسا کرنے کی ترغیب دی گئی تو ایسی سرگرمیوں کو قانونی دائرہ کار میں لایا جائے گا۔ یہ بات نوٹ کی گئی ہے کہ اس اطلاع کی طرف توجہ مبذول کروائی گئی ہے کہ کچھ افراد یا گروہوں نے وزیر اعظم کارکی اور وزیر اعظم کے دفتر کا حوالہ دیتے ہوئے مختلف منصوبوں، فنڈز یا سماجی کاموں کے لیے عطیات کی درخواست کی ہے۔ وزیر اعظم کے دفتر کے جوائنٹ سکریٹری اور ترجمان روی لال شرما کے مطابق وزیر اعظم اور وزیر اعظم کے دفتر کی جانب سے کسی کو بھی کسی قسم کے چندہ یا امداد جمع کرنے کی اجازت نہیں دی گئی ہے۔ ترجمان روی لال شرما نے ایک بیان کے ذریعے درخواست کی ہے کہ وہ ایسی گمراہ کن سرگرمیوں پر یقین نہ کریں اور ایسی کسی بھی درخواست کو مکمل طور پر مسترد کر دیں۔ وزیر اعظم کارکی نے اس حقیقت کی طرف توجہ مبذول کرائی ہے کہ مختلف اضلاع میں کچھ گروہ وزیر اعظم اور ان کے دفتر کا حوالہ دیتے ہوئے مختلف منصوبوں، فنڈز یا سماجی کاموں کے لیے چندہ، امداد یا مالی تعاون کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ بیان میں کہا گیا کہ "کسی فرد یا گروہ کو کسی بھی قسم کے عطیات یا امداد جمع کرنے کی اجازت نہیں ہے، اور ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ ایسی گمراہ کن سرگرمیوں پر یقین نہ کریں اور ایسی کسی بھی درخواست کو مکمل طور پر مسترد کر دیں۔ اسی طرح مقامی انتظامیہ/پولیس آفس کو مطلع کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے تاکہ ایسے عطیات جمع کرنے یا اس کی حوصلہ افزائی کرنے والوں کو انصاف کے کٹہرے میں لایا جا سکے۔ بیان میں لوگوں پر زور دیا گیا کہ وہ عطیات جمع کرنے یا ایسی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کرنے والی کسی بھی سرگرمی کی اطلاع مقامی پولیس کو دیں تاکہ ایسی سرگرمیوں کو قانونی دائرہ اختیار میں لایا جا سکے۔

پارلیمنٹ کی بحالی کے لئے ملک گیر تحریک چلانی چاہیے: سابق وزیر اعظم

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
کاٹھمانڈو
سی پی این-یو ایم ایل کے چیئرمین کے پی شرما اولی نے کہا ہے کہ وہ پارلیمنٹ کو دوبارہ قائم کرنے کے معاملے پر ملک گیر تحریک شروع کریں گے۔ جمعہ کو شروع ہونے والے مرکزی سکریٹریٹ کی 58ویں میٹنگ میں اراکین کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے اولی نے نتیجہ اخذ کیا کہ سشیلا کارکی کی قیادت والی حکومت غیر آئینی اور غیر جمہوری طریقوں سے تشکیل دی گئی تھی اور وہ سیاسی جماعتوں پر پابندی لگانے کا ارادہ رکھتی تھی، اور اس کے خلاف تحریک چلانی چاہیے۔ ایک اہلکار کی طرف سے فراہم کردہ معلومات کے مطابق سیکرٹریٹ کے زیادہ تر ارکان پارلیمنٹ کی بحالی کے خلاف تھے۔ پارلیمنٹ کی تحلیل پر عدالت جانے کا فیصلہ سنائے جانے کے بعد بعض ارکان نے کہا کہ فیصلہ لکھا جائے کہ حکومت نے انتخابات کا ماحول نہیں کارروائی اور تصادم کے راستے پر چل رہی ہے۔ ڈپٹی سیکرٹری جنرل گیاوالی نے اس سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ حکومت نے اعلیٰ رہنماؤں کے لیے حفاظتی انتظامات ایسے وقت میں واپس لے لیے ہیں جب سیکورٹی کا خطرہ زیادہ تھا۔ انہوں نے کہا کہ یہ واضح ہے کہ حکومت انتخابات کے راستے پر نہیں ہے، یہ کہتے ہوئے کہ رہنماؤں پر پابندیاں لگا دی گئی ہیں اور ان کے پاسپورٹ روک لیے گئے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت تشدد کی دھمکیاں دینے والوں کو تحفظ فراہم کر رہی ہے اور مقدمات درج کر کے انہیں الیکشن لڑنے سے قاصر بنانے کی دھمکیاں دے رہی ہے

ہفت روزہ
نیپال اردو ٹائمز
Weekly The
NEPAL URDU TIMES
۱۶/اکتوبر/۲۰۲۵۔ مطابق ۲۳/ربیع الثانی ۱۴۴۷ھ ۳۰ گتے اسوج ۲۰۸۲ بروز جمعرات

ملکی خبریں سیاسیات

بنکاک سے کاٹھمانڈو پہنچنے والے تین ہندوستانی 11 کلو منشیات کے ساتھ ایئرپورٹ پر گرفتار

نمائندہنیپالاردوٹائمزاحمدرضاابنعبدالقادراویسی

کاٹھمانڈو مرکزی تفتیشی بیورو (سی بی آئی نے پیر کو کاٹھمانڈو کے تریبھون بین الاقوامی ہوائی اڈے سے تین ہندوستانی نوجوانوں کو گرفتار کیا۔تینوں مسافروں سے 11 کلو 275 گرام منشیات برآمد ہوئی۔ سی بی آئی کے ڈی آئی جی ونود گھمیرے نے بتایا کہ بنکاک سے تھائی ایئر ایشیا کی پرواز FD182 دوپہر 1:50 بجے کاٹھمانڈو تریبھون ایئرپورٹ پر اتری تینوں مسافروں کو بعدازاں ہوائی اڈے کے آمد ٹرمینل سے تحویل میں لے لیا گیا۔ ڈی آئی جی گھمیرے نے بتایا کہ سی بی آئی کو اس بڑے پیمانے پر منشیات کی اسمگلنگ کی اطلاع ملی تھی۔ڈی آئی جی گھمیرے کے مطابق گرفتار کیے گئے تین میں 50 سالہ سلیم ابراہیم انصاری 24 سالہ ریحان محمد اعجاز خان اور 32 سالہ زینب شامل ہیں، جن کے پاس ہندوستانی پاسپورٹ ہیں۔ ابتدائی تفتیش میں انکشاف ہوا کہ یہ منشیات بھارت سمگل کرنے کا منصوبہ تھا۔ تینوں گرفتار افراد کو سی بی آئی ہیڈکوارٹر لے جایا گیا ہے، جہاں ان سے تفصیلی پوچھ گچھ کی جارہی ہے۔ سی بی آئی نے کہا کہ انہیں آج کاٹھمانڈو کی ڈسٹرکٹ کورٹ میں پیش کیا جائے گا اوران کا ریمانڈ لیا جائے گا۔

اولی کی گرفتاری کا مطالبہ کا احتجاج، متعدد گرفتار

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی

کاٹھمانڈو نوجوانوں نے جمعرات کو سابق وزیر اعظم کے پی شرما اولی اور سابق وزیر داخلہ رمیش لیکھک کی گرفتاری کا مطالبہ کرتے ہوئے احتجاج کیا۔ پولیس نے احتجاج کرنے والے نوجوانوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ایک ماہ سے زیادہ عرصے سے نیپال میں نوجوان اس وقت کے وزیر اعظم اولی اور وزیر داخلہ رمیش لیکھک کی گرفتاری کا مطالبہ کر رہے ہیں، جو 8 اور 9 ستمبر کو کاٹھمنڈو سمیت ملک بھر میں احتجاج کے دوران گولی مار کر ہلاک ہونے والے نوجوانوں کی موت کے ذمہ دار ہیں۔اولی اور لیکھک کی گرفتاری کا مطالبہ کرتے ہوئے آج صبح سے ہی میت گھر

منڈلا میں احتجاجی مظاہرہ کیا جا رہا ہے۔ پولیس نے ایک درجن نوجوانوں کو گرفتار کر لیا ہے۔پولیس کے مطابق انہیں احتجاج شروع ہونے سے قبل سیکیورٹی وجوہات کی بنا پر حراست میں لیا گیا تھا۔احتجاجی مقام پر پہنچنے کے فوراً بعد انہیں پولیس وین میں بٹھایا گیا۔ نوجوانوں کے ایک گروپ نے آج کا احتجاج ختم کر دیا تھا لیکن کچھ نوجوان پھر بھی گاڑیوں میں احتجاج کرنے پہنچے۔ وزیر اعظم اولی اور وزیر داخلہ رمیش لیکھک کی گرفتاری کا مطالبہ کر رہے ہیں، جو 8 اور 9 ستمبر کو کاٹھمنڈو سمیت ملک بھر میں احتجاج کے دوران گولی مار کر ہلاک ہونے والے نوجوانوں کی موت کے ذمہ دار ہیں۔ اولی اور لیکھک کی گرفتاری کا مطالبہ کرتے ہوئے آج صبح سے ہی میت گھر منڈلا میں احتجاجی مظاہرہ کیا جا رہا ہے۔ پولیس نے ایک درجن نوجوانوں کو گرفتار کر لیا ہے۔پولیس کے مطابق انہیں احتجاج شروع ہونے سے قبل سیکیورٹی وجوہات کی بنا پر حراست میں لیا گیا تھا۔ احتجاجی مقام پر پہنچنے کے فوراً بعد انہیں پولیس وین میں بٹھایا گیا۔ نوجوانوں کے ایک گروپ نے آج کا احتجاج ختم کر دیا تھا لیکن کچھ نوجوان پھر بھی گاڑیوں میں احتجاج کرنے پہنچے۔

حماس کا یرغمال وپن جوشی اب زندہ نہیں

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی کاٹھمانڈو نیپال کی حکومت اور وپن جوشی کے خاندان کو باضابطہ طور پر مطلع کیا گیا ہے کہ نیپالی شہری وپن ،جوشی جنھیں حماس نے گزشتہ تین سال سے اسیر کر رکھا تھا، اب زندہ نہیں ہیں۔اسرائیل ڈیفنس فورس آئی ڈی ایف نے آج صبح ایک ویڈیو کانفرنس کے ذریعے تل ابیب میں نیپالی سفارت خانے اور وپن جوشی کے اہل خانہ کو ان کی موت کے بارے میں باضابطہ طور پر مطلع کیا۔ اسرائیلی وزیر اعظم کے دفتر کے حکام اور نیپالی سفیر دھن پرساد پنڈت کی موجودگی میں آئی ڈی ایف نے وپن جوشی کی والدہ اور بہن اور نیپال کے دھن گڑھی میں رہنے والے ان کے بھائی کو حماس کی قید میں وپن جوشی کی موت کے بارے میں مطلع کیا۔ تل ابیب میں نیپالی سفیر نے نیپالی وزیر خارجہ کے حکام کو بھی اس بارے میں آگاہ کیا۔ دراصل جنگ بندی کے بعد حماس کی طرف سے رہا کیے انے والے 20 یرغمالیوں کی فہرست میں وپن جوشی کا نام شامل نہیں ہے۔ تاہم اسرائیلی میڈیا نے حال ہی میں دعویٰ کیا تھا کہ جوشی زندہ ہیں۔ وپن جوشی ستمبر 2023 میں ایک درجن دیگر طلباء کے ساتھ ثقافتی تبادلے کے پروگرام کے تحت اسرائیل پہنچے تھے۔اس کے بعد 7 اکتوبر 2023 کو حماس نے اسرائیل پر حملے کے دوران انہیں یرغمال بنالیا۔اس حملے میں 10 نیپالی طالب علم مارے گئے تھے۔ اب تین سال بعد سرکاری طور پر یہ اطلاع دی گئی ہے کہ وپن جوشی اب زندہ نہیں ہیں۔

موجودہ حکومت نیپالیوں کی نمائندہ نہیں: سابق وزیر اعظم اولی

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی کاٹھمانڈو سی پی این (یو ایم ایل) کے چیئرمین اور سابق وزیر اعظم کے پی شرما اولی نے موجودہ حکومت پر نیپالی عوام کی نمائندہ نہ ہونے کا الزام لگایا ہے۔ جمعرات کو گنڈو میں سی پی این (یو ایم ایل) بھکتاپور ضلع کمیٹی کے زیر اہتمام ایک میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے، کے پی اولی شرما نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت نیپالیوں کی نمائندگی نہیں کر سکتی کیونکہ اسے کسی نے منتخب نہیں کیا ہے۔ انہوں نے حکومت کی طرف سے انہیں کاٹھمانڈو وادی چھوڑنے کی اجازت نہ دینے پر اعتراض کیا۔ سابق وزیر اعظم کے پی اولی نے وزیر داخلہ اوم پرکاش آریال کو بھی تحمل کے ساتھ آگے بڑھنے کی تنبیہ کی۔انہوں نے کہا، یہ حکومت نیپالیوں کی نمائندہ نہیں ہے، یہ کہیں اور کی نہیں ہے، یہ کسی کی منتخب کردہ حکومت نہیں ہے، یہ ایک خاص مقصد کے ساتھ کام کر رہے ہیں، کیا وہ میرا پاسپورٹ روکیں گے؟ وہ اور کیا کریں گے، اگر وہ اس پہاڑی کو کاٹ دیں اور مجھے کاٹھمانڈو وادی سے باہر جانے کی اجازت نہیں دیں گے! کے پی اولی اس پہاڑی تک جا سکتے ہیں، وہ پانی کیوں نہیں دیکھ سکتے اور اگر میں سرحد کو نہیں جانتا تو وہ دوسری طرف ہے! کیا تماشا ہے کے پی اولی نے

سشیلا کارکی کا نام بھی نہیں سنا تھا، میں وزیر داخلہ کو زیادہ نہ چمکنے کا مشورہ دوں گا؟ سابق وزیر اعظم اولی نے یہ بھی دہرایا کہ حکومت آئینی طریقے سے نہیں بنی تھی۔انہوں نے کہا کہ اس آئین کو تیار کرتے ہوئے ہمیں جن چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑا وہ آج بھی آپ کی یاد میں تازہ ہیں۔ ناکہ بندی اور ملک کی خود مختاری کو درپیش چیلنجز پر قابو پاتے ہوئے آئین نافذ کیا گیا۔ لہذا، نیپال کا آئین ایک مستقبل کی لکیر ہے جو نیپالی عوام نے اپنے لیے لکھی ہے۔ ہم اس وقت اپنے آئین پر بڑے حملے کی حالت میں ہیں۔ وزیر اعظم کے عہدے سے استعفیٰ دینے کے بعد سنگھا دربار کو جلا دیا گیا ہے (نیپال کا نقشہ جلا دیا گیا ہے، ملک کی علامتوں کو مٹانے کی کوشش کی گئی ہے)۔ عوامی نمائندوں کے اداروں، عدالتوں، کاروباری اداروں اور سیاسی جماعتوں کے دفاتر، ان کے رہنماؤں اور کارکنوں کے گھر اور ذاتی جائیدادیں خاکستر ہو چکی ہیں۔

اس کے پیچھے کی سازش کے بارے میں آج زیادہ نہیں کہوں گا، وقت خود بہت کچھ بتائے گا۔ کیا ہمارا ملک بن رہا تھا یا بگڑ رہا تھا یا صرف ایک فرضی بیانیہ بنا کر غصہ پھیلایا گیا کہ ملک بگڑ رہا ہے؟ ہماری نئی نسل ان تمام چیزوں کا خود ادراک کرے گی۔

دارالحکومت کاٹھمانڈو میں جلسے جلوس احتجاج اور مظاہروں پر پابندی

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی کاٹھمانڈو کاٹھمانڈو ضلعی انتظامیہ نے دارالحکومت میں کسی بھی قسم کے سیاسی اجتماع، کانفرنس، احتجاج مظاہرے اور دھرنے پر پابندی لگا دی ہے۔ کاٹھمانڈو میں سابق وزیر اعظم کے پی اولی شرما کی پارٹی سی پی این یو ایم ایل کے یوتھ ونگ نے موجودہ حکومت اور جنریشن زی گروپ کے خلاف موٹر سائیکل ریلی نکالنے کی اجازت مانگی تھی۔ کاٹھمانڈو کے چیف ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ایشور راج پوڈیل نے بتایا کہ یہ فیصلہ اس وقت کیا گیا جب کئی تنظیموں نے اسی دن اسی مقام پر احتجاج کرنے کی اجازت کی درخواست کی۔ انتظامیہ کو یہ فیصلہ کاٹھمانڈو میں سیکورٹی کی حساسیت اور جھڑپوں کے ارد گرد کی صورتحال کے پیش نظر لینا پڑا۔ چیف ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ایشور راج پوڈیل نے کہا کہ ہفتے کے روز کسی کو اجازت نہیں دی گئی تھی کیونکہ کئی جنریشن زی گروپوں نے مختلف اوقات میں ایک ہی جگہ کے لیے اجازت کی درخواست کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ صورتحال کے پیش نظر کسی کو بھی اجتماع کانفرنس یا احتجاج کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ یوتھ ونگ نے ہفتہ کو دوپہر 1 بجے ٹنکن میں موٹر سائیکل ریلی شروع کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔

پوکھرا میڈیکل کالج میں نرسوں کا احتجاج، ایمرجنسی اور آئی سی یو سروسز بند

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
پوکھرا
پوکھرا گنڈکی میڈیکل کالج کی نرسوں نے احتجاج کے لیے ایمرجنسی اور آئی سی یو خدمات چھوڑ دی ہیں۔ان کا کہنا تھا کہ اسپتال انتظامیہ نے ایمرجنسی اور آئی سی یو خدمات کو بھی 'بند' کر دیا ہے، یہ کہتے ہوئے کہ وہ نرسوں کے مطالبات اور احتجاج کے بارے میں مثبت نہیں ہیں۔انہوں نے گزشتہ پیر کو اسپتال کے نوٹس بورڈ پر ایک نوٹس چسپاں کر کے اپنے احتجاج کا اعلان کیا تھا۔ نرسوں نے بتایا کہ جب اسپتال انتظامیہ نے الٹی میٹم کے اندر بھی ان کے مطالبات نہ مانے تو انہیں ایمرجنسی اور آئی سی یو سروسز میں کمی کرنا پڑی۔انہوں نے کہا"اسپتال انتظامیہ نے حکومت کی طرف سے مقرر کردہ تنخواہ کے لیے ہمارے مطالبات کو نہیں سنا۔ چونکہ ہمارے دیے گئے الٹی میٹم کا کوئی جواب نہیں آیا، اس لیے ہم نے آج سے ایمرجنسی اور آئی سی یو سروسز میں بھی کمی کر دی ہے۔نرس سمیتا نے کہا کہ جب تک ہمارے مطالبات پورے نہیں ہوتے تب تک تحریک نہیں رکے گی۔ حکومت کے فیصلے پر طویل عرصے تک عمل نہ ہونے پر بھی ہم خاموش رہے، اس بار جب تک ہمارے مطالبات نہیں مانے جاتے تحریک ختم نہیں کریں گے۔ گنڈکی میڈیکل کالج میں اس وقت 250 سے زیادہ نرسنگ عملہ ملازم ہے۔ان کا کہنا ہے کہ اسپتال میں آنے والے مریضوں کو تکلیف سے بچنے کے لیے طویل عرصے تک مزدوری کا استحصال کرنے کے باوجود اسپتال انتظامیہ کی جانب سے مناسب سلوک نہ ہونے کی وجہ سے وہ احتجاج شروع کرنے پر مجبور ہوئے۔اسپتال کے آئی سی یو ڈیپارٹمنٹ میں کام کرنے والی نرس سمیتا ادھیکاری نے کہا کہ اسپتال انتظامیہ انہیں یہ کہتے ہوئے نظر انداز کرنے کی کوشش کر رہی ہے کہ ملک بھر کے میڈیکل کالجوں میں بھی یہی صورتحال ہے۔ ہسپتال کے انفارمیشن آفیسر کرشنا پوڈیل نے کہا کہ پرائیویٹ میڈیکل کالج کے وسائل نرسوں کی مانگ کے مطابق سرکاری سطح کی پانچویں سطح کی سہولیات فراہم نہیں کر سکتے۔ مریضوں اور ان کے لواحقین کا کہنا ہے کہ اسپتال میں ایمرجنسی کیئر کے لیے آنے والے مریضوں کو بھی داخل نہیں کیا گیا جب کہ شدید بیماریوں کے مریضوں کو کہیں اور ریفر کرنا پڑا۔

نیپال حکومت نے چینی کمپنی کو 21 ارب روپے کے 50 روپے کے نوٹ چھاپنے کا ٹینڈر دیا۔

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
کاٹھمانڈو
نیپال حکومت نے اپنے نئے نوٹ چھاپنے کا ٹینڈر ایک چینی کمپنی چائنا بینک نوٹ پرنٹنگ اینڈ منٹنگ کوآپریشن کو دیا ہے۔ چینی کمپنی اس سلسلے میں نیپال راشٹریہ بینک کے ساتھ معاہدہ کیا ہے نیپال راسٹرا بینک نے چینی کمپنی چائنا بینک نوٹ پرنٹنگ اینڈ منٹنگ کوآپریشن کو 420 ملین 50 روپے کے نوٹ چھاپنے کا ٹھیکہ دیا ہے۔ چائنا بینک نوٹ پرنٹنگ اینڈ منٹنگ کوآپریشن نے یہ معاہدہ جیت لیا ہے۔ 420 ملین 50 روپے کے نوٹوں کی مالیت 21 ارب کے برابر ہے۔ چائنا بینک نوٹ پرنٹنگ اینڈ منٹنگ کوآپریشن 104.2 ملین ڈالر کی لاگت سے 50 روپے کا نوٹ چھاپے گی۔ نیپال راشٹریہ بینک کے حال ہی میں مقرر کیے گئے گورنر ڈاکٹر بشواناتھ پوڈیل نے 50 اور 1000 روپے کے نوٹ چھاپنے کا پہلا فیصلہ لیا تھا۔ نیپال راشٹریہ بینک نے حال ہی میں سرکولیشن نوٹ چھاپنے کے لیے پہلے مرحلے میں چھ کمپنیوں کا انتخاب کیا ہے۔ انتخاب کے پہلے دور میں چائنا بینک نوٹ پرنٹنگ اینڈ منٹنگ کارپوریشن آف چائنا، برطانیہ کی ڈی لا رو انٹرنیشنل، جرمنی کی گیسک ڈیویئنٹ کرنسی ٹیکنالوجی، روس کی جوائنٹ اسٹاک کمپنی، فرانس کی ابرتھر فیڈوشری ایس اے ایس اور پولینڈ کی پولش سیکیوریٹیز پرنٹنگ شامل تھیں۔ یہ تمام منتخب کمپنیاں اگلے دو سالوں کے لیے ہر پرنٹنگ کے لیے بولی لگانے کے عمل (ٹینڈر) میں حصہ لے سکیں گی۔ اس مدت کے دوران، نیشنل بینک ان نوٹوں کے لیے ٹینڈر طلب کرتا ہے جو چھاپنے کے لیے ضروری ہیں۔ تمام چھ کمپنیاں اس عمل میں حصہ لے سکتی ہیں، اور جو سب سے کم قیمت پر پرنٹ کرنا چاہتا ہے وہ ٹینڈر جیتتا ہے

این پی آئی نے بیرون ملک مقیم نیپالی شہریوں کے لیے ووٹ ڈالنے کے انتظامات کرنے کا مطالبہ کیا

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
کاٹھمانڈو
نیپال پالیسی انسٹی ٹیوٹ (این پی آئی) نے الیکشن کمیشن کو نو نکاتی پالیسی کی سفارش کی ہے، اس پر زور دیا ہے کہ وہ بیرون ملک مقیم نیپالی شہریوں کے لیے ووٹنگ کے انتظامات کرے۔ این پی آئی نے 'آئندہ 2026 کے انتخابات کے لیے بیرون ملک نیپالی شہریوں کے لیے ملک سے باہر ووٹنگ کے انتظامات اور اس کے بعد ممکنہ اقدامات' کے عنوان سے ایک پالیسی سفارش الیکشن کمیشن کمشنر جنوکا تولادھر اور دیگر حکام اور سیکریٹری مادھو پنت کو پیش کی ہے۔ بیرونی ملک رہنے والے نیپالیوں کے لیے ایک مخلوط بیرونی ووٹنگ کا طریقہ تجویز کیا ہے۔ میکسیکو نے 2024 کے وفاقی انتخابات اور فلپائن نے 2025 کے انتخابات میں بیرون ملک مقیم شہریوں کو ووٹنگ کا حق فراہم کیا۔ میکسیکو اور فلپائن کے تجربات سے سیکھتے ہوئے، NPI نے تجویز کیا ہے کہ نیپال کے لیے مخلوط بیرونی ووٹنگ ماڈل (سفارت خانوں میں ذاتی طور پر ووٹنگ، ڈاک کے ذریعے ووٹنگ، اور انٹرنیٹ پر مبنی (i-voting کو اپنایا جا سکتا ہے۔این پی آئی کے چیئرمین ڈاکٹر کھگیندر راج دھکل نے کہا کہ لاکھوں نیپالی شہری جو کام، تعلیم یا دیگر مقاصد کے لیے بیرون ملک ہیں، انہیں ووٹ ڈالنے کا موقع فراہم کیا جانا چاہیے تاکہ وہ قومی انتخابات میں ووٹ ڈالنے کے اپنے بنیادی حق سے محروم نہ ہوں۔ کاٹھمانڈو میں این پی آئی سیکرٹریٹ کے مطابق، پالیسی کی سفارشات اہم ایجنسیوں کو بھی پیش کی گئی ہیں جن میں وزیر اعظم اور وزرا کی کونسل کے دفتر، وزارت داخلہ، اور وزارت خارجہ شامل گزشتہ ماہ جنریشن زی کی قیادت والی تحریک کے بعد، بیرون ملک مقیم نیپالیوں کے ووٹ ڈالنے کے قابل ہونے کا مسئلہ ایک بار پھر ترجیح بن گیا ہے نیپال کا آئین ہر شہری کے انتخابات میں حصہ لینے کے حق کی ضمانت دیتا ہے اور سپریم کورٹ نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ بیرون ملک مقیم شہریوں کو ووٹ دینے کے حق کی ضمانت دی جائے۔ اگرچہ سیاسی جماعتوں نے بارہا وعدہ کیا ہے کہ وہ بیرون ملک مقیم نیپالی شہریوں کو ووٹنگ کے حقوق میں توسیع دیں گے، لیکن اب تک اس پر عمل نہیں ہوا ہے

شائع کردہ:
علما فاؤنڈیشن نیپال
www.nepalurdutimes.com

حکومت نے چین، امریکا سمیت 11 ممالک سے سفیروں کو بلایا واپس

شفیق رضا ثقافی (نیپال اردو ٹائمز)
کاٹھمانڈو: حکومت نے چین سمیت 11 مختلف ممالک سے سفیروں کو واپس بلا لیا ہے۔ حکومت کے ترجمان اور وزیر مواصلات جگدیش کھرل نے بتایا کہ جمعرات کو کابینہ کی میٹنگ میں سیاسی تقرریوں کے ساتھ سفیروں کو واپس بلانے کا فیصلہ کیا گیا۔ ان کے مطابق اجلاس میں چین، جرمنی، اسرائیل، قطر، ملائیشیا، روس، سعودی عرب، اسپین، برطانیہ، امریکا اور جاپان کے سفیروں کو واپس بلانے کا فیصلہ کیا گیا۔ واپس بلائے گئے سفیروں سے کہا گیا ہے کہ وہ 20 نومبر تک نیپال واپس جائیں۔ واپس بلائے جانے والوں میں چین کے کرشنا پرساد اولی، جرمنی کے شیل روپا کھیتی، اسرائیل کے دھن پرساد پنڈت، ملائیشیا کے نیترا پرساد تملسینا، قطر کے رمیش چندر پوڈیل، روس کے جنگ بہادر چوہان، نریش بکرم کمار، سعودی عرب کے نریش بکرم چندر، سعودی عرب کے سنجر کمار، ڈھکیل کے نریش کمار شامل ہیں۔

وزیرِاعظم کارکی کے معاون کا بدعنوانی کے خلاف حکومتی اقدامات کا عزم

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبد القادر اویسی

کاٹھمانڈو عبوری وزیرِاعظم سشیلا کارکی کے ایک قریبی مشیر نے زور دے کر کہا ہے کہ نگران حکومت بدعنوانی کے خاتمے پر توجہ مرکوز کرے گی، جیسا کہ نیپال کے نوجوانوں کا مطالبہ ہے۔ اجے کھنال نے پیر کے روز کاٹھمانڈو میں، این ایچ کے، کو دیے گئے ایک انٹرویو میں یہ بات کہی۔ وہ وزیر اعظم سُشیلا کارکی کے چیف ایڈوائزر ہیں، جو سابق وزیرِاعظم کے پی شرما اولی کے استعفے کے بعد عبوری وزیرِاعظم مقرر کی گئی ہیں۔ سابق وزیر اعظم کے پی شرما اولی نے اُس سیاسی انتشار کے بعد استعفیٰ دیا تھا جس میں مظاہرین اور سیکیورٹی فورسز کے درمیان جھڑپیں ہوئیں اور 76 افراد ہلاک ہوئے۔ بدھ کے روز ان مظاہروں کو شروع ہوئے ایک مہینہ مکمل ہو گیا۔ یہ مظاہرے 8 ستمبر کو شروع ہوئے تھے جن میں زیادہ تر نوجوان شامل تھے۔

مظاہرین کا مطالبہ تھا کہ حکومت بدعنوانی کا خاتمہ کرے اور معاشی عدم مساوات کو دور کرے۔ اجے کھنال نے بتایا کہ آئندہ سال مارچ میں ہونے والے عام انتخابات عبوری حکومت کی اولین ترجیح ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کے انسدادِ بدعنوانی کے ادارے میں اصلاحات کی جائیں گی اور سیاست دانوں کے مشکوک غیر قانونی اثاثوں کی تحقیقات آئندہ مہینوں میں کی جائیں گی۔

تاہم کھنال نے خبردار کیا کہ حکومت کے پاس وہ سب کچھ کرنے کے لیے درکار وقت نہیں ہے جو وہ کرنا چاہتی ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ حکومت یہ طے کرے گی کہ کیا ممکن ہے اور کیا نہیں، اور اس کے ساتھ عبوری وزیرِاعظم سشیلا کارکی نوجوانوں کے ساتھ مکالمہ جاری رکھیں گی تاکہ سیاسی اصلاحات کے لیے بنیاد رکھی جا سکے۔

وزیر داخلہ آریال سے چینی سفیر کی ملاقات

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبد القادر اویسی

کاٹھمانڈو وزیر داخلہ اوم پرکاش آریال اور چین کے سفیر چن سونگ نے نیپال میں ملاقات کی ہے۔ وزیر داخلہ آریال نے چینی سفیر چن سونگ سے ملاقات کے دوران کہا ہے کہ نیپال ون چائنا پالیسی پر قائم ہے۔ دونوں نے منگل کو سنگھا دربار میں میں ایک بشکریہ ملاقات پر ملاقات کی۔ میٹنگ کے دوران، وزیر اوم پرکاش آریال نے ون چائنا پالیسی کے لیے نیپال کی مضبوط اور غیر متزلزل عزم کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ نیپال اپنی سرزمین پر کسی ایسی سرگرمی کی اجازت نہیں دے گا جس سے چین کی خود مختاری، اتحاد اور جغرافیائی سالمیت کو نقصان پہنچے۔ وزیر داخلہ اوم پرکاش آریال نے پنچشیل کے پانچ اصولوں اور 70 سالہ سفارتی تعلقات پر مبنی باہمی دوستی اور اعتماد کے رشتے کی تعریف کی اور تجارت، سرمایہ کاری، انفراسٹرکچر، توانائی، زراعت، ٹیکنالوجی کی منتقلی اور سیاحت سمیت تمام شعبوں میں تعاون کو بڑھانے کے عزم کا اظہار کیا۔ وزیر داخلہ آریال کے سیکرٹریٹ نے بتایا کہ میٹنگ میں بیلٹ اینڈ روڈ انیشیٹو (بی آر آئی) کے تحت ترجیحی منصوبوں کو آگے بڑھانے کے معاملے پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔

شائع کردہ:
علما فاؤنڈیشن نیپال
ہیڈ آفس جانکی نگر کاٹھمانڈو نیپال
برانچ نول پراسی لمبنی پردیش نیپال

وزیر تعلیم و ثقافت شرما تیواری نے مدھیش صوبائی حکومت سے دیا استعفیٰ

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبد القادر اویسی

جنک پور مدھیش پردیش کی وزیر تعلیم اور ثقافت رانی کماری شرما تیواری نے وزیر اعلی ستیش کمار سنگھ کو اعتماد کا ووٹ لینے سے ایک دن قبل اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ ڈیموکریٹک سوشلسٹ پارٹی نیپال سے وزیر تعلیم بننے والے تیواری نے پیر کو استعفیٰ دے دیا۔ اسی طرح ایل ایس پی نے بھی مدھیس حکومت سے اپنی حمایت واپس لے لی ہے۔ ایل ایس پی کی مدھیس کی صوبائی حکومت سے حمایت واپس لینے کے بعد اب اسے کسی بھی پارٹی کی حمایت حاصل نہیں رہی۔ تیواری نے اپنے استعفی خط میں لکھا "میں یہاں مدھیش صوبے کے وزیر تعلیم اور ثقافت کے عہدے سے اپنا استعفیٰ پیش کرتی ہوں، جو آج سے نافذ العمل ہے۔" وزیر اعلیٰ سنگھ مدھیش صوبائی اسمبلی میں اقلیت میں آ گئے ہیں۔ استعفیٰ نہ دینے پر بضد انہیں اب اعتماد کا ووٹ لینا پڑے گا۔ اس سے قبل وزیر اعلیٰ سنگھ کی اپنی پارٹی جنمت نے اپنی حمایت واپس لے لی تھی۔ یہاں تک کہ حکمران اتحاد کی حمایت کرنے والی کانگریس اور یو ایم ایل نے بھی اپنی حمایت واپس لے لی ہے اور نئی حکومت بنانے کا دعویٰ پیش کر دیا ہے۔ چیف منسٹر سنگھ جس پارٹی کی نمائندگی کرتے ہیں، بشمول جنمت پارٹی، نیپالی کانگریس اور سی پی این-یو ایم ایل، نے پہلے ہی حکومت سے اپنی حمایت واپس لے لی تھی۔ چیف منسٹر سنگھ نیپال کے آئین کے آرٹیکل 188، کے تحت اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے جا رہے ہیں۔

وزیر کلمان کھیسنگ سے کوریا کے سفیر کی ملاقات

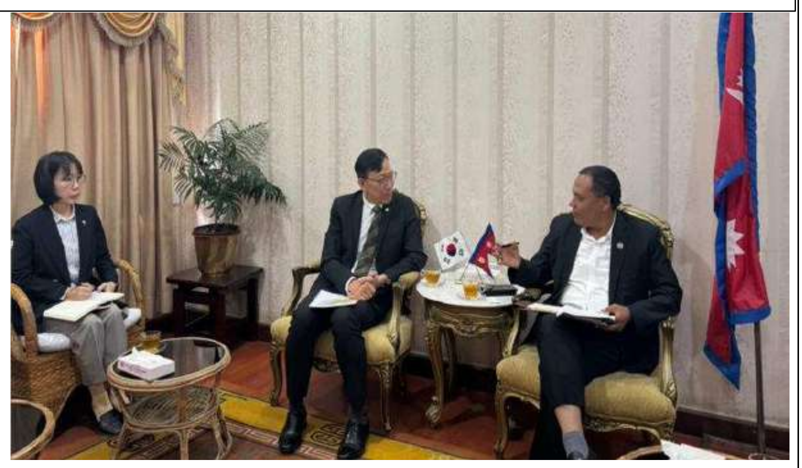

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبد القادر اویسی
کاٹھمانڈو

توانائی، آبی وسائل اور آبپاشی، فزیکل انفراسٹرکچر اور ٹرانسپورٹ اور شہری ترقی کے وزیر کلمان کھیسنگ اور نیپال میں کوریا کے سفیر پارک تائی یونگ کے درمیان ایک بشکریہ ملاقات ہوئی۔ انہوں نے نیپال اور کوریا کے درمیان اقتصادی امداد میں دیرینہ تعاون پر تبادلہ خیال کیا۔ وزیر کھیسنگ نے زور دیا کہ 500 میگا واٹ سے بڑے ہائیڈرو پاور پراجیکٹس کو حکومت سے حکومت کی شراکت داری کے ذریعے یا کوریائی نجی کمپنیوں کی سرمایہ کاری سے تیار کیا جانا چاہیے، کیونکہ نیپال کو توانائی کی فراہمی اور بجلی کی برآمد میں توازن قائم کرنے کے لیے بڑے پیمانے پر پن بجلی کے منصوبوں کی ضرورت ہے۔ انہوں نے یہ بھی زور دیا کہ گرین ہائیڈروجن کی پیداوار، جو کوریا میں کامیاب رہی ہے اور نیپال میں اس کی بڑی صلاحیت ہے، کو ایک ماڈل پروجیکٹ کے طور پر تیار کیا جائے اور کھاد کی پیداوار اور پبلک ٹرانسپورٹ کے کاموں کے لیے ضروری مدد فراہم کی جائے۔ انہوں نے ایمپلائمنٹ پرمٹ سسٹم کے تحت کوریا جانے والے نیپالی کارکنوں کا کوٹہ بڑھانے اور کوریا جانے سے پہلے ہنر مندی کی تربیت فراہم کرنے اور واپسی کے بعد وہاں حاصل کی گئی ہنر کو ملک میں استعمال کرتے ہوئے انٹرپرینیورشپ کے ذریعے روزگار کے مواقع پیدا کرنے میں مدد دینے پر بھی زور دیا۔ انہوں نے تقریب میں شرکت اور اب تک اس منصوبے کو آگے بڑھانے میں حکومت اور نیپال الیکٹرسٹی اتھارٹی کے تعاون کے لیے شکریہ ادا کیا۔ کوریا نے بتایا کہ نیپال میں نجی شعبے کے توانائی پیدا کرنے والے اداروں کے تعاون سے کوریائی کمپنیوں کو راغب کرنے کے لیے ایک سیمینار کا انعقاد کیا جا رہا ہے جو نیپال کے توانائی کے شعبے کی ترقی میں نمایاں مدد فراہم کر رہی ہیں۔ ایمبیسیڈر پارک نے بتایا کہ ٹرانسمیشن لائنوں کی تعمیر میں مدد فراہم کرنے کے لیے وزارت خزانہ کے ساتھ بات چیت جاری ہے

سابق پی ایم اولی نے نیپال میں انقلاب کو پہلے سے منصوبہ بند عالمی سازش قرار دیا

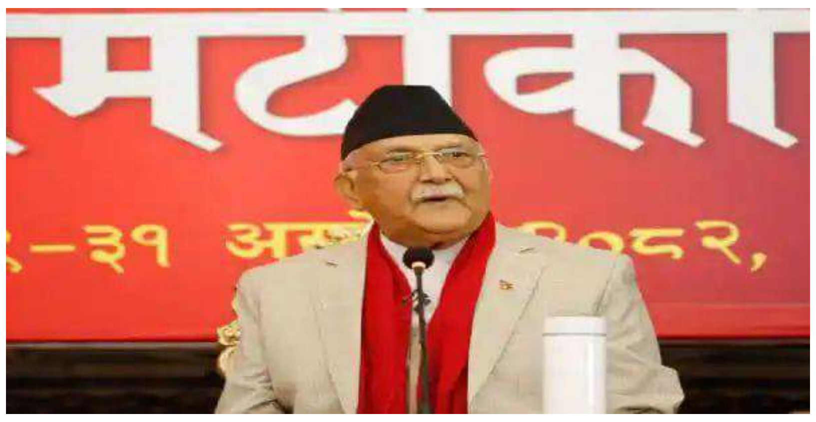

کاٹھمنڈو: سی پی این-یو ایم ایل کے چیئرمین کے پی شرما اولی نے 8 اور 9 ستمبر کو ملک گیر نوجوانوں کے احتجاج کو پہلے سے منصوبہ بند عالمی سازش قرار دیا ہے۔ سابق وزیر اعظم اولی نے بدھ کے روز خبردار کیا کہ نیپال نوجوانوں کے مظاہروں کے تناظر میں 'جوابی انقلاب' کے دہانے پر ہے۔ انہوں نے سیاسی جماعتوں پر زور دیا کہ وہ جمہوریت کے تحفظ کے لیے متحد ہو جائیں۔ پارٹی کی 10ویں مرکزی کمیٹی کے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے، اولی نے 8 اور 9 ستمبر کے احتجاج کو 'اسٹیج ڈرامہ' قرار دیا اور ایک عالمی سازش کا الزام لگایا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ تشدد کی منصوبہ بندی برسوں پہلے کی گئی تھی اور اس کا مقصد نیپال کے اداروں کو غیر مستحکم کرنا تھا۔ یہ کوئی بے ساختہ بغاوت نہیں تھی۔ ملوث افراد میں سے کچھ برسوں سے پارلیمنٹ کو جلانے اور سیاسی نظام کو مسترد کرنے کی باتیں کر رہے تھے۔

اولی نے کہا کہ حالیہ پیش رفت 'خطرناک سیاسی رجعت کی علامت' ہے جو ملک کو انتشار کی طرف دھکیل سکتی ہے۔ تین روزہ اجلاس میں ابھرتی ہوئی سیاسی صورتحال، پارٹی کی تنظیمی طاقت اور اس کی آئندہ سیاسی حکمت عملی پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ کے دریا کمیٹی سے خطاب کرتے ہوئے اولی نے کہا کہ ملک غیر متوقع طور پر مخالف انقلاب کے مرحلے میں داخل ہو گیا ہے۔ اگر ہم بروقت جواب دینے میں ناکام رہے تو نیپال تباہی کی طرف گھسیٹا جائے گا۔ اولی نے سیاسی نظام کی حفاظت اور ملک کی ترقی کے اہداف کو آگے بڑھانے کے لیے تمام جمہوری اور ترقی پسند قوتوں کے درمیان اتحاد پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں فوری طور پر قوم کی جمہوری، پرامن، بدعنوانی سے پاک اور ترقی پر مبنی راستے کی طرف رہنمائی کرنی چاہیے۔ سابق وزیر اعظم نے دعویٰ کیا کہ ان کی پارٹی پر جاری حملے اس کی ناکامیوں کی وجہ سے نہیں بلکہ اس کے مضبوط قوم پرست موقف کی وجہ سے ہیں۔ انہوں نے احتجاج کے دوران وسیع پیمانے پر توڑ پھوڑ کی مذمت کی جس میں پولیس اور سرکاری املاک پر حملے بھی شامل ہیں۔ تحریک کے نام پر، ہم نے پولیس پر حملے ہوتے دیکھا، ان کی وردی پھاڑ دی گئی، دفاتر کو آگ لگا دی گئی، اور ایک افسر کو مارا گیا۔ یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ کسی نے مداخلت نہیں کی، یہاں تک کہ فوج نے بھی، جو صرف تماشہ دیکھتی رہی۔

اولی نے اس خیال کو مسترد کر دیا کہ حکومت چھوڑنے کے بعد یو ایم ایل کی سیاسی مطابقت کم ہو جائے گی۔ اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ پارٹی ملک کی ترقی میں مرکزی حیثیت رکھتی ہے، اولی نے کہا، ملک کو اب بھی یو ایم ایل کی ضرورت ہے۔ صرف اس وجہ سے کہ ہم ابھی حکومت سے باہر ہیں اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم غائب ہو گئے ہیں

نیپال حکومت نے 271 رہنماؤں اور اہلکاروں کی وی آئی پی سیکیورٹی واپس لے لی

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبد القادر اویسی
کاٹھمانڈو

نیپال حکومت نے 271 سابق وزراء سابق ارکان پارلیمنٹ، ریٹائرڈ ججوں اور سابق سرکاری اہلکاروں کی ذاتی حفاظت کے لیے تعینات سکیورٹی اہلکاروں کو واپس لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ وزارت داخلہ نے یہ فیصلہ اتوار کو وزیر داخلہ سطح کی میٹنگ کے دوران لیا۔ جس کے بعد سرکاری اصولوں کے خلاف تعینات 271 افراد کے سکیورٹی اہلکاروں کو واپس لینے کا عمل شروع کر دیا گیا ہے۔ وزارت داخلہ کے ترجمان اور جوائنٹ

سکریٹری آنند کافلے کے مطابق نیپال پولیس کے 174 اہلکاروں اور آرمڈ پولیس فورس (اے پی ایف) کے 74 اہلکاروں کو اب تک واپس لے لیا گیا ہے۔ حکومت نے حال ہی میں سابق وزرائے اعظم کے لیے حفاظتی انتظامات کم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس فیصلے کے ساتھ ہی سابق وزرائے اعظم کے پی اولی شرما پشپ کمل دہال پرچنڈ، مادھو کمار نیپال جھلناتھ کھنال، اور ڈاکٹر بابورام بھٹارائی کی حفاظت کے لیے تعینات پولیس فورس واپس لے لی گئی ہے۔ وزارت داخلہ نے کہا کہ واپس لیے گئے اہلکاروں کو ان کی متعلقہ ایجنسیوں کے ذریعے باقاعدہ ڈیوٹی پر تعینات کیا جائے گا۔

وزیر اعظم سشیلا کارکی نے جنریشن زی کے جذبات کا مکمل احترام کرنے کا یقین دلایا

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبد القادر اویسی

کاٹھمانڈو نیپال کی عبوری وزیر اعظم سشیلا کارکی نے جنریشن زی کی بغاوت کے ایک ماہ مکمل ہونے پر ایک ویڈیو پیغام جاری کرتے ہوئے کہا کہ جنریشن زی کے جذبات کا مکمل احترام کیا جائے گا۔ یہ ویڈیو پیغام گزشتہ شب جاری کیا گیا ہے۔ سابق وزیر اعظم کے پی اولی شرما اور وزیر داخلہ رمیش لیکھک کی گرفتاری کا مطالبہ کرنے والے نوجوانوں کی گرفتاری کے بعد حکومت کی تنقید کے درمیان وزیر اعظم سشیلا کارکی نے ملک کے جنریشن زی گروپ کو یہ یقین دہانی کرائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت جنریشن زی کے جذبات کا احترام کرتی ہے اور ان کے مطالبات کو پورا کرنے کے لیے کوشاں ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت جنریشن زی بغاوت کے دوران مارے گئے نوجوانوں کے لیے انصاف کو یقینی بنانے کے لیے تمام ضروری اقدامات کرے گی۔ اپنے خطاب میں وزیر اعظم شسیلا کارکی نے اعتراف کیا کہ گزشتہ حکومتیں جنریشن زی کی آوازوں اور خدشات کو سننے میں ناکام رہی تھیں۔ وزیر اعظم شسیلا کارکی نے کہا کہ یہ حکومت جنریشن زی کے مطالبات کو خوش اسلوبی سے قبول کر رہی ہے۔ وزیر اعظم شسیلا کارکی نے نیپال کے نوجوانوں کی طرف سے مانگی گئی تبدیلیوں کے لیے اپنی حکومت کے مکمل عزم کا اظہار کیا۔ انہوں نے قومی اتحاد اعتدال اور تعمیری مشغولیت کی ضرورت پر زور دیا۔ وزیر اعظم کارکی نے کہا کہ ہم سب کو نوجوان نسل کی قیادت میں انقلاب کو قبول کرنا چاہیے۔ ایک طرف ہمارے نوجوان شدید مایوسی کا شکار ہیں، دوسری طرف ان کی اس ملک سے محبت ہے۔ میں ان کے جذبات کا احترام کرتی ہوں۔ پچھلی حکومتیں ان کی آواز سننے اور ان کے مطالبات کو پورا کرنے میں ناکام رہیں۔ اس کے لیے ہمیں اپنی غلطیوں اور کمزوریوں کو تسلیم کرنا چاہیے۔ انہوں نے یہ بھی اعلان کیا کہ حکومت نیپال کے مستقبل کی تشکیل میں جنریشن زی کی بامعنی شرکت کو یقینی بنانے کے لیے ایک نیا طریقہ کار قائم کرے گی۔ وزیر اعظم کارکی نے کہا، ہم ایک نئے نیپال کی تعمیر میں جنریشن زی کو شامل کرنے کے لئے ایک نیا ڈھانچہ قائم کر رہے ہیں۔ اس موقع پر وزیر اعظم شسیلا کارکی نے سبھی سے تحمل سے کام لینے اور تشدد کے چکر کو توڑنے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ اب ہمیں باہمی خیرسگالی اور قومی یکجہتی کی ضرورت ہے تاکہ اس افسوسناک باب کو ایک بہتر کل کی بنیاد میں تبدیل کیا جاسکے۔

ضرورت ہے:
نیپال اردو ٹائمز کی نمائندگی کے لیے نیپال اردو ٹائمز کی ٹیم سے رابطہ کریں:
آپ کی قابلیت اور رپورٹنگ کی صلاحیت کے بعد آپ کا مشاہرہ ادارتی ٹیم کی جانب سے متعین کیا جائے گا
رابطہ کریں: مفتی کلام الدین نعمانی مصباحی: نائب ایڈیٹر 9779817619786+

اداریہ

غزہ اور اسرائیل کے درمیان امن معاہدہ

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایڈیٹر کے قلم سے۔۔۔۔۔۔۔

گزشتہ کئی سالوں سے غزہ اور فلسطین کی سرزمین اسرائیل کی جارحیت کی وجہ سے خون سے لبریز ہے، معصوم بچوں اور نوجوانوں کی لاشیں ہر قدم پر موجود ہیں، انسانیت نے اس طرح کی جارحیت کبھی نہ دیکھی ہوگی جیسی جارحیت اسرائیل نے فلسطینی پر کی ہے، اسرائیل کے قیام سے اب تک نہ جانے کتنے لاکھ فلسطینی نوجوانوں اور معصوم بچوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا، بم و بارود کے سائے میں زندگی کو گزارنا کتنا ڈراؤنا خواب ہے وہ کسی فلسطینی سے ہی سمجھا جاسکتا ہے۔

سات اکتوبر 2023ء جب حماس کے جانبازوں نے اسرائیل پر حملہ کیا تھا اپنے حقوق کی حفاظت کے لیے ابابیلوں کی شکل میں اسرائیل کی سرزمین پر اترے تو دنیا نے سمجھا تھا کہ اسرائیل کے آئیرن ڈوم اور موساد سے چوک کیسے ہوگئی؟ کیسے دنیا کی سر فہرست ایجنسی نے حماس کے جانبازوں کے منصوبے سے بے خبر رہی؟ میں نے اب تک جو سمجھا اور پڑھا اور دیکھا اس سے لگتا ہے کہ حماس کے حملے کی پوری انفارمیشن اسرائیل کی خفیہ ایجنسیوں کو تھی، لیکن وہ کسی موقع کی تلاش میں تھے کہ ہمیں مشرق وسطی میں سب سے بڑی طاقت بننے کے لیے فلسطین کو تباہ کرنا ضروری ہے یہی وجہ ہے کہ 7 اکتوبر کے حملے کے بعد اسرائیل نے اپنی پوری طاقت سے غزہ پر بمباری اور خون کی ناپاک ہولی کھیلی، اس کا منصوبہ تھا کہ ہم غزہ کو اس دفع تباہ و برباد کردیں گے ہم فلسطین کی سرزمین کو فتح کرلیں گے، اسرائیل نے پوری تیاری سے اپنے جدید ہتھیاروں سے پوری توانائی کے ساتھ غزہ پر حملہ کرتا رہا، پوری ابادی کو کھنڈرات میں تبدیل تو کردیا لیکن فلسطینیوں کی ہمت کو نہ توڑ سکا، حماس کے جانبازوں نے اپنے حق کی لڑائی جس طرح سے لڑی ہے وہ تاریخ کے اوراق میں آب زر سے لکھا جائے گا، ایک ایسی طاقت کے سامنے سینہ سپر ہوگئے جو دنیا کی ایٹمی ممالک میں اپنا لوہا منوایا ہے، جو امریکہ کا پالتو کتا ہے، جسے نہ اسلحوں کی کمی ہے اور نہ فوج کی۔

ایسی سوپر پاور سے ت جب حماس کے جانبازوں نے اپنی قوت ایمانی سے مقابلہ کیا، اسرائیل کی جانب سے بس یہی کہنا تھا کہ ہتھیار ڈال دو آمان مل جائے گا، ہماری غلامی قبول کرلو امان مل جائے گا، لیکن حماس کے جانبازوں نے طوفان اقصی کے مشن کو پوری دنیا میں اس طرح عام کیا ہے کہ اقوام متحدہ کے پاؤں ہل گئے۔

پوری دنیا نے دیکھا کہ کس طرح سے خوش نما محلات کو اسرائیل نے کھنڈر میں تبدیل کردیا، فلسطینیوں پر پانی اور کھانے پر پابندی عائد کی، ہزاروں بچوں کو قتل کیا، ملبے سے نکلتی ہوئی لاشیں پوری دنیا کو آواز دے رہی تھیں کہ ہم معصوم ہیں، وہ ہم ہی ہیں جنھوں نے اسرائیل کو پناہ دی تھی، ہم نے ہی استقبال کیا تھا، آج ہماری ہی زمین ہم پر تنگ ہوگئی ہے، غزہ سے آنے والی تصاویر سے شاید ہی کوئی پتھر دل ہوگا جس کی آنکھیں اشکبار نہ ہوئی ہوں گیں۔

قطر کی مداخلت اور امریکہ کی جانب سے پیش قدمی کے بعد آخر کار غزہ اور فلسطین کے درمیان امن معاہدہ تو ہوگیا ہے، لیکن اسرائیل کی تاریخ ہی ہے معاہدوں کو توڑنا، کیا اسرائیل اس امن کے معاہدے کی قدر کرے گا؟ بین الاقوامی تنظیموں کے حرکت میں آنے سے گلوبل صمود فلوٹیلا کے منصوبوں سے غزہ میں امدادی سامان تو مہیا کئے جارہے ہیں، لیکن ان معصوموں کے درد کو کون سمجھے گا جن کے سر سے باپ کا سایہ اٹھ گیا ہے، جو بیوی بیوہ ہوچکی ہیں، جن ماؤں کی گود اجڑ چکی ہے۔

اب ضرورت ہے کہ غزہ اور فلسطینوں کو امن و امان کی یقین دہانی کرائی جائے، غزہ کو پھر سے آباد کیا جائے، یہ اتنی جلدی تو ممکن نہیں ہے لیکن اقوام متحدہ کو جلد از جلد اس جانب پیش قدمی کی ضرورت ہے۔

بنی اسرائیل کے عروج و زوال کی تاریخ

ادیب شہیر علامہ نور محمد خالد مصباحی ازہری
+977 981-1190536

حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ۔ کے خلیل اور برگزیدہ نبی تھے۔ آپ کی ولادت آج سے تقریبا 4000 برس قبل موجودہ عراق کے شہر ناصریہ کے قریب مقام ار(Ur) میں ہوئی تھی، آپ بچپن ہی سے اہل ار کو توحید کی دعوت دیتے رہے۔ آپ کا پورا خاندان بت پرست تھا۔ مگر آپ دعوت توحید سے پیچھے نہ ہٹے قصص النبیاء میں آپ کی لمبی داستاں موجود ہے۔ اس دور کے بابل کے بادشاہ نمرود سے آپ کا توحید پر مناظرہ ہوا بادشاہ کو مناظرہ میں شکشت فاش ہوئی تو اس کا بدلہ۔ لینے کے لئے آپ کو ایسی آگ میں ڈالنے کا عزم مصمم کرلیا جس کے شعلہ آسمان سے باتیں کر رہے تھے۔ مگر قل یانار کوني برداو سلاما علي ابراھیم کی برکت سے آپ نار نمرود سے صحیح و سالم باہر تشریف لائے۔ آپ کا اتنا عظیم الشان معجزہ دیکھ کر بھی کوئی آپ پر ایمان نہ لایا تو آپ اپنے محبین کے ساتھ ار سے ہجرت کرکے کنعان تشریف لائے اور اسی جگہ کو اپنی دعوت توحید کا مرکز بنایا، کنعان کا اطلاق اس دور میں موجودہ فلسطین، اسرائیل اور اردن کے خطوں پر بولا جاتا تھا۔ آپ کی عظمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ کے نام سے ایک سورہ سورہ ابراھیم موسوم ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دونوں بیویوں سے دو صاحبزادے پیدا ہوئے، پہلے حضرت اسماعیل علیہ السلام بادشاہ مصر کی ھبہ کردہ کنیز حضرت ھاجرہ کے بطن مبارک سے پیدا ہوئے، ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شجرہ نسب حضرت اسماعیل علیہ السلام سے جاکر مل جاتا ہے۔

قرآن مجید کی متعدد سورتوں میں حضرت ھاجرہ اور حضرت اسماعیل کے حالات زندگی کا ذکر ملتا ہے۔ فلسطین سے حضرت اسماعیل علیہ السلام وحضرت ھاجرہ کي ہجرت مکہ کے بے آب و گیاہ چٹیل میدان میں آپ دونوں کا بود و باش خانہ کعبہ کی تعمیر نو، ذبح اسماعیل کا واقعہ عربوں کی اکثریت انہیں کی اولاد ہے، دوسرے صاحبزادے حضرت اسحاق علیہ السلام ہیں جو بنی اسرائیل کے تمام انبیاء بشمول حضرت یعقوب۔ یوسف، موسی، ھارون، داؤد، سلیمان، دانیال، یحی، زکریا، عیسی علیھم السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کے نسل پاک سے ہیں حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب اسرائیل پڑنے کی وجہ تسمیہ اسرائیل یہ عبرانی زبان کے دو لفظ اسرا اور ایل کا مجموعہ ہے۔ جس کے معنی عبداللہ۔ اللہ کے بندہ ہے۔ آپ کا شجرہ نسب یعقوب بن اسحاق بن ابراھیم علیھم السلام ہے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کے کل 12 بیٹوں سے بنی اسرائیل کے 12 قبیلے وجود میں آئے جنہیں بنی اسرائیل کہا جاتا ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کي زوجہ اول لیاہ بنت لیان سے 10 بیٹے پیدا ہوئے اور دوسری بیوی راحیل بنت لیان سے حضرت یوسف اور بنامین آج سے تقریبا 3800 برس قبل فلسطین میں پیدا ہوئے۔ جب آپ کی عمر مبارک 13 سال بعض روایتوں کے مطابق 17 سال کی ہوئی تو آپ نے خواب دیکھا جس کی تفصیل واذ قال یوسف لابیہ الی اخرہ میں موجود ہے۔ تمام بھائیوں نے حسد۔ سے آپ کو کنویں میں ڈال دیا مگر بقول شاعر

نور حق شمع الٰہی کو بجھا سکتا ہے کون
جس کا حامی ہو خدا اس کو مٹا سکتا ہے کون

کچھ مسافروں نے آپ کو کنویں سے باہر نکال کر بازار مصر میں بیچ ڈالا، عزیز مصر کی بیوی نے آپ کو مہنگے داموں میں خرید لی اور پال پوش کر جوان کیا قران پاک میں حضرت یوسف علیہ السلام اور عزیز مصر کي بیوي کی ایک لمبي داستان موجود ہے۔ آپ اپنی خداداد صلاحیت کي بنا پر مصر کے بہت بڑے حاکم بنے۔ اسی بنا پر اس دور میں بہت سے اسرائیلی فلسطین چھوڑ کر مصر میں آکر مصر میں آباد ہوگئے۔ اسرائیلیوں کی آبادی بڑھتی گئی مصر میں انکا سینکڑوں برس اقتدار رہا، بنی اسرائیل پر اللہ تعالی نے ہر دور میں بہت سے احسانات فرمائے چنانچہ انھی احسانات کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالی فرماتا ہے

”اے بنی اسرائیل! یاد کرو میری اُس نعمت کو، جس سے میں نے تمہیں نوازا تھا اور اس بات کو کہ میں نے تمہیں دُنیا کی ساری قوموں پر فضیلت عطا کی تھی۔“(البقرہ:۴۷)

اسی بنا پر بنی اسرائیل قومی برتری کے جھوٹے اور جاہلانہ احساس میں مبتلا ہوگئے اور یہ نعرہ لگانے لگے نحن ابناء اللہ واحباءوہ ان کے اس رویہ کو دیکھ کر مصریوں میں بھی قوم پرستی کی لہر دوڑ گئی اور انھوں نے بھی ابناء فراعنہ کا نعرہ لگانا شروع کردیا اور آپس میں خانہ جنگی ہوگئی، آخر قبطی غالب ہوئے اور اسرائیلی مغلوب ہوگئے قبطیوں نے اسرائیلیوں کو مصر کے اقتدار سے محروم کردیا، اسرائیلی تہذیب و تمدن اور اسرائیلی قوم کو دنیا سے مٹانے کے لئے سازشیں ہونے لگیں ان کے نوزائیدہ بچوں کو ایک قانون کے تحت قتل کیا جانے لگا اور لڑکیوں کو قبطیوں کی خدمت کے لئے باقی رکھا جانے لگا، قرآن فرماتا ہے

”وہ تمہارے لڑکوں کو قتل کرتے تھے اور تمہاری لڑکیوں کو زندہ رہنے دیتے تھے اور اس حالت میں تمہارے رب کی طرف سے تمہاری بڑی آزمائش تھی۔“(البقرہ:۴۹)

اُن سے زبردستی بیگاری لی جاتی تھی اور اُن کو سرعام رسوا کیا جاتا تھا۔ یہ مجبور قوم ذلت و نکبت کے دن گزار رہی تھی اور یوں لگتا تھا کہ گویا یہ قوم رسوائی اور غلامی کی زندگی پر قانع ہوچکی ہے اور ذلت و رسوائی اُس کا مقدر بن چکی ہے۔ تب اللہ تعالی نے اُن کی دعاؤں کو سنا اور اُن کی ہدایت اور راہبری کیلئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو 1393 قبل مسیح حضرت عمران علیہ السلام کے یہاں مبعوث کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مسلسل جد و جہد کے ذریعہ حالات کو سدھارنے کی کوشش کی مگر فرعون کو ان اصلاحی کوششوں کے پیچھے اپنا تختِ اقتدار ڈگمگاتا ہوا نظر آنے لگا اور وہ ان اصلاحی کوششوں کو ناکام کرنے پر تل گیا۔ آخر کار اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہ رہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو لیکر مصر سے فلسطین لوٹ جائیں، چنانچہ موسی علیہ السلام بنی اسرائیل کو مصر سے لیکر فلسطین کے لئے روانہ ہوگئے، فرعون اور اس کے لشکریوں نے موسی علیہ السلام اور ان کی قوم کا تعاقب کیا۔ موسی علیہ السلام نے دریائے نیل جو پانی سے بھرا ہوا تھا اس پر اپنی لاٹھی ماری تو دریا میں راستہ بن گیا حضرت موسی علیہ السلام اور انکی قوم دریا کو پار کرکے میدان تیہ میں آگئی فرعون اور انکی لشکریوں کو اللہ پاک نے دریائے نیل میں ڈبو دیا چنانچہ آج بھی مصر کے میوزیم میں موسی علیہ السلام کے دور کے فرعون رمسیس ثاني کی لاش بطور عبرت کے رکھی ہوئی ہے، میدان تیہ میں موسي علیہ السلام اور ان کي قوم پر اللہ تعالی نے بادلوں سے سایہ فرمایا اور انکے لئے آسمان سے من و سلوی نازل فرمایا، مگر یہ اتنی سرکش قوم تھی کہ اللہ تعالی کے ان تمام احسانات کو بھول کر سامری جادوگر کے چکر میں پھنس کر بچھڑے کو اپنا معبود بنالیا یہ اس وقت کی بات ہے کہ جب موسی علیہ السلام کوہ طور پر اللہ سے ہم کلام ہونے اور توریت کو لینے تشریف لے گئے، آپ اپنے جانے سے قبل اپنے بھائی حضرت ھارون علیہ السلام کو اپنا جانشین بناگئے۔ چنانچہ اس نافرمانی کے بدلے اللہ تعالی نے میدان تیہ میں ان پر عذاب مسلط کردیا اور چالیس سال تک میدان تیہ میں بھٹکتے رہے۔ ایک مرتبہ موسی علیہ السلام نے ان سے کہا کہ فلسطین جو ہماری ارض موعود ہے اس پر جالوت نامی مشرک بادشاہ کی حکومت ہے، چلو ان سے جہاد کریں تو بنی اسرائیلیوں نے جواب دیا اے موسی علیہ السلام تم جاؤ اور تمہارا خدا جائے اور مشرکوں سے جہاد کرے اس طرح کی سینکڑوں بے وفائیاں اور بدعہدیاں ان کی فطرت ثانیہ بن چکی تھیں۔ یوم السبت کو شکار کرنے سے باز نہ آئے تو اللہ تعالی نے اس نافرمانی کے بدلے انہیں بندر بنادیا حضرت یعقوب علیہ السلام سے لیکر حضرت موسی علیہ السلام تک انکا دور عروج و زوال چلتا رہا مگر کمینہ پنی بے حیائی بدعہدی میں بنی اسرائیل کی اکثریت مبتلا رہی۔

حضرت موسي السلام کے وصال کے بعد ان کے زوال کا دور شروع ہوا جس کا ذکر پندرہویں پارہ کے سورہ اسراء میں اس طور پر کیا گیا ہے: فاذا جاء وعدا ولھما بعثنا علیکم عبادالنا اولي باس شدید فجاسوا خلل الدیار وکان وعدا مفعولا سورہ بنی اسرائیل ایت ۵

ترجمہ۔ آخر کار جب ان میں سے پہلی سرکشی کا موقع پیش آیا تو اے بنی اسرائیل ہم نے تمہارے مقابلے پر اپنے ایسے بندے اٹھائے جو نہایت زور آور تھے اور وہ تمہارے ملک میں گھس کر ہر طرف پھیل گئے یہ ایک وعدہ تھا جسے پورا ہوکر رہنا تھا۔

اس آیت کو سمجھنے کے لئے اس کا پس منظر سمجھنا بھی ضروری ہے۔ حضرت موسي علیہ السلامؑ کے وصال کے بعد جب بنی اسرائیل فلسطین میں آکر دوبارہ آباد ہوئے تو اس وقت فلسطین میں مختلف قومیں آباد تھیں جنکے نام یہ ہیں ۔حتي. اموري. کنعاني. فرزي. حوي. یبوسي. فلستي جنہیں آج فلسطینی کہا جاتا ہے۔ یہ قومیں شرک وبت پرستی میں مبتلا تھیں، بچوں کی قربانی کا ان میں عام رواج تھا۔ ان کے معابد زنا کاری کے اڈے بنے ہوئے تھے۔ عورتوں کو دیوداسیاں بنا کر عبادت گاہوں میں رکھنا اور ان سے بدکاریاں کرنا۔ عبادت کے اجزا میں داخل تھا۔ اس طرح کی بہت سی بداخلاقیاں ان میں داخل ہوچکی تھیں، توریت میں حضرت موسي علیہ السلام کے ذریعہ انہیں جو 10 ہدایتین دی گئیں تھیں اس میں صاف لکھا تھا کہ تم ان قوموں کو راہ راست پر لانے کی کوشش کرنا جو فلسطین میں آباد ہوچکی ہیں۔ مگر وہ اس ہدایت کو بھول گئے چنانچہ ان پر مشرک قومیں مسلط کردی گئیں جیسے آج ہم لوگوں پر بے جے پی کی مودی یوگی کو مسلط کردیا گیا ہے۔

چنانچہ اسی افرا تفری کو دیکھ کر حضرت سموئیل نے 1020 قبل مسیح میں حضرت طالوت علیہ السلام کو انکا بادشاہ بنادیا.. اس کي تفصیل سورہ البقرہ رکوع 32 میں موجود ہے۔ حضرت طالوت علیہ السلام کے قائم کردہ ریاست کے تین فرما روا ہوئے۔ حضرت طالوت علیہ السلام سن 1020 تا 1004 قبل مسیح. حضرت داود علیہ السلام سن 1004 تا 965 قبل مسیح. حضرت سلیمان علیہ السلام سن 965 تا 926 قبل مسیح. یہ سب اللہ کے نبی بھی تھے اور اپنے وقت کے فرمانروا بھی تھے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ خلافت الھیہ کو قائم کرنے کے لیے علماء کو میدان میں آنا چاہیئے، نا کہ یہ کہتے ہوئے اپنا دامن جھاڑ لینا چاہیے کہ سیاست سے پیروں اور سجادہ نشینوں کو مطلب نہیں، لائق مبارکباد ہیں بریلی شریف کے خانوادے کے امام العاشقین علامہ و مولانا توقیر رضا صاحب قبلہ جو حکومت وقت کي انکھوں میں آنکھیں ڈال کر حتي الامکان تحفظ ناموس رسالت پر پہرہ دے ہوئے ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام جن کا قران پاک میں متعدد بار ذکر ہوا ہے۔ تخت بلقیس کا واقعہ، چوٹیوں کا آپ کی آواز کو سننا، ہوا میں آپ کے تخت کا اڑنا۔ جنات کا آپ کے تابع ہونا وغیرہ، آپ کے وصال کے بعد بنی اسرائیل شدید اختلافات کے شکار ہوئے، اور انہوں نے فلسطین کو کئی ریاستوں میں بانٹ دیا، شمالي فلسطین پر سامریہ کو دارالسلطنت بناکر ایک شخص نے حکومت قایم کي اور جنوبي فلسطین پر یروشلم کو دارالسلطنت بناکر دوسرے نے سلطنت یہودیہ قائم کی اتنے نبی اور رسول ان میں تشریف لانے کے باوجود یہ بنی اسرائیل سدھرنے والے نہ تھے شرک وبت پرستی میں مبتلا ہوگئے۔

اس زمانے میں بنی اسرائیل میں بہت سے نبی مبعوث ہوتے رہے حضرت الیاس علیہ السلام. حضرت الیسع علیہ السلام. مگر بنی اسرائیل تنزلی کی طرف ہی جارہی تھے وہی حال آج 21 اکیسویں صدی کے مسلمانوں کی ہے، آخر نویں صدی قبل مسیح میں اشوري فاتحین نے فلسطین پر قبضہ کرلیا۔ اور لاکھوں بنی اسرائیل کو تہ و تیغ کرکے انہیں دوسرے ملکوں اور خطوں میں تتر بتر کردیا اور یہودیوں کی دوسری ریاست ریاست یہودیہ میں بھی بہت سے نبی مبعوث ہوتے رہے مثلا حضرت یرمیاہ. وحضرت یسعیاہ علیھما السلام مگر یہ سرکش قوم اپنے حرکات رزیلہ سے باز نہ آئی۔ آخر سن 598 قبل مسیح میں بابل کے بادشاہ بخت نصر نے فلسطین پر حملہ کرکے اس کی اینٹ سے اینٹ بجادی اور اس وقت کے یہودی بادشاہ کو قیدی بناکر موجودہ عراق میں واقع بابل لے گیا۔ مگر یہودی اپنی پرانی خصلت بدعہدی۔ وعدہ شکنی. ریشہ دواني ہی میں مشغول رہے۔ نبی حضرت یرمیاہ علیہ السلام نے انہیں بہت سمجھایا کہ بخت نصر کے خلاف ریشہ دوائیوں سے باز آجاو مگر وہ نہ مانے آخر 587 قبل مسیح مین بخت نصر نے دوبارہ حملہ کرکے لاکھوں یہودیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا یہ انکا پہلا فساد تھا، جسکی ان کو سزا ملی جس کا ذکر قرآن کي اس آیت میں ہے۔ فاذا جاء وعد الاخرۃ لیسوءا وجوھکم ولید خلو اا لمسجد کما دخلوہ اول مرۃ ولیتبروا ما علوا تتبیرا.. پھر جب دوسرے وعدے کا وقت آیا تو ہم نے دوسرے دشمنوں کو تم پر مسلط کیا تاکہ وہ تمھارے چہرے بگاڑ دین اور مسجد (یعنی بیت المقدس) اس طرح گھس جائیں جس طرح پہلے دشمن (بخت نصر) وعیرہ گھسے تھے۔ اور جس چیز پر انکا ہاتھ پڑے اسے تباہ کرکے رکھ دیں۔

اس دوسرے یہودیوں کے فساد اور اسکی سزا کا تاریخی پس منظر۔ یہودی آپس میں خونریزی کرتے فتنہ وفساد پھیلاتے، آخر اس فتنہ و فساد کے نتیجے میں آپس میں حسد ور قابت بڑھنے لگی۔ بالآخر ان یہودیوں نے رومی فاتح پومپئی کو، سن 63 قبل مسیح میں فلسطین آنے کی دعوت دی چنانچہ وہ اسی سن میں فلسطین آیا اور بیت المقدس پر قبضہ کرلیا اور اپنا ایک نائب بناکر روم واپس چلا گیا۔ لیکن اس کے جانے کے بعد ایک ہوشیار یہودی ہیرود نے سن 40 قبل مسیح دوبارہ فلسطین پر قبضہ کرلیا۔ اور سن 4 قبل مسیح تک 36 برس تک حکومت کي. اس کے دور میں رومی تہذیب و تمدن کا یہودیوں پر غلبہ ہوا جیسے مغربي تہذیب کا مسلمانوں پر غلبہ ہے۔ ہیرود کے مرنے کے بعد اس کی ریاست تین حصوں میں بٹ گئی۔ اور اس کے تینوں بیٹے حکومت کرتے رہے مگر عیسوی سن، 6 میں قیصر روم اگستس نے ان سب کو معزول کرکے اپنے گورنر کو فلسطین کا حاکم بنادیا اور سن 41 عیسوی تک یہ معاملہ چلتا رہا، اسی دور میں حضرت عیسي علیہ السلام جو خود بنی اسرائیل سے تھے اسرائیلیوں کی اصلاح کی کوشش میں لگے ہوئے تھے مگر یہودیوں کے مذھبي رہنماؤں نے اس اصلاح کی مخالفت کی اور اس وقت کے رومی گورنر پونتس پیلاطس سے انکو سزائے موت دلوانے کی کوشش کی اور صلیب پر لٹکوادیا، مگر اللہ نے انہیں آسمان پر اٹھالیا اور عیسی علیہ السلام کے ہمشکل دوسرے یہودی کو صلیب پر لٹکادیا۔ ہیرود کے مرنے کے بعد اس کے دوسرے بیٹے ھیرود انیتی پاس نے فلسطین کے شمالی علاقے گلیل اور شرق اردن پر حکومت کي. یہی وہ کمینہ بادشاہ تھا جس نے ایک رقاصہ کے کہنے پر حضرت یحی علیہ السلام کا سر قلم کردیا اس کا تیسرا بیٹا فلپ دریائے حرمون سے یرموک تک کا بادشاہ ہوا اسلامی تاریخ میں جنگ یرموک اسی مقام پر لڑی گئی۔ یہ فلپ سب سے بڑا ظالم بادشاہ تھا۔ بالآخر 41 عیسوي میں رومیوں نے ہیرود اعظم کے پوتے ہیرود اگرپا کو پھر سے پورے فلسطین کا گورنر بنادیا اس کے دور حاکمیت میں حضرت عیسي علیہ السلام کے حواریوں ہر مصائب و آلام کے پہاڑ توڑے گئے بس انکا جرم یہ تھا کہ وہ یہودیوں کی اصلاح کی کوشش میں لگے ہوئے تھے۔ اس دور میں عام یہودیوں کي حالت یہ تھی کہ قرآن فرماتا ہے: یقتلون النبیین بغیر حق انہوں نے حضرت زکریا علیہ السلام پر آرا چلا کر شہید کردیا۔ مگر قوم کی اکثریت نے اس حرکت رزیلہ کی مذمت نہ کی۔ ویشترون بایتی ثمنا قلیلا. تھوڑی سی مال و متاع بطور رشوت لیکر احکام الھیہ کو بدل دیتے۔ جاری۔

+977 981-1190536

ان شاءاللہ دوسری قسط آنے والے شمارے میں قارئین کی خدمت میں حاضر ضرور کریں گے

Published By: Ulama Foundation Nepal, Bhairahwa, Rupandehi Lumbini Pradesh Nepal, Reg: 372860
Email:- weeklynepalurdutimes@gmail.com, Web site: www.nepalurdutimes.com, Contact:- +91 8795979383, +977 9817619786, +9779821442810

بین الاقوامی تنظیم اقوام متحدہ

محمد ظفر احمد علیمی

پہلی جنگ عظیم جو 28 جولائی 1914 سے شروع ہو کر 11 نومبر 1918 تک ختم ہوئی، اس جنگ میں دو بڑے گروہ ایک دوسرے کے مقابل میں تھے ایک گروہ میں فرانس، برطانیہ، روس، اٹلی، امریکہ، جاپان، سربیا، بیلجیم، کینیڈا، آسٹریلیا، اور انڈیا (برطانوی سلطنت کے تحت) یہ ممالک شامل تھے اس گروہ کو Allied Powers کہا جاتا ہے اور دوسرے گروہ میں جرمنی، آسٹریا، ہنگری، عثمانی سلطنت، بلغاریہ یہ طاقتیں موجود تھیں اس صف کو Central Powers کا نام دیا گیا .

اگرچہ یہ جنگ ان دونوں گروہوں کے درمیان ہی ہوئی تھی مگر اس کے اثرات پوری دُنیا میں ظاہر ہوئے۔

اس جنگ عظیم کے بعد 10 جولائی 1920 میں League of nations کے نام کے ایک بین الاقوامی تنظیم بنائی گئی جس کا مقصد بین الاقوامی امن و سلامتی کو برقرار رکھنا اور دو ملکوں کے درمیان پیدا ہونے والے تنازعات کو ثالثی کے طور پر صلح و آشتی سے ختم کرانا تھا لیکن یہ چند سالوں میں ہی ناکامی کے ساتھ دم توڑ کر اپنے اختتام پر پہنچی۔

اسی تنظیم کے متعلق شاعر مشرق ڈاکٹر اقبال نے کہا تھا :

من ازیں بیش ندانم کہ کفن دزدے چند
بہر تقسیم قبور انجمنے ساختہ اند

یعنی: میں اس سے زیادہ نہیں جانتا کہ کچھ کفن چوروں نے قبروں کو آپس میں بانٹنے کے لیے ایک انجمن بنالی ہے۔

پھر 1 ستمبر 1939 میں دوسری جنگ عظیم کا آغاز ہوا اور 2 ستمبر 1945 کو اختتام۔ اس جنگ ایک طرف Allied powers تھیں جس میں برطانیہ، امریکہ، سوویت یونین، فرانس، چین، کنیڈا، آسٹریلیا، نیوز لینڈ، بھارت (برطانوی سلطنت کے تحت) شامل تھے۔

اور اس ان طاقتوں کی حریف جماعت Axis Powers ان ممالک پر مشتمل تھیں: جرمنی، اٹلی، جاپان، رومانیہ، بلغاریہ، تھائی لینڈ،

یہ جنگ عظیم تقریباً سات کروڑ انسانوں کی موت کا سبب بنی۔ جن لوگوں کی وجہ سے دنیا نے دو عظیم جنگوں کی تباہی کو برداشت کیا تھا اب وہی لوگ سفید پوش زیب تن کر کے عالم انسانیت کے سامنے امن و سلامتی کا منشور لیکر کھڑے ہوئے کیونکہ جانی مالی نقصانات نے ان لوگوں کو ایک ایسے منصوبے کے انتخاب پر مجبور کر دیا تھا جس کے ذریعے آئندہ اقوامِ عالم کو آپس میں جنگی تصادم سے روکا جائے تاکہ پھر جانی و مالی نقصان نہ ہوں اسی لئے ان لوگوں نے 24 اکتوبر 1945 کو United Nations اقوام متحدہ کے نام سے ایک ایسا ادارہ قائم کیا جو آئندہ نسلِ انسانی کو ایسی ہولناک جانی و مالی تباہ کاریوں سے بچانے، پوری دنیا میں امن و آشتی کی فضا پیدا کرنے، ملکوں کے درمیان رشتوں کو فروغ دینے، اور بین الاقوامی اقتصادی، سماجی اور ثقافتی مسائل کو حل کرنے کے لیے کوشاں رہے۔

اقوام متحدہ کے بنیادی اور اہم مقاصد یہ ہیں :

(1) نسلوں کو جنگ کی تباہ کاریوں سے بچانا۔

(2) بین الاقوامی امن و سلامتی کے قیام اور فروغ کے لیے اجتماعی تدابیر اختیار کرنا۔

(3) بنی نوع انسان کے حقوق اور خود مختاری کے اصولوں کا احترام کرتے ہوئے قوموں کے مابین دوستانہ تعلقات استوار کرنا۔

(4) بین الاقوامی اشتراکِ عمل کی بدولت دنیا سے جہالت، غربت اور بیماری کو دور کرنا۔

(5) نسل، رنگ اور مذہب کی بنا پر تفریق کو ختم کر کے انسانیت کی بنا پر اجتماعیت پیدا کرنا۔

(6) اقوامِ متحدہ کو ایک دوسرے کے داخلی معاملات میں مداخلت سے روکنا۔

(7) بین الاقوامی قوانین مرتب کر کے قوموں کے باہمی تنازعات کو انہیں قوانین کے ذریعے ختم کرنا۔

اس بین الاقوامی تنظیم کی اولاد و شاخ رکھی گئی ہیں ایک جنرل اسمبلی اور ایک سلامتی کونسل۔

جنرل اسمبلی کا ہیڈ کوارٹر امریکہ کے شہر نیویارک میں ہے ستمبر میں جنرل اسمبلی کے سالانہ اجلاس کا آغاز ہوتا ہے جو تین مہینے تک چلتا ہے جس میں اقوام متحدہ کا ہر ممبر شریک ہوتا ہے اس اجلاس کی خصوصیات میں سے ہے کہ یہ ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جس میں ہر ملک کے نمائندے کو خواہ وہ وزیر اعظم ہو یا سرکاری ملازم اپنی تقریر میں دنیا کے تمام ممالک میں سے کسی بھی ملک کے متعلق آزادیٔ اظہارِ خیالات و جذبات کا اختیار ہوتا ہے وہ جس طرح کے بھی طرز کلام کو اپنائے وہاں موجود ہر ملک کے نمائندے کو اس کے طنز و طعنے اور خیالی افسانوں کو برداشت کرنا ہی پڑے گا کسی کی پسند اور ناپسند میں جنرل اسمبلی کا اجلاس کوئی دلچسپی نہیں رکھتا۔

اور جنرل اسمبلی میں دنیا کے مسائل پر اپنی قرار دادیں پیش کرتی ہے مگر اسمبلی کی قرارداد ایک سفارش سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ جنرل اسمبلی کا بنیادی مقصد فقط اتنا ہے کہ دنیا کے تمام ممالک کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کرے جس پر وہ اپنے دل کا غبار بلا تکلف نکال سکیں اور کسی مسئلے پر سفارش پیش کر سکیں۔

اقوام متحدہ کی دوسری شاخ سلامتی کونسل ہے اس کا نظامِ دفتری اس طرح ہے کہ یہ ایک گیارہ ممبران کی جماعت ہے جس میں پانچ مستقل ممبر ہیں اور چھ غیر مستقل ممبران ہوتے ہیں۔ اور ان پانچ مستقل ممبران میں شامل ہے امریکہ، روس، چین، فرانس، برطانیہ۔ اصل میں یہی پانچوں ممبران ہی اقوام متحدہ کے ستون فقار کی حیثیت رکھتے ہیں ان ممبران کی رکنیت کبھی معطل نہیں ہو سکتی اور ان کو اپنی رکنیت کے لئے دوسرے ممالک کی حمایت کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ دنیا میں کسی بھی فیصلے کو نافذ کرنے کے لئے ان پانچ ممبران کا اتفاق ضروری ہے کیونکہ اصل طاقت انہیں کے پاس ہے اگر کسی فیصلے کو نافذ کرنے کے لئے سلامتی کونسل کے دس ممبران راضی ہوں اور ان پانچ ممبران میں کوئی ایک اس فیصلے سے اتفاق نہ رکھتا ہو تو وہ ممبر اپنا حق استرداد (Veto power) استعمال کر کے قرارداد کو نافذ العملی سے روک سکتا ہے۔ اس کے بعد وہ فیصلہ ہرگز نافذ نہیں ہوگا اگرچہ پوری جنرل اسمبلی اور سلامتی کونسل کے تمام ممبران ایک طرف ہو جائیں۔ اور غیر مستقل ممبران کا ہر دو سال بعد انتخاب ہوتا ہے جس میں دنیا کے ممالک حق رائے دہی کے ذریعے اپنے نمائندے کو ممبر بناتے ہیں۔

فی الوقت اقوام متحدہ دنیا کے تمام شعبوں پر قابض ہے معاشیات، ہیومن رائٹس، صحت، تعلیم، یہ اقوام متحدہ کے نمایاں شعبے ہیں۔ اقوام متحدہ کی خلاف ورزی کرنے والے ممالک کے اوپر اقتصادی ناکہ بندی کر دی جاتی ہے اور بعض ممالک کے اوپر تو فوج کشی بھی کر دی گئی جس کے نتیجے میں وہ ملک مالی بحران کے شکار ہو گئے اور ان کی حکومتیں جڑ سے ختم ہو گئیں۔ اقوام متحدہ اگرچہ تحریراً و اعلانیہ طور نہ سہی مگر عملاً ایک ظالم و جابر حکومت ہے جو ہر ملک کو اپنے تحت رکھ کر پوری دنیا پر حکمرانی کرنا چاہتی ہے اور اس منصوبے میں وہ کافی حد تک کامیاب بھی ہے۔ لیکن حالات اس پر گواہ ہیں کہ اقوام متحدہ اپنے مقاصدِ قیام میں ناکام ہے، کہنے کو تو وہ انسانی حقوق کا پاسدار ہے مگر یہ بات صرف کاغذ تک ہی محدود ہے کیونکہ اس کی فہرست میں مسلمان حقوق انسانی کے حقدار نہیں ہیں اسی وجہ سے اس تنظیم نے مسلمانوں کے حقوق کی آواز اٹھانے سے دستبرداری کی بلکہ اس کے ہاتھ بھی خون مسلم سے آلود ہیں۔ فلسطین کی زمین پر اقوام متحدہ نے ہی اسرائیل کو یہ کہہ کر بسایا کہ یہ سکونت محض عارضی ہے کچھ وقت کے بعد یہود کو کسی اور جگہ منتقل کر دیا جائے گا لیکن بعد میں یہ اقوام متحدہ کا عربوں کے ساتھ ایک دھوکہ ثابت ہوا اور پھر اسی اسرائیل نے اقوام متحدہ کی پشت پناہی میں غزہ پٹی پر قبضہ کر لیا اور اہل غزہ پر صیہونی فوجیوں نے ظلم و تشدد کے پہاڑ توڑے اور اقوام متحدہ اس وقت بھی گونگوں کی طرح تماشائی بنی رہی اور آج بھی اہل غزہ پر ہونے والے ظلم کے خلاف زبانی خرچے سے زیادہ اس کے پاس کچھ نہیں ہے اور ظلم بالائے ظلم یہ کہ آج تک اقوام متحدہ فلسطین کو ریاست کی حیثیت دینے سے قاصر ہے جبکہ یہی بین الاقوامی تنظیم اقوام متحدہ نے حقوق انسانی کے تحفظ کے نام پر 1990 میں عراق پر تمام درآمد و برآمد پر پابندی لگائی، خاص طور پر تیل کی برآمد پر تاکہ اس کی معشیت متاثر ہو۔ اور عراقی رقم سرمایہ جو غیر ملکی بنکوں میں موجود تھا اس کو نکالنے اور منتقل کرنے پر روک لگا دی۔ اور فوجی و عسکری قوت کو کمزور کرنے کے لئے ہتھیاروں کی خرید و فروخت پر مکمل پابندی عائد کی۔ عراقی حکومتی اہلکاروں پر سفری پابندیاں لگائیں۔ یہاں تک کہ دوائیاں اور کھانے پینے کی چیزوں کے لئے بھی محدود درآمد کی اجازت دی گئی۔ ان انتہائی سخت پابندیوں کے باعث اہل عراق نے بھوک و افلاس اور صحت کے مسائل کے ساتھ کافی جانی نقصان کا بھی بوجھ اٹھایا ایک اندازے کے مطابق کے مطابق موت کی آغوش میں جانے والے صرف بچوں کی تعداد پانچ لاکھ سے زائد ہے۔ اسی طرح لیبیا، ایران، افغانستان، اور متعدد اسلامی ممالک پر اقوام متحدہ نے حقوق انسانی کی پاسبانی کا ثبوت دینے کے لئے مختلف طریقے سے پابندیاں لگائیں مگر یہ پابندیاں تحفظ کے پردے میں ظلم و استبداد، تباہی و بربادی سے کم نہ تھیں۔ جب اقوام متحدہ کے قیام کا مقصد بین الاقوامی تنازعات کو افہام و تفہیم سے حل کر کے ایک دوسرے کے درمیان قربت کو فروغ دینا تھا تاکہ نسل انسان جنگی نتائج میں پیش آنے والے جانی مالی نقصانات سے محفوظ رہے تو اقوام متحدہ نے اس وقت کوئی مؤثر کوشش کیوں نہیں کی جب عراق، شام، الجزائر، فلسطین، برما میں مسلمانوں کا خون بہایا جارہا تھا اس کا نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ اقوام متحدہ کے چارٹر و قانون سازی میں حقوق انسانی کا اطلاق مسلمانوں پر نہیں ہوتا۔

محمد ظفر احمد علیمی

پانی اور اس کی اہمیت کوئی ہم سے پوچھے

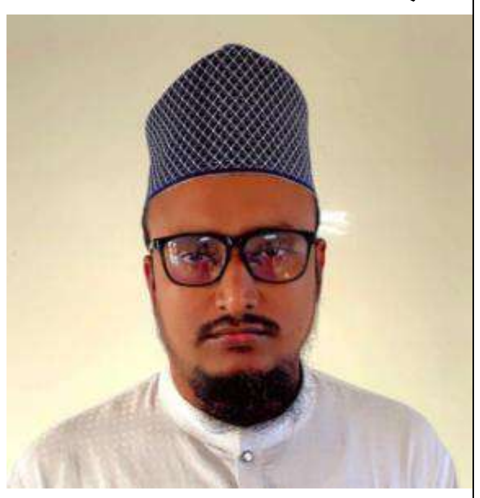

4 اکتوبر 2025 گیارہویں شریف کے روز ہونے والی زوردار بارش نے شمالی بہار کے علاقہ میں ایک تاریخ رقم کر دی 24 سے 36 گھنٹہ ہونے والی اس موسلا دھار بارش نے نہ یہ کہ سیلاب لے آیا بلکہ مرجھائے ہوئے چہروں پر خوشیاں بھی لے آیا، سوکھے ہوئے چاپاکل جو تقریبا چار پانچ سالوں سے بالکل سوکھ چکے تھے لوگوں نے چاپاکا ہنڈل اور ہیڈ کو کھول کر کنارے لگا دیا تھا بلکہ بہت سارے لوگوں نے کباڑے میں بیچ بھی دیا تھا اچانک اس میں پانی آنے لگا جسے دیکھ کر لوگوں کی خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا کچھ لوگوں کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں ہو رہا تھا چونکہ مسلسل کئی سالوں سے بارش نہ ہونے کی وجہ سے سیتامڑھی ضلع اور نیپال کے سرحدی علاقے میں پانی کا شدید بحران پیدا ہو گیا تھا، لوگ پانی کے لیے ترس گئے تھے حد تو اس وقت ہو گئی کہ جب سرسنڈ علاقے میں نل جل یوجنا سے آنے والے پانی کے لیے دو سگے بھائیوں میں اتنا زیادہ مارپیٹ ہوا کہ ایک سگے بھائی نے دوسرے سگے بھائی کو قتل کر دیا، یہ صورتحال اسی طرح سے سنگین ہوتی رہی یہاں تک کہ ایک صاحب نے مجھے بتایا ہے کہ میں 20 جار پانی روزانہ لیتا تھا ایک جار کی قیمت 20 روپے ہے، جس سے میں غسل کرتا گھر کے افراد کپڑا دھوتے کھانا بناتے اور پیتے غرض کے لوگوں کو پانی کے لیے لالے پڑ گئے تھے غریب آدمی کی پہنچ سے پانی باہر ہو گیا تھا، اور پانی نہ ہونے کی وجہ سے لوگ کاغذ والے پلیٹ میں کھانا کھاتے تھے کئی گاؤں میں جیسے کنہواں منپور وغیرہ میں پانی کی اتنی قلت ہو گئی تھی کہ صبح دس بجے میں پانی کا ٹینکر آتا تھا جس کو لینے کے لیے لوگ صبح چار بجے سے ہی قطار بنائے کھڑے رہتے تھے غرض کے چاروں طرف ہاہاکار مچا ہوا تھا، کوئی پرسان حال نہ تھا، مویشیوں کے نہانے اور پلانے کے لیے تالاب میں بھی پانی نہیں تھا، کئی مویشی پالنے والوں نے مویشی کو صرف اسی لیے بیچ دیا کہ ان کو پلانے کے لیے پانی کا انتظام وہ نہیں کر سکتے تھے، گورنمنٹ کی ناقص پانی سپلائی کی وجہ سے لوگ پریشان حال تھے، بغیر پانی کے گزارا کیسے ممکن ہے یہ آپ اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں، چند اسمبلی الیکشن امیدوار لیڈروں نے چناؤ نزدیک آتے دیکھ کر ٹینکر سے پانی بھجوانے کا انتظام بھی کیا، لیکن وہ بھی ناکافی ثابت ہوا ہے، کیونکہ جیب خاص سے کوئی انسان عام مخلوق کے لیے کب تک انتظام کر سکتا ہے، دوسری وجہ لائٹ کٹ جانے کے بعد پانی ملنا مشکل ہو جاتا تھا، اللہ تعالیٰ سے ساری مخلوق رو رو کر دعائیں کر رہی تھی کہ مولا اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اپنے محبوب دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ہم پہ نفع بخش بارش کا نزول فرما ہمارے گناہوں کو معاف فرما ہماری کوتاہیوں کو درگزر فرما نماز استسقاء کا اہتمام کیا جارہا تھا لوگ صدقہ اور خیرات کر رہے تھے بالآخر رب ذوالجلال کو اپنے کمزور بندوں پہ رحم آ ہی گیا اور اس نے بڑے پیر کی گیارہویں کے روز ایسی زوردار بارش عطا فرمائی کہ پوکھر تالاب دریا، ندی گڈھا نالا سب جل تھل ہو گیا، جب گاؤں کے چاروں طرف سیلاب کا پانی آیا تو لوگ دیکھنے کے لیے گھروں سے نکل پڑے سیلاب آنے کی وجہ سے بہت سارے لوگوں کا نقصان بھی ہوا کچے مکانات گر گئے راستے خراب ہو گئے مگر لوگوں کو اس کا بہت زیادہ افسوس نہ ہوا کیونکہ ان کی دیرینہ خواہش تھی کہ چاپاکل پھر سے چالو ہو جائے اور جب چاپاکل میں لوگوں نے پانی آتے دیکھا تو ایک شور ہوا کہ چاپاکل میں پانی آنے لگا ہے چاروں طرف سے یہی آوازیں آ رہی تھیں میرا بھی چاپاکل تقریبا تین سالوں سے سوکھا ہوا تھا میں نے بھی جھپہا سے ایک چاپاکل مستری منظور منصوری، کو اپنی موٹر سائیکل پر بٹھا کر لایا، اور کہا کہ میرے چاپاکل کو بھی چالو کیجئے اُس نے چاپاکل کھول کر دیکھا ایک واسر بدلا اور تھوڑی سی محنت کے بعد چاپاکل چالو ہو گیا میں نے خوش ہو کر منہ مانگی رقم بشکل مزدوری دیا، اور جب میں نے اس کو چلانا شروع کیا تو اس سے اتنا زوردار پانی اتنے لگا کہ میری خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا، اور دل ہی دل میں بچپن میں اردو کی کتاب میں پڑھی ہوئی اسماعیل میرٹھی کی نظم کے اشعار یاد آنے لگے، پانی موجیں مار رہا ہے، رب کا شکر ادا کر بھائی جس نے ھماری گائے بنائی، گائے کو دی کیا اچھی صورت، دودھ ہے دیتی کھا کے بنسبت، دانا دنکا بھوسی چوکر، کھا لیتی ہے سب خوش ہو کر، پانی موجیں مار رہا ہے، چرواہا چمکار رہا ہے، الحمدللہ پانی آنے سے اس علاقہ کے پانی کے مسائل حل ہوتے ہوتے نظر آرہے ہیں، اور امید قوی ہے کہ چاپاکل میں پانی برقرار رہے گا ان شاءاللہ، اللہ تعالی اپنی نوازشات کے دروازے اسی طرح سے اپنے بندوں پہ جاری رکھے، بندے جب رب کو بھول جاتے ہیں اور دنیاوی کاموں میں مشغول ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالی عبرت کے لیے کچھ نشانیاں ظاہر فرماتا ہے اور کبھی کبھی آزمائش میں بھی ڈال دیتا ہے بلاشبہ چار پانچ سالوں تک پانی کا شدید بحران ہو جانا یقیناً یہ اللہ کی طرف سے آزمائش تھی کیونکہ اللہ کے حکم سے بغیر کوئی شے حرکت نہیں کر سکتی، اور بلاشبہ اللہ تعالی اپنے بندوں سے 70 ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے مگر ضروری ہے کہ بندہ بھی رب کا ہر حکم مانے، خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے، خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے؟

اشفاق مصباحی
مرشد نگرا کڈنڈی پوسٹ پریہار
ضلع سیتامڑھی بہار
1932854485

نیپال کرکٹ ٹیم نے ٹی ٹوینٹی ورلڈ کپ کے لئے کوالیفائی کر لیا ہے

کاٹھمانڈو:
نیپال اردو ٹائمز
ابوامجد

2026 میں منعقد ہونے والے ٹی ٹوینٹی ورلڈ کپ میں اس مرتبہ بیس ٹیمو کی شمولیت ہونی ہے، جس میں 17 ٹیمیں شامل ہو چکیں ہیں، مزید تین ٹیموں کے لئے ایشیا کی کئی چھوٹی ٹیمیں دعوے دار مانی جا رہی تھی، اب ان میں سے صرف تین ہی ٹیم کو جانا ہے اس کے لئے 12 ٹیموں میں کوالیفائر میچیز کرائے گئے، جس کا آخری مقابلے جمعہ ہونے باقی ہے۔

تاہم دو ہفتوں سے جاری ان مقابلوں میں نیپال ٹیم مسلسل پانچ مقابلے جیت کر نمبر ایک پر فائز ہے۔ اس طرح نیپال ٹیم نے اپنے سارے مقابلے جیت کر نمبر پر ہونے کی وجہ سے آئندہ برس 2026 میں ہونے والے ورلڈ کپ کے لئے اپنی شمولیت حاصل کر لی ہے۔

نیپالی ٹیم کے سبھی کھلاڑیوں نے ہر میدان میں اپنی اپنی بہترین کارکردگی پیش کی ہیں۔

بلے بازوں نے بھی خوب دم دیکھایا اور اچھے اسکور کئے، گیند بازوں نے بھی تین سانسیں روکنے دینے والے مقابلے کو ہار سے جیت میں تبدیل کیا۔ وہیں میدان میں موجود دیگر کھلاڑیوں نے بھی اپنی فلڈنگ سے شائقین کو خوب لطف اندوز کیا، کچھ بہترین کیچیز لئے تو کچھ نے بہت اچھے رن آؤٹ کئے، جو بہت ہی لطف اندوز رہا۔

نیپالیوں کے لئے اچھی خبر ہے کہ نیپال ٹیم پہلی مرتبہ ٹی ٹوینٹی ورلڈ کپ میں شامل ہو رہی ہے، اسے بڑی ٹیموں سے کھیلنے کا تجربہ ہوگا، اور بڑی کامیابی کی امید ہے

Published By: Ulama Foundation Nepal, Bhairahwa, Rupandehi Lumbini Pradesh Nepal, Reg: 372860
Email:- weeklynepalurdutimes@gmail.com, Web site: www.nepalurdutimes.com, Contact:- +91 8795979383, +977 9817619786, +9779821442810

پاکستان کی تازہ کارروائی، طالبان کے 6 ٹینک تباہ

اسلام آباد: (یو این آئی) پاک فوج نے افغان طالبان اور فتنہ الخوارج کے خلاف ایک اور کامیاب کارروائی کی ہے، چوتھی پانچویں اور چھٹی ٹینک پوزیشنیں اور متعدد پوسٹیں تباہ کردی گئیں۔ اے آر وائی نیوز کے مطابق کرم میں قابض افغان طالبان، فتنہ الخوارج کی جارحیت پر پاک فوج نے تابڑ توڑ جوابی کارروائی میں مجموعی طور پر 6 ٹینک پوزیشنیں اور پوسٹیں عملے سمیت تباہ کردیں۔ ایک ٹریننگ کیمپ کا بھی خاتمہ کردیا گیا۔ سکیورٹی ذرائع کے مطابق افغان طالبان اور فتنہ الخوارج کی اہم پوسٹوں کو مسلسل نشانہ بنایا جارہا ہے۔ پاک فوج نے پولسین پوسٹ کے مدمقابل خارجی ملکنعیم کے ٹریننگ کیمپ کو بھی نشانہ بنایا، کاروائی کے دوران فتنہ الخوارج کا ٹریننگ کیمپ مکمل طور پر تباہ ہوگیا۔ قابض افغان طالبان رجیم کی جانب پاکستان کی حدود میں ایک بار پھر بلااشتعال فائرنگ کے جواب میں سیکورٹی فورسز کی زبردست کارروائیاں جاری ہیں۔ پاک فوج کی جوابی فائرنگ کی وجہ سے افغان طالبان پوسٹوں کا شدید نقصان ہوا ہے، قابض افغان طالبان کی پوسٹوں پر آگ کے شعلے بھڑک اٹھے۔ سیکیورٹی ذرائع کے مطابق ایک گھنٹے کے دوران چوتھی ٹینک پوزیشن شمشاد پوسٹ تباہ کردی گئی، فتنہ الخوارج اور افغان طالبان کے کارندے گھبراہٹ میں پوسٹیں اور متعدد لاشیں چھوڑ کر فرار ہوگئے۔ پاک فوج کی کرم سیکٹر میں ایک اور کارروائی میں انتہائی مہارت اور پیشہ ورانہ کارروائی کے دوران چلتے ٹینک کو نشانہ بنا کر تباہ کردیا گیا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ پاک فوج کی اہم کارروائی میں فتنہ الخوارج کے اہم کمانڈر کی ہلاکت کی اطلاعات ہیں۔ پاک فوج کی خوست میں کی جانے والی کارروائی میں پانچویں ٹینک پوزیشن نارگسر پوسٹ پر بھی گولہ باری کرکے ایک ٹینک کو عملے سمیت تباہ کردیا گیا۔

اسمبلی حلقہ جوبلی ہلز میں مسلمانوں کا فیصلہ کن موقف

بھارت/حیدرآباد (نیوز ایجنسی) اسمبلی حلقہ جوبلی ہلز میں انتخابی مہم عروج پر پہنچ چکی ہے۔ اہم سیاسی جماعتوں کانگریس، بی آر ایس اور بی جے پی نے اپنے اپنے امیدوار کا اعلان کردیا ہے جس کے ساتھ ہی مختلف سیاسی جماعتوں کے قائدین عوام کے درمیان پہنچ کر اپنے اپنے امیدوار کو کامیاب بنانے کی اپیل کررہے ہیں لیکن اسمبلی حلقہ جوبلی ہلز میں مسلمانوں کا فیصلہ کن موقف ہے۔ بی سی طبقات کے بعد اس حلقہ میں مسلمانوں کے زیادہ رائے دہندے ہیں جس کی وجہ سے تمام سیاسی جماعتیں مسلمانوں کی تائید حاصل کرنے کیلئے نت نئے طریقے اختیار کرتے ہوئے انہیں لبھانے اور راغب کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ بی آر ایس پارٹی نے اس حلقہ کے آنجہانی رکن اسمبلی ایم گوپی ناتھ کی بیوہ سنیتا کو امیدوار بنایا ہے، کانگریس نے نوین یادو پر اعتماد کا اظہار کیا ہے، تو بی جے پی نے عام انتخابات میں اسی حلقہ سے مقابلہ دونوں طبقات کے جس جماعت کو زیادہ ووٹ ملیں گے، وہ کامیابی حاصل کرے گی اور تمام سیاسی جماعتیں ان دونوں طبقات کے ارد گرد ہی گھوم رہی ہیں۔ اسمبلی حلقہ جوبلی ہلز میں ووٹوں کی جملہ تعداد 3,98,982 ہے جن میں تقریباً 2 لاکھ بی سی ووٹرس ہیں جو زیادہ تر رحمت نگر، ایرہ گڈہ، بورابنڈہ، یوسف گوڑہ اور شیخ پیٹ میں ہیں۔ اس کے علاوہ 96,500 مسلم ووٹرس ہیں جو زیادہ تر بورابنڈہ، شیخ پیٹ اور ایرہ گڈہ کے علاوہ کرنے والے ایل دیپک ریڈی کو اپنا امیدوار بنایا ہے۔ اس حلقہ میں پانچ ڈیویژنس رحمت نگر، بورابنڈہ، ایرہ گڈہ، یوسف گوڑہ اور شیخ پیٹ ہیں جہاں پر تمام سیاسی جماعتیں کیمپ کرتے ہوئے انتخابی مہم چلارہے ہیں۔ اس حلقہ کی اہم بات یہ ہے کہ یہاں بی سی اور مسلم ووٹوں کی تعداد زیادہ ہے۔ اسلم ووٹرس کی تعداد 96,500 ہے جس کا تناسب 24 فیصد ہے۔ نقل مقام کرکے آنے والے رائے دہندوں کی تعداد 35,000 ہے۔ ایس سی ووٹرس کی تعداد 26,000 ہے۔ منور کاپو ووٹرس کی تعداد 21,800 ہے۔ کما ووٹرس کی تعداد 17,000 ہے۔ یادو ووٹرس کی تعداد 14,000 ہے ۔ کرسچن ووٹرس کی تعداد 10,000 ہے۔ اسمبلی حلقہ جوبلی ہلز کے مختلف ڈیویژنس میں اقلیتوں کی تعداد فیصلہ کن ثابت ہونے دوسرے علاقوں میں رہتے ہیں۔ جملہ ووٹوں میں مرد رائے دہندوں کی تعداد 2,07,367 ہے جبکہ خاتون رائے دہندوں کی تعداد جملہ والی ہے جس کے پیش نظر مسلمانوں کے قبرستان سے متعلق دیرینہ مطالبہ کو حل کرنے کی کوشش میں کانگریس پارٹی ناکام ہوگئی۔ دوسری طرف اسمسئلہ سے بی آر ایس پارٹی بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کررہی ہے۔ بی جے پی نے بھی مسلمانوں کو قبرستان کی اراضی فراہم کرنے کی کوشش کے خلاف حکومت کو سخت انتباہ دیا ہے۔ اس طرح اسمبلی حلقہ جوبلی ہلز میں مسلمان ووٹ کسی بھی پارٹی کی قسمت بدل سکتے ہیں ۔ اس لئے سوائے بی جے پی کے تمام سیاسی جماعتیں مسلمانوں کے ووٹ حاصل کرنے کیلئے دوڑ دھوپ کررہی ہیں۔ کانگریس کی جانب سے اپنے دو سالہ دور حکومت کی کارکردگی کا حوالہ دیا جارہا ہے، وہیں بی آر ایس کی جانب سے کے سی آر کے 10 سالہ دور حکومت کا حوالہ دیتے ہوئے عوام بالخصوص مسلمانوں سے ووٹ مانگا جارہا ہے ۔

جنگ بندی کے باوجود اسرائیل کی غزہ میں امداد لانے پر پابندی

غزہ: (یو این آئی) فلسطینی پناہ گزینوں کے لیے اقوامِ متحدہ کی ایجنسی (یو این آر ڈبلیو اے) نے کہا ہے کہ اسرائیل غزہ میں امداد داخل ہونے سے روک رہا ہے۔ قطر کے نشریاتی ادارے 'الجزیرہ' کی رپورٹ کے مطابق فلسطینی پناہ گزینوں کے لیے اقوامِ متحدہ کی ایجنسی 'انروا' نے بتایا کہ اسرائیل انسانی ہمدردی کی بنیاد پر لائی جانے والی امداد کو غزہ میں داخل ہونے سے روک رہا ہے، ایجنسی نے مطالبہ کیا کہ امداد پر عائد پابندی کو فوری طور پر ختم کیا جائے۔ انروا نے ایک بیان میں کہا کہ یو این آر ڈبلیو اے کی امداد، خوراک، صفائی کی کٹس، ادویات اور عارضی خیموں کے لیے ضروری سامان غزہ کے باہر گوداموں میں موجود ہے ، جنہیں اسرائیلی ریاست نے اندر آنے سے روک رکھا ہے۔ ادارے نے کہا کہ ہمارے پاس مصر اور اردن میں غزہ کی پوری آبادی کے لیے 3 ماہ کی خوراک موجود ہے، جو منتقلی کی اجازت کی منتظر ہے۔ فلسطینی پناہ گزینوں کے لیے اقوامِ متحدہ کی ایجنسی نے کہا کہ مزید وقت ضائع نہیں کیا جاسکتا، ہمیں فوری اجازت کی ضرورت ہے تاکہ یو این آر ڈبلیو اے کی امدادی اشیا غزہ لانا شروع کی جائیں اور ہماری ٹیمیں انہیں ضرورت مندوں تک پہنچاسکیں، یو این آر ڈبلیو اے کی امداد پر پابندی فوری طور پر ختم کی جانی چاہیے۔ دریں اثنا، غزہ کی وزارتِ صحت نے بتایا کہ گزشتہ 24 گھنٹوں میں 44 لاشیں اور 29 زخمی افراد کو مختلف ہسپتالوں میں پہنچایا گیا ہے۔ وزارت نے بتایا کہ 38 شہید افراد کی لاشیں ملبے کے نیچے سے نکالی گئیں، وزارت صحت نے خدشہ ظاہر کیا کہ متعدد متاثرین اب بھی ملبے تلے دبے ہو سکتے ہیں، جن تک ایمبولینس اور سول ڈیفنس کی ٹیمیں پہنچنے سے قاصر ہیں۔ ادارے کے مطابق 7 اکتوبر 2023 سے اب تک مجموعی طور پر 67 ہزار 913 افراد شہید جبکہ ایک لاکھ 70 ہزار 134 زخمی ہو چکے ہیں۔

سعودی عرب میں سنگین جرم میں غیر ملکی کو سزائے موت

ریاض: (یو این آئی) سعودی عرب میں وزارت داخلہ کی جانب سے منشیات سمگل کرنے پر غیر ملکی پر سزائے موت کا فیصلہ نافذ کردیا گیا ہے ۔ رپورٹ کے مطابق وزارت داخلہ کا کہنا تھا کہ 'افغان تارک وطن خلیل احمد محمدی کو منشیات اسمگل کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا'۔ وزارت کے مطابق 'تمام ثبوت اور دلائل کے ساتھ اسے عدالت میں پیش کیا گیا جہاں الزام ثابت ہونے اور زمین میں فساد پھیلانے پر سزائے موت کا فیصلہ سنا دیا گیا'۔ 'بعدازاں اپیل کورٹ نے زریں عدالت کے فیصلے کی تصدیق کی اور ایوان شاہی نے فیصلے پر عملدرآمد کی منظوری دی ہے '۔ واضح رہے کہ سعودی عرب میں منشیات کی نقل وحمل یا ان کی تجارت کرنا ایک سنگین جرم سمجھا جاتا ہے، اور اس کے لیے انتہائی سخت سزائیں رکھی گئی ہیں۔ سعودی قوانین کے مطابق، منشیات کے ساتھ پکڑے جانے کی صورت میں درج ذیل سزائیں ہو سکتی ہیں: مملکت میں منشیات کی اسمگلنگ یا بڑی مقدار میں منشیات رکھنے پر موت کی سزا دی جاسکتی ہے۔ یہ سزا زیادہ تر اس وقت دی جاتی ہے جب کسی شخص کو 50 گرام سے زیادہ ہیروئن، کوکین، یا دیگر منشیات کے ساتھ پکڑا جائے۔ اگر کسی شخص کو منشیات کے ساتھ پکڑا جائے لیکن مقدار کم ہو، تو اس کے بدلے میں کئی سالوں کی قید ہو سکتی ہے۔ یہ قید کئی سالوں سے لے کر کئی دہائیوں تک ہو سکتی ہے ، اور جیل کی حالت سخت ہوتی ہے ۔

بدحال غزہ کی تعمیر نو کیلئے 50 ارب ڈالر درکار

واشنگٹن: (یو این آئی) بین الاقوامی مالیاتی ادارے آئی ایم ایف نے غزہ کی تعمیرِ نو میں تعاون کی پیشکش کردی۔ آئی ایم ایف کی نائب چیف اکنامسٹ کا کہنا ہے کہ غزہ امن معاہدہ خطے کی معاشی بحالی کا موقع ہے ہمارا ادارہ غزہ کی تعمیر نو میں تعاون کیلئے تیار ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل اور حماس کے درمیان امن معاہدہ خطے میں دیرپا استحکام لاسکتا ہے امن معاہدے سے مصر اور اردن جیسے متاثرہ ممالک کو بھی معاشی سہارا ملے گا۔ آئی ایم ایف نے تخمینہ لگایا کہ غزہ کی بحالی کیلئے 50 ارب ڈالر سے زائد درکار ہوں گے۔ دوسری جانب ترک صدر رجب طیب اردوان نے غزہ کی تعمیرِ نو کیلئے عالمی حمایت حاصل کرنے کا اعلان کیا ہے۔ صدر اردغان نے کہا کہ خلیجی ممالک، امریکہ اور یورپی ممالک سے غزہ کی تعمیر نو کیلئے تعاون طلب کریں گے امید ہے غزہ کیلئے مالی معاونت جلد فراہم کی جائے گی۔ طیب اردغان کا کہنا تھا کہ مغربی ممالک کا فلسطین کو تسلیم کرنا دو ریاستی حل کی جانب اہم پیشرفت ہے غزہ کی تعمیر نو خطے کے امن اور استحکام کیلئے ناگزیر ہے۔ اردغان نے اعلان بھی کرچکے ہیں کہ انقرہ جنگ بندی معاہدے کی نگرانی کیلئے ایک ''ٹاسک فورس'' میں حصہ لے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ امید ہے کہ ہم اس ٹاسک فورس میں شامل ہوں گے جو زمین پر معاہدے کے نفاذ کی نگرانی کرے گی۔

ہندوستانی نژاد ایشلے ٹیلس امریکہ میں گرفتار

واشنگٹن: (ایجنسیاں) ہندوستانی نژاد امریکی محکمہ خارجہ کے سینئر مشیر ایشلے ٹیلس کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ ان پر قومی سلامتی سے متعلق خفیہ دستاویزات رکھنے کا الزام ہے۔ اس پر اس معاملے میں چینی حکام کے ساتھ ملی بھگت کا بھی الزام ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق ٹیلس کو 12 اکتوبر کو ورجینیا میں اس وقت گرفتار کیا گیا جب وہ اپنے اہل خانہ کے ساتھ اٹلی جارہے تھے۔ فیڈرل بیورو آف انویسٹی گیشن (ایف بی آئی) نے 64 سالہ ٹیلس کے ورجینیا کے گھر سے 1000 سے زائد صفحات پر مشتمل خفیہ دستاویزات برآمد کیں۔ جرم ثابت ہونے پر اسے دس سال تک قید اور 250,000 ڈالر (تقریباً 2 کروڑ روپے) جرمانے کی سزا ہو سکتی ہے۔ ٹیلس کے مقدمے کی سماعت ورجینیا کی عدالت میں ہوگی۔ کیس کے قومی سلامتی کے مضمرات کی وجہ سے ان کی ضمانت ملنے کا امکان نہیں ہے۔ دریں اثنا، ورجینیا کے مشرقی ضلع کے اٹارنی لنڈسے ہالیگن نے کہا کہ ٹیلس کے خلاف الزامات امریکی شہریوں کی سلامتی کے لیے سنگین خطرہ ہیں اور اس قانون پر سختی سے عمل درآمد کیا جائے گا۔
ممبئی، بھارت میں پیدا ہونے والی ٹیلس کا شمار امریکہ کے اہم دفاعی ماہرین میں ہوتا ہے۔ وہ 2001 سے امریکی محکمہ خارجہ کے مشیر ہیں۔ انہوں نے 2008 کے امریکہ بھارت جوہری معاہدے میں کلیدی کردار ادا کیا جس سے دونوں ممالک کے تعلقات مضبوط ہوئے۔ ٹیلس نے سابق صدر جارج ڈبلیو بش اور موجودہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے ساتھ بھی کام کیا ہے۔

آسٹریلیا: گھر میں آگ لگنے سے 3 افراد ہلاک

سڈنی: (یو این آئی) آسٹریلیا کی شمال مشرقی ریاست کوئنزلینڈ میں بدھ کی صبح ایک گھر میں آگ لگنے سے تین افراد ہلاک ہو گئے ۔ بدھ کو مقامی وقت کے مطابق صبح تقریباً 6 بجے فائر فائٹرز اور ریسکیو ٹیمیں برسبین سے 400 کلومیٹر شمال میں واقع گلیڈ اسٹون شہر میں ایک دو منزلہ مکان میں لگی آگ کو بجھانے کے لیے تعینات تھیں۔ جب تک فائر ٹیمیں گھر تک پہنچتیں، گھر مکمل طور پر آگ کی لپیٹ میں آچکا تھا اور آگ پر قابو پانے سے پہلے ہی جزوی طور پر منہدم ہوگیا تھا۔ ابتدائی طور پر لاپتہ ہونے والے تین افراد کی لاشیں بعد میں تلاشی کے دوران مل گئیں۔ حکام نے کہا کہ آگ کس وجہ سے لگی، یہ ابھی کچھ پتہ نہیں ہے پولیس نے معاملے کیجانچ شروع کر دی ہے ۔

جرمنی میں دو تہائی مہاجرین کو غربت کے خطرے کا سامنا

جرمنی: (ایجنسیاں) ایک سرکردہ جرمن اقتصادی ادارے کے مطالعاتی جائزے کے نتائج کے مطابق یورپی یونین کے سب سے زیادہ آبادی والے ملک جرمنی میں قریب دو تہائی مہاجرین کو غربت کے خطرے کا سامنا ہے۔ اس جائزے کے نتائج بدھ 15 اکتوبر کو جاری کیے گئے۔

ایران میں پھانسیوں کے خلاف قیدیوں کا احتجاج اور بھوک ہڑتال

تہران: (ایجنسیاں) ایران میں سزائے موت پر عمل درآمد کے بڑھتے واقعات کے خلاف ملک کی سب سے بڑی جیلوں میں سے ایک میں قیدی گزشتہ دو روز سے احتجاجاً دھرنا دیے ہوئے اور بھوک ہڑتال پر ہیں۔ دریں اثنا ایران میں مزید تین مجرموں کو پھانسی دے دی گئی۔

Published By: Ulama Foundation Nepal, Bhairahwa, Rupandehi Lumbini Pradesh Nepal, Reg: 372860
Email:- weeklynepalurdutimes@gmail.com, Web site: www.nepalurdutimes.com, Contact:- +91 8795979383, +977 9817619786, +9779821442810

آج کے نوجوان اور تیز رفتاری کا جنون

ڈاکٹر مولانا محمد عبدالسمیع ندوی
اسسٹنٹ پروفیسر، مولانا آزاد کالج آف آرٹس، سائنس اینڈ کامرس، اورنگ آباد
موبائل: 9325217306

دنیا آج سائنس و ٹیکنالوجی کے میدان میں تیزی سے ترقی کر رہی ہے۔ ہر دن نئی ایجادات اور سہولیات سامنے آ رہی ہیں۔ انسان نے اپنے آرام و آسائش کے لیے بہت کچھ حاصل کیا ہے، مگر افسوس کہ اسی ترقی نے اخلاقی زوال اور روحانی پستی کو بھی جنم دیا ہے۔ خود غرضی، انانیت، غرور اور اپنی برتری کا احساس نوجوانوں میں خطرناک حد تک بڑھ چکا ہے۔

آج سڑکوں پر نکل کر دیکھ لیجیے، نوجوان نسل تیز رفتاری اور شوخی میں اس قدر آگے نکل چکی ہے کہ اپنی جان کی پرواہ بھی باقی نہیں رہی۔ بعض نوجوان بائیک اس طرح دوڑاتے ہیں جیسے زندگی کو کھیل سمجھ بیٹھے ہوں۔ ان کی یہ لاپرواہی نہ صرف ان کے لیے بلکہ دوسروں کے لیے بھی جان لیوا ثابت ہوتی ہے۔ روزانہ ہونے والے حادثات کی خبریں اس تلخ حقیقت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

مزید افسوس کی بات یہ ہے کہ بعض نوجوان بھاری بھاری گاڑیوں کا شو آف (ShowOff) کرتے ہیں، طاقتور انجنوں کی گرج اور غیر ضروری رفتار سے دوسروں پر اپنی برتری جتانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کچھ نے تو اپنی گاڑیوں میں لاؤڈ سائلنسر لگا رکھے ہیں، جن کی آوازیں رات کے سکون کو چیرتی ہیں اور عام لوگوں کیلئے سخت اذیت کا باعث بنتی ہیں۔ یہ حرکات نہ صرف غیر مہذب ہیں بلکہ شریعت اور سماج دونوں کی نظر میں قابل مذمت ہیں۔

ایک لمحے کی غفلت، ضد یا مستی نہ جانے کتنے گھروں کو اجاڑ دیتی ہے۔ مائیں بے سہارا ہو جاتی ہیں، بیویاں بیوہ اور بچے یتیم ہو جاتے ہیں۔ اگر نوجوان صرف چند لمحے سوچ لیں کہ ان کا انتظار گھر میں ماں، باپ، بہن یا بیوی کر رہی ہے تو شاید وہ کبھی بے احتیاطی کا مظاہرہ نہ کریں۔ غیر ضروری ہارن بجانا ایک اذیت ناک رویہ: ہمارے معاشرے میں ایک اور تکلیف دہ عادت عام ہو چکی ہے بلاوجہ ہارن بجانا۔ ذرا سی دیر ہو جائے تو کچھ لوگ پورے جوش و شور سے ہارن پر ہاتھ رکھ دیتے ہیں۔ بعض گاڑیوں میں ایسے تیز آواز والے ہارن لگے ہوتے ہیں جنہیں سن کر دل دہل جاتا ہے۔ یہ حرکت نہ صرف غیر مہذب ہے بلکہ شرعاً بھی ممنوع ہے۔

فقہی کتاب المسائل المہمہ (جلد 10، صفحہ 289) میں صاف طور پر لکھا گیا ہے کہ بلاوجہ شور مچانا، چیخ و پکار کرنا یا کسی کو خوف زدہ کرنا "ایذائے غیر" کے زمرے میں آتا ہے، جو شرعاً حرام ہے۔ ڈرائیونگ کے دوران سکون، ضبط اور دوسروں کے احساسات کا لحاظ رکھنا ہی ایک باشعور انسان کی پہچان ہے۔ منشیات، موبائل گیمز اور وقت کا ضیاع: نوجوانوں میں تمباکو، نشہ آور اشیاء اور موبائل گیمز کا استعمال تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ یہ چیزیں ذہن کو ماؤف، جسم کو کمزور اور اخلاق کو تباہ کر دیتی ہیں۔ گھنٹوں موبائل اسکرین پر گیم کھیلنے والے نوجوان وقت، توانائی اور مستقبل — تینوں کو برباد کر رہے ہیں۔ ایسے لوگ آہستہ آہستہ دین و اخلاق سے دور، لاپرواہی اور غفلت کے عادی ہو جاتے ہیں۔ یہی غفلت ان کے اندر جرائم، جھگڑوں اور بے راہ روی کو جنم دیتی ہے۔

اسلام ہمیں میانہ روی، قانون پسندی اور دوسروں کے حقوق کا خیال رکھنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اگر ہم ڈرائیونگ کو بھی ایک ذمہ داری سمجھ کر انجام دیں تو یہ عمل بھی عبادت بن سکتا ہے۔

پیارے نوجوانو! زندگی اللہ کی ایک امانت ہے۔ اسے ضد، لاپرواہی یا وقتی جوش میں ضائع نہ کرو۔ گاڑی ہمیشہ مناسب رفتار میں چلاؤ، ٹریفک قوانین کی پابندی کرو، ہارن صرف ضرورت کے وقت بجاؤ، اور سڑک پر دوسروں کے حق کا خیال رکھو۔ یاد رکھو، تمہارے گھر میں تمہارا انتظار کرنے والے لوگ موجود ہیں۔ ایک لمحے کی غفلت تمہیں اور انہیں عمر بھر کے دکھ میں مبتلا کر سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عقلِ سلیم، سنجیدگی، ذمہ داری اور امن و سلامتی کے ساتھ زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مکارمُ الاخلاق: حضرت پیر سید شاہ حسین شاہ بخاری

جب اخلاق کی خوشبو بکھرتی ہے تو دلوں کی زمینیں سرسبز ہو جاتی ہیں، اور جب کسی صاحبِ دل کی مسکراہٹ میں اخلاص و شفقت کی جھلک دکھائی دے تو وہ چہرہ خود روشنی کا مینار بن جاتا ہے۔ ایسے ہی جلیل القدر بزرگ، بلند اخلاق و پاکیزہ خصال شخصیت کا نام ہے: حضرت پیر سید شاہ حسین شاہ بخاری پچھمائی۔۔۔ جن کی ذات فی الحقیقت مکارمِ اخلاق، تواضع و انکسار اور محبت و شفقت کا حسین امتزاج ہے۔ حضرت شاہ صاحب اُن نفوسِ قدسیہ میں سے ہیں جن کی مجلس میں بیٹھنے والا دل کا بوجھ ہلکا محسوس کرتا ہے۔ ان کی گفتار میں نرمی، چہرے پر تبسم، اور اندازِ تکلم میں ایسی شیرینی ہے جو سننے والے کو بے ساختہ اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ اُن کے نزدیک کسی کو مسکرا کر دیکھ لینا، دل جوئی کے دو بول کہہ دینا اور ہے۔ چھوٹوں پر شفقت کے سائے رکھ دینا، عبادت کا درجہ رکھتے ہیں۔ اصاغر نوازی گویا اُن کی فطرت میں رچی بسی ہے۔ جو بھی ان کے قریب آئے، خواہ چھوٹا ہو یا بڑا، آپ ہمیشہ عزت و احترام کے ساتھ پیش آتے ہیں۔ بڑوں کے حضور مؤدب اور چھوٹوں پر بے پناہ شفیق۔۔۔ یہی آپ کے اخلاق کا نچوڑ حسد، تکبر اور خود نمائی جیسے امراضِ باطنی سے آپ کا دامن پاک و صاف ہے۔ آپ کی طبیعت میں انکسار، سادگی اور اخلاص کا ایسا توازن پایا جاتا ہے جو آج کے دورِ مادیت میں نایاب ہے۔ فقیر کی سعادت مندی ہے کہ حضرت پیر سید شاہ حسین شاہ بخاری پچھمائی کی معیت میں حرمینِ طیبین (مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ) کے مقدس سفر میں کئی دن گزارنے کا موقع ملا۔ ان ایام میں اُن کے اخلاق و عادات کا جو حسین نقش دل پر ثبت ہوا، وہ الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ ان کی بافیض صحبت، بامحبت گفتگو اور دل آویز ادائیں، دلوں میں سرور پیدا کرتی ہیں۔ وہ محفل کے ہر فرد کے ساتھ ایسے گھل مل جاتے ہیں کہ گویا سب اُن کے دیرینہ دوست ہوں۔ حضرت شاہ صاحب کی ذاتِ گرامی جہاں ایک روحانی خانوادے کی امین ہے، وہیں ایک دردمند دل رکھنے والے مصلحِ اخلاق بھی ہیں۔ اُن کا مقصدِ حیات یہی ہے کہ انسانوں کے دلوں میں محبت، اخلاص اور بھائی چارہ پیدا ہو، دلوں سے نفرت و کینہ مٹ جائے، اور ہر شخص اپنے عمل و کردار سے دین کی سچائی کو ظاہر کرے۔ ایسے بزرگوں کی صحبت، گویا دنیا میں جنت کی فضا محسوس کراتی ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت پیر سید شاہ حسین شاہ بخاری پچھمائی کو مزید صحت و عافیت، عزت و رفعت، اور خدمتِ دین میں مزید برکتیں عطا فرمائے، اور ہمیں اُن کے اخلاقِ حسنہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق بخشے۔

آمین بجاہ سید المرسلین [صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم]

محمد شمیم احمد نوری مصباحی
{نزیل: مدینہ منورہ}
خادم: دارالعلوم انوار مصطفیٰ سہلاؤ شریف، باڑمیر (راجستھان)

مولانا عبدالحمید نوری سعدی زماں مختصر تعارف

از قلم:-
شان پر یہار پروفیسر محمد گوہر صدیقی
9470038099

ہندو نیپال بارڈر پر قائم سرزمین کنہواں تھانہ بیلا بلاک پر یہار ضلع سیتامڑھی بہار وہ مقدس سرزمین ہے جہاں اپنے وقت کے مشہور اور جلیل القدر عالم دین رہبر راہ شریعت، طبیب ملت استاذ الاساتذہ علم نحو کے بحر ذخار، سعدی زماں حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ عبدالحمید نوری صاحب قبلہ مدظلہ العالی و نورانی کا وجود مسعود عمل میں ایا- اپ کی پیدائش 15 اگست 1939ء مقام کنہواں میں ہوئی اپ کے ابو جان کا نام محترم جناب عبداللطیف انصاری اور دادا جان کا نام محمد ظفر علی انصاری تھا اپ کی امی جان کا نام محترمہ پھول مت خاتون تھا اپ نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں کے ہی مکتب میں مولانا محمد منظور احمد اور مولانا حامد حسین صاحبان سے حاصل کی اور اعلی تعلیم کے لیے موناتھ بھنجن تشریف لے گئے جہاں آپ تین سال گزارنے کے بعد مرکز اہل سنت بریلی شریف پہونچے اور جامعہ رضویہ منظر اسلام میں داخلہ لیا، اور وہاں اپ نے ماہر اساتذہ بحر العلوم سید مفتی افضل حسین منگیری مفتی محمد جہانگیر فتح پوری، محدث احسان علی اور مولانا محمد ابراہیم رضا قادری جیلانی میاں علیہ رحمت ورضوان کے زیر سایہ متواتر چار سالوں تک نہایت ہی جدوجہد کے ساتھ تحصیل علم میں مصروف رہے اور 17 اکتوبر 1962ء کو علمائے اہل سنت و مشائخ عظام کے دست اقدس سے اپکے سر پر دستار فضیلت کا تاج زرین رکھا گیا، دوران تعلیم ہی 1961 میں اپ نے تاجدار اہل سنت حضور مفتی اعظم ہند علامہ مصطفی رضا خان علیہ رحمت رضوان سے شرف بیعت حاصل کر لیا-

فراغت کے بعد آپ نے تقریباً دو سال سرسنڈ بلاک کے بھیمواں کے اسکول میں تعلیمی خدمات انجام دی اور 1963ء سے 1965ء تک درس و تدریس سے منسلک ہے پھر 1966ء سے 1968ء تک سندر پور ضلع سرلاہی نیپال میں تدریسی فرائض انجام دیتے رہے سن 1969ء سے سن 2013ء تک اپنے گاؤں کے ہی مشہور و معروف ادارہ الجامعۃ الاسلامیہ رضا العلوم میں مسند تدریس کو زینت بخشتے رہے-اپ یہاں تقریبا 40 برسوں تک درس و تدریس کا کام انجام دیتے رہے اس درمیان ہزاروں کی تعداد میں اپ نے قابل ماہر لائق و فائق تلامذہ کی ایک ٹیم تیار کی جنہوں نے قوم ملک و ملت اور مسلک اعلیحضرت کی آبیاری اور نشر و اشاعت میں نمایاں کردار ادا کیا ہے اپ کے شاگرد ہندو نیپال کے اکثر گوشے میں پھیلے ہوئے ہیں-اپ کو قدرت نے مضبوط حافظہ اور باکمال فکر و تدبر سے مالا مال کیا ہے حاضر جوابی بھی اپ کا ایک خاصہ ہے عربی فارسی اور علم نحو پر اپ کو دسترس حاصل ہے اپ جہاں ایک باعمل عالم دین ہیں وہیں ذکر و اذکار ریاضت و بندگی اور پابندی نماز اپ کی زندگی کا خاص اصول رہا ہے سفر و حضر میں بھی پابندی نماز کا خیال رکھتے تھے ساتھ ہی قدرت نے اپ کے ہاتھ میں ایسی شفاء بخشی ہے کہ اپ کے پاس دعا کرانے و تعویذات لینے والوں کی اکثر بھیڑ ہوا کرتی تھی علاقہ اور دور دراز سے مخلوق خدا کی ایک بڑی تعداد اپنے مسائل اور اپنی پریشانیاں لے کر صبح سے شام تک لائن لگا کر کھڑی رہتی تھی- اللہ رب العزت نے اپ کو پانچ بیٹیوں اور ایک بیٹے سے نوازا ہے اپ کے فرزند ارجمند محترم المقام جناب حضرت مولانا غلام جیلانی مصباحی صاحب قبلہ بھی کئی صلاحیتوں اور خوبیوں کے مالک ہیں جو 1998ء میں اپنی فراغت کے فوراً بعد جالنہ مہاراشٹر میں اپنی دینی خدمات کی شروعات کی اور اب تک ان کی یہی پہلی اور شاید اخری جگہ ہے جہاں خدمت کا 27 واں سال جاری ہے اسی درمیان انہوں نے اپنی دینی خدمات کے ساتھ ساتھ تعلیمی سلسلہ جاری رکھتے ہوئے ایس ایس سی ایچ ایس سی بی اے اور ڈی ایڈ اعلی نمبرات سے پاس کیا اور دینی و دنیاوی دونوں علموں کی خوبیوں سے اپنی پہچان بنائی عمر کے اس چھوٹے سے حصے میں آپ نے بڑی بلندیوں کو عبور کیا ہے دولت شہرت عزت عظمت سب کمایا ہے، اور جالنہ مہاراشٹر کے ایک گورنمنٹ اسکول میں ایچ ایم کی پوسٹ پر خدمت انجام دے رہیں ہیں - اپ نے بھی سن 2011ء میں اپنی اہلیہ کے ساتھ سفر حج فرمایا ہے قسمت کہ اپ نے بغداد مقدس کا سفر بھی 2016ء میں کیا، پھر اپ نے پہلا عمرہ 2017ء میں اور دوسرا عمرہ 2025ء میں اپنے سب سے چھوٹے بیٹے کے ساتھ کیا-۔ آپ اعلیحضرت ایجوکیشنل ٹرسٹ اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے چیئر مین بھی ہیں جس کے ماتحت ایک دار العلوم جو شہر کے اندر ایک ایکڑ خطہ اراضی پر قائم ہے ساتھ ہی امام احمد رضا اردو پرائمری اسکول بھی چلاتے ہیں جو مہاراشٹر سرکار سے گرنٹیڈ ہے اور شہر کی ایک بڑی گلزار مسجد منگل بازار میں خطیب و امام کی حیثیت سے بھی خدمت انجام دیتے ہیں علاقے میں اپ کا ایک الگ اثر و رسوخ ہے اپ حلال روزی کمانے کے لیے تجارت اور بزنس کو بھی فوقیت دیتے ہیں ریل اسٹیٹ اور پارٹنرشپ کے ذریعے کئی کاروبار میں حصہ داری کرتے ہیں جس سے اچھی خاصی حلال روزی کی برکتیں اللہ کریم عزوجل انہیں عطا کرتا ہے-

المختصر ! حضور رہبر راہ شریعت طبیب ملت سعدی زماں حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ عبدالحمید صاحب قبلہ نوری کو بھی رب کعبہ نے زیارت حرمین شریفین طیبین سے نوازہ ہے آپ پہلی بار سن 2009ء میں اپنی شریک حیات کے ساتھ حج بیت اللہ کے لیے تشریف لے گئے تھے پھر اپ نے پہلا عمرہ 2015ء میں دوسرا عمرہ 2023ء میں اپنی شریک حیات کے ساتھ کیا، جس میں اپ کی پوتی اور سب سے چھوٹی بیٹی بھی شامل تھی - تیسرا عمرہ اپ نے 2024ء میں کیا اس سفر میں آپ کے ساتھ اپ کی بہو اور بڑا پوتا بھی شریک سفر تھا-

حضور طبیب ملت سعدی زماں حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ عبدالحمید صاحب قبلہ نوری مدظلہ العالی و نورانی کی ذات گرامی جو ابھی ہمارے مابین باحیات ہیں اور اس وقت اپنے بیٹے کے پاس بستر علالت پر ہیں، پروردگار انہیں صحت عاجلہ کاملہ نافعہ عطا فرمائے-آمین

حضرت پر چند جملے لکھنے کا فقط مقصد میرا یہی ہے کہ ان کا فیض مجھے ملے، ورنہ انکے قدموں کی خاک سے نہ جانے میرے جیسے کتنے قلم کار گوہر نایاب ہوگیے

حضرت اور ان کے بیٹے سے بھی راقم الحروف کی اچھے روابط ہیں اور انشاءاللہ رہیگا گا بھی،،! 13 اکتوبر 2025ء

دارالعلوم قادریہ فیضان مصطفیٰ بلجیت نگر میں عرس نظامی وجلسہ فیضانِ خطیب البراہین 24/اکتوبر کو

پروگرام کے کنوینر مولانا مرتضیٰ حسین آتش بستوی نے شرکت کی اپیل کی

پریس ریلیز
نیپال اردو ٹائمز

نئی دہلی (نامہ نگار)

دارالعلوم قادریہ فیضان مصطفیٰ گلشن چوک بلجیت نگر نئی دہلی کے زیر اہتمام مورخہ 24 اکتوبر بروز جمعہ بعد نماز عشاء پیر طریقت حضور خطیب البراہین حضرت علامہ الشاہ صوفی محمد نظام الدین قادری محدث بستوی علیہ الرحمہ کا 13واں سالانہ عرس پاک بڑے ہی عقیدت واحترام کے ساتھ منعقد ہوگا

پروگرام کے کنوینر و دارالعلوم اہل سنت فیضان مصطفیٰ کے بانی و مہتمم مولانا مرتضیٰ حسین آتش بستوی اوجھا گنجوی نے پریس ریلیز میں بتایا کہ عرس کی تقریب کا آغاز معمولات اہلسنت والجماعت کے مطابق بعد نماز فجر قران خوانی وفاتحہ خوانی نیز قل شریف سے ہوگا-

تاہم بعد نماز عشاء عرس نظامی کی مناسبت سے،، جلسہ فیضان خطیب البراہین کا انعقاد ہوگا جس کی سرپرستی مفکر ملت مولانا عبدالکریم قادری مہتمم دارالعلوم اہل سنت فیضان رضا بلجیت نگر نئی دہلی و صدارت خادم القوم قاری افتخار احمد نظامی استاذ دارالعلوم ہذا کریں گے جبکہ نظامت کی ذمہ داری حافظ صدام حسین عاصم دہلوی نبھائیں گے

جلسے کو واعظ خوش بیاں مولانا سہیل احمد قادری بدر پور دہلی خصوصی طور سے خطاب کریں گے نیز شاعر اسلام نوراحمد نور سنت کبیر نگری اور قاری ریاض دہلوی خصوصی طور سے بارگاہ رسالت میں اپنی عقیدتوں کا خراج اور حضور خطیب البراہین کی شان میں منقبت کے اشعار پیش کریں گے اس حسین موقع پر قاری ریاست علی رضوی نانگلوئی، مولانا اقلیم رضا نظامی منگول پوری، قاری اسرار احمد قادری شکورپور، مولانا بدرالدین نظامی وجے وہار، مولانا قاری فیروز احمد مصباحی نانگلوئی، مولانا شفیق احمد قادری پریم نگر، قاری اظہار احمد برکاتی پریم نگر، مولانا نور الحسن قادری شکور پور، مولانا تصور علی نظامی گوپال وہار، مولانا شمس الحق قادری منگول پوری، مولانا ریاض احمد مصباحی اتم نگر، قاری حسنین رضا قادری ذخیرہ، قاری رئیس احمد قادری راماروڈ، قاری دستگیر احمد قادری منڈی، مولانا غلام دستگیر مصباحی پریم نگر، مولانا افضل حسین امجدی اتم نگر، قاری افروز عالم قادری، قاری محمود رضا اسماعیلی، قاری عبدالرؤف، مولانا اعجاز احمد انصر نظامی گوپال وہار، مولانا حنیف القادری فرید پوری، مولانا کلیم جائسی

سلطان پوری، مولانا وسیم رضا کرمپورہ، قاری محمد شہزاد گلشن چوک، مولانا محمد آصف رضا شادی پور، مولانا محمد نفیس قادری، مولانا اور مختار احمد نظامی گلشن چوک کی آمد یقینی ہے

پروگرام کے روحِ رواں مولانا مرتضیٰ حسین آتش بستوی نے برادران اسلام خصوصاً حضور خطیب البراہین مریدین، متوسلین اور عقیدت مندوں سے گزارش کی ہے کہ وہ وقت سے پروگرام میں پہنچ کر ثواب دارین حاصل کریں

اِک دشمن جو نظر نہیں آتا!

(حافظ) افتخار احمد قادری

دنیا ایک امتحان گاہ اور ایسا دار العمل ہے جہاں ہر لمحہ، ہر سانس، ہر فیصلہ انسان کے لیے آزمائش کا ذریعہ ہے۔ یہاں انسان کو نہ صرف اپنے نفس کے خلاف لڑنا ہے بلکہ ایک ایسے دشمن سے بھی بچنا ہے جو ازل سے انسان کی بربادی پر کمربستہ ہے۔ اس دشمن کا نام "شیطان" ہے۔ یہ دشمن نہ صرف پرانا ہے بلکہ نہایت چالاک، تجربہ کار اور انسان کی فطرت و کمزوریوں سے مکمل واقف ہے۔ دوسری طرف اللہ رب العزت نے انسان کو نورِ ہدایت، وحی انبیاء کرام علیہم السلام اور قرآن مجید جیسی نعمتوں سے نوازا تاکہ وہ شیطان کے وار سے محفوظ رہے اور جادہ حق پر قائم رہ سکے۔ یہ جنگ حق و باطل، روشنی و تاریکی، خیر و شر کی جنگ ہے جو انسان کی تخلیق کے ساتھ ہی شروع ہوگئی تھی۔ جب حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو اللہ رب العزت نے مٹی سے پیدا فرمایا، انہیں علم عطا کیا اور فرشتوں کے سامنے ان کا شرف ظاہر کیا تو ابلیس نے حسد اور تکبر کی وجہ سے سجدے سے انکار کر دیا۔ اس کا یہ انکار محض نافرمانی نہ تھا بلکہ یہ ایک بغاوت تھی۔ اس نے اللہ رب العزت کے حکم کو رد کیا، اپنی پیدائش پر غرور کیا اور ہمیشہ کے لیے مردود ٹھہرا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ترجمہ:

"یقیناً شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے پس تم اسے دشمن ہی سمجھو۔" (فاطر:6)

یہ اعلان صاف بتاتا ہے کہ شیطان دوستی کے لبادے میں دشمنی کرتا ہے۔ وہ سامنے سے وار نہیں کرتا بلکہ دل میں وسوسے، آنکھوں میں چمکدار مناظر، کانوں میں خوشنمائی کی آوازیں اور ذہن میں الجھنیں ڈال کر انسان کو بہکاتا ہے۔ آج کے دور میں جب فتنوں کا سیلاب ہر جانب سے امڈ رہا ہے، موبائل، انٹرنیٹ، فلمیں، گانے، سوشل میڈیا اور دیگر بے شمار ذرائع کے ذریعے شیطان نے اپنا جال پھیلا رکھا ہے۔ وہ اب صرف دل میں وسوسہ ڈالنے تک محدود نہیں رہا بلکہ ہر اس چیز میں داخل ہو گیا ہے جو انسان کی توجہ اللہ رب العزت سے ہٹا سکتی ہے۔ آج کے انسان کے لیے شیطان کی چالیں زیادہ پر کشش، زیادہ مہلک اور کہیں زیادہ خاموش ہیں۔ شیطان کا طریقہ یہ ہے کہ وہ انسان کو گناہ کی طرف براہ راست نہیں بلاتا بلکہ آہستہ آہستہ چھوٹے چھوٹے بہانوں سے بظاہر معمولی باتوں سے دل میں وسوسہ پیدا کرتا ہے۔ مثلاً وہ کہتا ہے: "یہ صرف ایک بار ہے، سب لوگ یہی کر رہے ہیں تم کیوں نہیں؟ اللہ بہت غفور و رحیم ہے بعد میں توبہ کر لینا۔" اسی طرح وہ معصیت کو خوبصورت، جدید اور قابل قبول بنا کر پیش کرتا ہے حتیٰ کہ انسان گناہ کو گناہ سمجھنا ہی چھوڑ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے ترجمہ:

"شیطان نے ان کے اعمال کو ان کے لیے خوشنما بنا دیا۔" (النحل:63)

یہی وہ چالاکی ہے جس سے شیطان انسان کو راہِ راست سے ہٹاتا اور انسان کو بتدریج گناہ کی دلدل میں دھکیلتا ہے۔ پہلے نظریں پھسلتی ہیں، پھر دل بہکتا ہے، پھر عمل ہوتا ہے، پھر دل سخت ہوتا ہے اور آخرکار انسان گناہ کو زندگی کا معمول سمجھنے لگتا ہے۔ یہی وہ وقت ہوتا ہے جب انسان کے لیے پلٹنا مشکل ہو جاتا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "شیطان انسان کی رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔" (صحیح البخاری) یعنی وہ ہر وقت انسان کے ساتھ رہتا ہے، اس کے جذبات و خیالات، نیتوں اور خواہشات پر اثر انداز ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ انسان کو اس کے کمزور پہلو سے پکڑتا ہے۔ جو شخص شہوت میں کمزور ہو اسے فحاشی میں لگاتا ہے، جو مال کا حریص ہو اسے حرام کمانے پر ابھارتا ہے، جو عزت کا بھوکا ہو اسے ریاکاری میں مبتلا کرتا ہے۔ مگر اس سب کے باوجود اللہ رب العزت نے انسان کو تنہا نہیں چھوڑا بلکہ قرآن مجید، نماز، ذکر، صالحین کی صحبت، علماء کی نصیحت اور رسول اللہ ﷺ کی سنتیں ہمارے لیے قلعہ ہیں جن میں داخل ہو کر ہم شیطان سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا ترجمہ:

"یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔" (العنکبوت:45)

لیکن یہ وہی نماز ہے جو دل سے پڑھی جائے، جس میں خشوع و خضوع ہو، جو محض جسمانی ورزش نہ ہو بلکہ روحانی ملاقات ہو۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "وہ گھر جس میں سورۃ البقرہ پڑھی جاتی ہے وہاں سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔" (صحیح مسلم) اسی طرح "آیت الکرسی" "سورۃ الاخلاص" "الفلق" اور "الناس" کا صبح و شام ورد انسان کو شیطان کے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔ آج دنیا میں شیطان نے میڈیا، فیشن، تعلیمی نظام حتیٰ کہ مذہب کے نام پر ہونے والے اختلافات کو بھی اپنا ہتھیار بنا لیا ہے۔ وہ لوگوں کو فرقہ واریت، انتہا پسندی اور تعصب میں مبتلا کر کے اصل دین سے دور کرتا جا رہا ہے۔ وہ ہمیں دین کے ظاہر میں الجھا کر باطن سے غافل کر رہا ہے۔ مثال کے طور پر ایک نوجوان جب موبائل پر گناہوں کی طرف مائل ہوتا ہے تو شیطان اسے تسلی دیتا ہے کہ "تم ابھی جوان ہو بعد میں سنبھل جانا، دل تو تمہارا صاف ہے تم کسی کو نقصان نہیں پہنچاتے صرف انٹرنیٹ ہی تو ہے!" یہی وہ دھوکہ ہے جس سے لاکھوں نوجوان غفلت میں زندگی گزار رہے ہیں۔ لیکن ایک مومن کی پہچان یہ ہے کہ وہ شیطان کو پہچانے، اس کی چالوں کو سمجھے اور اللہ رب العزت کی طرف رجوع کرے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"جس نے گناہ سے توبہ کی گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔" (مشکوٰۃ المصابیح) اللہ تعالیٰ کی رحمت بے حد وسیع ہے، اس کی مغفرت ہر گناہ سے بڑی ہے سوائے شرک کے۔ شیطان کی سب سے خطرناک چال یہ ہے کہ وہ انسان کو گناہ کے بعد مایوس کرتا ہے۔ اسے یقین دلاتا ہے کہ اب اللہ رب العزت معاف نہیں کرے گا، اب واپسی کا کوئی راستہ نہیں بچا۔ لیکن قرآن مجید فرماتا ہے ترجمہ: "اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، بیشک اللہ تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔" (الزمر: 53) یہی توکل، یہی امید مؤمن کا ہتھیار ہے۔ صالحین کی صحبت، علماء کی مجالس، نیک دوست اور دینی کتب انسان کے دل کو زندہ رکھتی ہیں۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا ترجمہ:

"اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ روکے رکھو جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں۔" (الکہف:28)

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، پس تم میں سے ہر ایک دیکھے کہ کس سے دوستی کر رہا ہے۔" (مشکوٰۃ المصابیح)

اگر کوئی شخص چاہتا ہے کہ وہ شیطان کے شر سے محفوظ رہے تو اسے چاہیے کہ اپنے دل کو ایمان سے، زبان کو ذکر سے، اعمال کو اخلاص سے اور اپنی نیت کو اللہ تعالیٰ کی رضا سے بھر دے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے ترجمہ:

"یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور اپنے رب پر توکل کیا ان پر شیطان کا کوئی زور نہیں چلتا۔" (النحل: 99)

مسلمانو! زمانہ تیزی سے بدل رہا ہے، فتنوں کا اندھیرا گہرا ہو رہا ہے، حق و باطل کے درمیان فرق مٹتا جا رہا ہے۔ ایسے میں اگر تم نے قرآن مجید کو اپنا ساتھی، نماز کو اپنا ہتھیار، توبہ کو اپنی عادت اور صالحین کو اپنا رفیق بنا لیا تو یہ وہ لمحات ہیں جن میں دل کی پکار اور روح کی آواز سنائی دیتی ہے۔ یہ وہ موقع ہیں جب انسان کو خود کو پہچاننا ہے، اپنی کمزوریوں کا ادراک کرنا ہے اور حق کی جانب قدم بڑھانا ہے۔ قارئین مزید دیکھیں کہ ایک مؤمن کے لئے شیطان کی چالوں سے بچنے اور ایمان کو مضبوط رکھنے کی مزید تدابیر کیا ہیں؟ شیطان چاہتا ہے کہ گناہ ہماری روز مرہ کی زندگی کا حصہ بن جائیں، جیسے فحش ویڈیوز دیکھنا، لغو گفتگو کرنا، بلا مقصد ویب سرفنگ کرنا اور زبان کو بے ہودہ باتوں میں لگانا۔ جب ان چیزوں کو معمول بنا لیا جائے تو انسان کو احساس ہی نہیں ہوتا کہ وہ کتنا دور ہو چکا ہے۔ وہ کہتا ہے: "یہ کوئی بڑی بات نہیں" "بس ایک بار کو ہوا تھا" "تمہارے اعمال بہت اچھے ہیں، ایک غلطی کیا فرق ڈالے گی" اس طرح وہ گناہوں کو قابل قبول بنا دیتا ہے۔ اگرچہ شیطان کی چالاکیاں بہت پیچیدہ اور مسلسل ہیں مگر اللہ رب العزت کی رحمت، نبی کریم ﷺ کی شفاعت اور مخلص مومنوں کی دعا ہمیشہ ہمارے ساتھ ہے۔ وہ ہمیں بار بار گرانے والا نہیں بلکہ اٹھانے والا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم اس کی رحمت سے کبھی ناامید نہ ہوں بلکہ ہمیشہ توبہ کریں، درست رہیں اور واپس لوٹیں۔ *کریم گنج، پورن پور، پیلی بھیت، مغربی اترپردیش

گیارہ سال کے بچے نے صرف آٹھ مہینے میں حفظ قرآن مکمل کیا

مہوتری: سرپلو مہوتری میں 22 ربیع الثانی 1447ھ بمطابق 16 اکتوبر 2025ء بموافق 30 گتے آسن 2082 بکرمی بروز جمعرات 9 بجے دن غوث الوری کانفرنس بموقع تکمیل حفظ القرآن منعقد ہوا، اس کا آغاز تلاوت کلام الٰہی سے اقرا مدرستہ البنات کے مؤقر استاذ حضرت حافظ و قاری اصغر علی غزالی پر یہار نے کیا،

اقراء مدرستہ البنات کے طلباء کرام ساتھ ہی دیگر شعراء کرام نے بھی نعت و منقبت اور حمد باری تعالیٰ کے گلدستہ پیش کیا، بالخصوص شاعر اہلسنت بسمل نیپالی پچھی پور شاعر اسلام حضرت امام راہی صاحب اس کے بعد مصنف کتب کثیرہ حضرت مولانا مفتی محمد زاہد رضا منظری نقشبندی سرپلو جو اپنے گاؤں میں ہی نہیں بلکہ قرب وجوار میں ایک انفرادیت اور پہچان رکھتے ہیں گاؤں کے اکثر علماء کرام کو آپ کی شاگردی یا پھر سرپرستی کا شرف حاصل ہے، حضرت مفتی محمد زاہد رضا منظری صاحب نے اپنے بیان میں اس بات پر زور دیا کہ تعلیم قرآن گھر گھر پہچانے کی اشد ضرورت ہے چاہے لڑکا ہو یا لڑکی تعلیم یافتہ ہونا دونوں پر ضروری ہے، اور حضرت قاری چمن رضا غزالی بانی اقراء مدرستہ البنات سرپلو نے اس کمی کو پورا کیا۔

بعدہ ناشر مسلک اہلسنت مفکر اسلام مفتی اعظم نیپال المعروف بہ حضور قاضی نیپال حضرت علامہ و مولانا مفتی محمد عثمان برکاتی مصباحی صاحب قبلہ دام ظلہ علینا بانی و مہتمم دار العلوم فیضان مدینہ جنکپور کا محققانہ ناصحانہ انداز میں قرآن و سنت کی روشنی میں خطاب ہوا اور خلیفہ حضور قاضی نیپال حضرت علامہ مولانا عبد القادر صاحب کا بیان اتحاد اہلسنت پر زبردست ہوا پھر مجاہد دوران حضرت علامہ مولانا الحاج عیسی برکاتی صاحب قبلہ دام ظلہ علینا بانی جامعہ فاطمۃ الزہرا للبنات جنکپور کی رقت انگیز دعاؤں پر کانفرنس اختتام پذیر ہوا۔

اقراء مدرستہ البنات کی بنیاد خلوص وللہیت پر رکھی گئی ہے اس کی واضح مثال یہ ہے اس ادارہ کو قاری چمن رضا غزالی نے اپنے جیب خاص یعنی اپنے خون پسینہ کی کمائی سے حتی کہ اپنی اہلیہ کی زیور فروخت کر کے ادارہ قائم کیا، قوم سے کوئی چندہ نہیں احباب سے کوئی مالی تعاون نہیں بس ایک جذبہ اور اخلاص کے ساتھ آپ اور آپ کی اہلیہ عالمہ فاضلہ رابعہ عثمانی اور آپ کے اسٹاف قاری اصغر علی غزالی سبھوں نے مل کر تعلیمی سلسلہ شروع کیا دیکھتے ہی دیکھتے آج دو ڈھائی سال کی قلیل مدت میں چھ حافظ و قاری بن چکے ہیں، عنقریب پہلی فصل بہار کی صورت میں سرپلو اور اس کے قرب وجوار کے لوگ اپنے ماتھے کی نگاہوں سے دیکھیں گے، ان میں سے پہلے حافظ و قاری عزیزم محمد فائق حسن الغزالی ابن حضرت مولانا نعیم الدین قادری صاحب مجھاو سرہا، یہ حضور قاضی نیپال کے نواسے ہیں، اس نے صرف اور صرف آٹھ ماہ کی مدت میں حفظ قرآن مکمل کیا۔

ایک بات اور بتادوں اقراء مدرستہ البنات سرپلو کو علماء سرپلو کی بھرپور حمایت حاصل ہے خاص طور پر مولانا مفتی محمد زاہد رضا منظری نقشبندی کیونکہ آپ گاہ بگاہ علمی جائزہ لیتے رہتے ہیں اور تربیت بھی کرتے رہتے ہیں

واضح رہے اس پروگرام میں ناشر مسلک اعلیٰ مفکر اسلام المعروف بہ حضور قاضی نیپال علامہ و مولانا مفتی محمد عثمان برکاتی مصباحی قبلہ دام ظلہ العالی محبوب العلماء علامہ و مولانا احمد حسین برکاتی صاحب جنکپور مولانا سلامت حسین رضوی گونرپورہ مولانا صدام حسین امجدی گونرپورہ مولانا طیب علی میکش رضوی، مولانا غلام مرتضیٰ عثمانی جنکپور، مولانا جمال الدین عزیزی مجھاو، مولانا اشرف ضیائی بیرگیا، مولانا اشرف رضا امام وخطیب بلوا، شاعر اسلام امام راہی صاحب، شاعر اسلام بسمل نیپالی، حافظ تبارک حسین غزالی، مولانا مبارک حسین مبارک سرپلو، مولانا غلام یزدانی صاحب مجھاو، مولانا گلاب رضا مصباحی خطیب و امام بھولہی، سابق اوپ پردھان جناب مسلم منصوری، جناب اسرافیل انصاری، جناب محمد صابر حسین، جناب صغیر منصوری کے علاوہ کثیر تعداد میں علما و عوام اہلسنت کی شرکت ہوئی۔

ازابو امجد امجدی، مہوتری، نیپال

نشہ کی حقیقت اور اس کا علاج اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

خامہ بکف: محمد عادل ارریاوی

قارئین کرام: جب انسان اپنی فطری راہوں سے ہٹ کر خواہشات کی بھٹی میں جلنے لگے تب وہ اپنی ہی ذات کے لیے سب سے بڑا خطرہ بن جاتا ہے ایسی ہی ایک مہلک بیماری نشہ خوری کی عادت ہے جو بظاہر وقتی خوشی دیتا ہے حالانکہ یہ خوشی نہیں مگر نشہ خور اس کو خوشی اور سرور تصور کرتے ہیں مگر در حقیقت یہ ایک زہر ہے جو جسم وروح رشتوں سماج اور پوری تہذیب کو اندر ہی اندر کھا جاتا ہے۔

سماجی اثرات خاندانوں کا بکھرنا رشتوں کا ٹوٹنا نشہ صرف ایک فرد کا نہیں بلکہ پورے معاشرے کا ناسور بن جاتا ہے وہ باپ جو کبھی بچوں کا محافظ ہوا کرتا تھا نشے کی گرفت میں آکر خود ان کے لیے خطرہ بن جاتا ہے۔ وہ بیٹا جو ماں کی آنکھوں کا تارا تھا نشے کے دھن کھو جاتا ہے، ایسے میں گھر کا سکون تباہ و تاراج ہو جاتا ہے، رشتوں کی مضبوطی کمزور پڑ جاتی ہے اور معاشرتی زندگی میں گھن لگ جاتا ہے، نشہ کر کے گلیوں میں لڑکھڑاتے ہوئے، پارکوں میں نشے کے عادی اور سڑکوں پر ادھم مچاتے لڑکے ماحول کو خراب کرتے دکھائی دیتے ہیں، اور یہ سب ہمارے سماج کے چہرے پر بدنما داغ بن چکے ہیں۔

اسلام جو فطرت کی آواز ہے نشے کی ہر قسم کو حرام قرار دیتا ہے قرآنِ حکیم میں ارشاد ہوتا ہے اے ایمان والو! شراب جوا اور بت یہ سب شیطانی کام ہیں ان سے بچو تاکہ تم فلاح پاسکو۔

(سورۃ المائدہ:90)

نشہ انسان کو اس کے شعور سے محروم کر دیتا ہے اور اسلام کی بنیاد ہی شعور عقل اور ذمہ داری پر ہے۔

رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا

ہر وہ چیز جو عقل کو زائل کر دے وہ حرام ہے۔

اسلامی تعلیمات میں نشے کو نہ صرف منع کیا گیا ہے بلکہ اسے روحانی و اخلاقی تباہی کی جڑ قرار دیا گیا ہے۔ یہ دین جو پاکیزگی اور طہارت کا علمبردار ہے چاہتا ہے کہ انسان اپنی ذات کی حفاظت کرے نہ کہ اسے شراب و چرس کی دھند میں گم کر دے نشے کا علاج صرف دوا سے نہیں ہوتا بلکہ دعا تربیت اور سہارا بھی اس کے لیے لازم ہے۔ سب سے پہلے معاشرے میں آگاہی ضروری ہے اسکول مساجد اور میڈیا کے ذریعے یہ پیغام عام کیا جائے کہ نشہ فیشن نہیں فنا ہے۔

گھروں میں محبت توجہ اور اعتماد کا ماحول ہو تو نوجوان باہر کے جھوٹے سہاروں کی طرف نہیں جاتے ان کے سوالوں کا جواب دیجیے ان کے دکھ سنئیے ان کے خوابوں کو تسلیم کیجیے۔ پھر دیکھیں وہ نشہ نہیں کریں گے بلکہ علم کردار اور تقویٰ میں نشے کی سی سرشاری تلاش کریں گے۔

قرآن کریم میں سب سے پہلے سورۃ النحل آیت ۶۷ میں شراب اور نشہ کو خراب اور قبیح چیز بتایا گیا۔ دوسرے مرحلے میں سورۃ بقرہ آیت 219 میں شراب و نشہ میں بڑی خرابی (اثم کبیر) کہا اور اس کے نقصانات کو کثرت سے بیان کیا گیا ساتھ ہی ناپسندیدگی کا اظہار کیا فرمایا پوچھتے ہیں شراب اور جوئے کا کیا حکم ہے؟ ان دونوں چیزوں میں بڑی خرابی ہے۔ اگرچہ ان میں لوگوں کے لیے کچھ منافع بھی ہے مگر ان کا گناہ ان کے فائدے سے بہت زیادہ ہے۔ تیسرے مرحلے میں سورۃ النساء آیت 43 میں نشے کی حالت میں نماز نہ پڑھنے کا حکم آیا۔ فرمایا اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب تم نشے کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ شراب نوشی کے مضر اثرات سے واقفیت کراہیت اور نقصانات بتانے کے بعد قرآن نے سورۃ المائدہ، آیت 90 تا 92 میں اسے قطعی طور پر حرام قرار دے دیا فرمایا اے لوگو جو ایمان لائے ہو یہ شراب اور جوا اور یہ آستانے یہ سب گندے شیطانی کام ہیں ان سے پرہیز کرو امید ہے کہ تمہیں فلاح نصیب ہوگی۔ شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ سے تمہارے درمیان عداوت اور بغض ڈال دے اور تمہیں خدا کی یاد سے اور نماز سے روک دے۔ پھر کیا تم ان چیزوں سے باز رہوگے؟ اللہ اور اس کے رسولؐ کی بات مانو اور باز آجاؤ لیکن اگر تم نے حکم عدولی کی تو جان لو کہ ہمارے رسولؐ پر بس صاف صاف حکم پہنچا دینے کی ذمہ داری تھی۔

دوسری جانب اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف شراب کو حرام اور نجس قرار دینے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اس سے کسی بھی نوع کا تعلق رکھنے اور اس کے فروغ واشاعت میں کسی بھی طرح کی شرکت کو قابل لعنت جرم قرار دیا۔

اگرچہ نشے کی تاریکی بہت گہری ہے مگر روشنی کی ایک کرن کافی ہے اندھیرے کو چیر دینے کے لیے ہمیں اپنی ذمے داری کو پہچاننا ہوگا۔ ہر ماں ہر باپ ہر استاد اور ہر فرد کو یہ عہد کرنا ہوگا کہ وہ اپنے حصے کی شمع جلائے گا اسلام کا پیغام واضح ہے تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے فائدے کے لیے پیدا کی گئی ہے

تو آئیں ہم اپنے سماج کو اس لعنت سے پاک کرنے کے لیے آگے بڑھیں کیونکہ نشہ ایک زنجیر ہے اور ہمیں انسان کو آزاد کرنا ہے۔

اللہ ربّ العزت ہم سب کو بری عادتوں سے محفوظ رکھے آمین یارب العالمین۔

8235703061

رحمانی کانفرنس کی تیاری مکمل

کیا ہے کہ آج آتی ہے ہر جا نظر بہار
شام سیہ نے دی ہے برنگے سحر بہار

صوبہ بہار ستامڑھی میں پوکھریرا نامی بستی عرصے سے علم وادب اور فیض وکرم کا گہوارہ رہا ہے یہاں کے افق سے علم و فن کے ستارے تقریبا ہر دور میں طلوع ہوتے رہے ہیں لیکن اس سرزمین کو قابل فخر شہرت جلیل القدر عالم باکمال جامع شریعت و طریقت شیخ الحدیث علامہ مفتی الشاہ سرکار مجبی عبدالرحمن رضی اللہ عنہ پوری زندگی اسلام وسنت کی نشرواشاعت میں گزاری وہ مدرسہ کے عظیم مدرس تھے خانقاہ کے شیخ طریقت تھے اسلام کے بہترین داعی و مبلغ تھے سرکار مجبی رضی اللہ عنہ کا کرم ہے جو ہر وقت ان کے خاندان کے ساتھ رہتا ہے یہ سب اسی کا نتیجہ اور پھل ہے تاریخ اپنے اپ کو دہرا رہی ہے ان کا سینہ علم و فضل شعر و سخن کا گنجینہ ہے میرا دل تو اس استانہ سے بہت متاثر ہے ہی لیکن جو بھی سنتا ہے دیکھتا ہے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا ان شاءاللہ العزیز اس مرتبہ 21,22,23/ اکتوبر 2025 کو بہت ہی تزک و احتشام کے ساتھ رحمانی کانفرنس نعتیہ مشاعرہ منایا ہے۔

محمد الیاس القادری فیضی رحمانی
چندر نگر گاؤں پالیکا 4 پوکھریا سرلاہی نیپال

Published By: Ulama Foundation Nepal, Bhairahwa, Rupandehi Lumbini Pradesh Nepal, Reg: 372860
Email:- weeklynepalurdutimes@gmail.com, Web site: www.nepalurdutimes.com, Contact:- +91 8795979383, +977 9817619786, +9779821442810

ملتِ اسلامیہ اور قیادت کا خلا زوال کی کہانی اور عروج

ابوالعطر محمد عبدالسلام امجدی برکاتی
(تاراپٹی، دھنوشا، نیپال)

خیز و بیدار شو اے غافل دلا
وقتِ فرصت می رود چون آبِ لا

دنیا کی تاریخ گواہ ہے کہ کسی بھی قوم کی زندگی کا اصل سرمایہ اس کی قیادت ہے۔ قیادت کے بغیر قوم ایسا قافلہ ہے جو صحرا میں بھٹک جائے، ایسا جسم ہے جس سے روح نکل گئی ہو، یا ایسی کشتی ہے جس کا ناخدا ڈوب گیا ہو۔ ملتِ اسلامیہ کا حال بھی آج کچھ ایسا ہی ہے۔ تعداد میں کروڑوں ہونے کے باوجود، ہم بکھرے ہوئے ریت کے ذروں کی مانند ہیں کیونکہ ہمارے درمیان وہ ایک نڈر اور بے باک قائد موجود نہیں جو ظلم کی آندھی کے سامنے ڈٹ جائے اور امت کے لیے ڈھال بن سکے۔ یہ قیادت کا فقدان ہی ہے جس نے مسلمانوں کو کمزور کیا، ان کے اتحاد کو پارہ پارہ کیا اور دشمن کو موقع دیا کہ وہ ان پر ہر محاذ پر غالب آسکے۔ نہ ہمارے پاس حقیقی مذہبی قیادت ہے اور نہ سیاسی۔ مذہبی قیادت کا حال یہ ہے کہ اہلِ سنت خانقاہوں اور اداروں میں بٹے ہوئے ہیں، ہر کوئی مرکزیت کا دعویدار ہے اور فتویٰ بازی کی کثرت نے امت کو مزید منتشر کر دیا ہے۔ سیاسی قیادت کا تو اللہ ہی حافظ ہے؛ اکثر مسلم رہنما قومی مفاد کے بجائے ذاتی منفعت اور دوسروں کی خوشامد میں لگے رہتے ہیں۔ اہلِ علم سیاست کو گناہ سمجھتے ہیں اور میدان خالی چھوڑ دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ ملت ایک ایسے خلا میں گرفتار ہے جس نے اس کی طاقت کو زوال میں بدل دیا ہے۔

ماضی کے روشن چراغ:

ہمارا ماضی ایسے روشن چراغوں سے بھرا ہوا ہے جنہوں نے ظلم کے مقابلے میں ڈٹ کر قیادت کا حق ادا کیا۔ مفتیِ اعظم ہند، مجاہدِ ملت، مجاہدِ دوراں اور ان جیسے بے شمار رہنما امت کے ماتھے کا جھومر تھے۔ ان کے عزم و استقلال نے ملت کو جرات دی، غلامی کی زنجیریں توڑیں اور ظالم طاقتوں کے سامنے کلمۂ حق بلند کیا۔ مگر آج ملت انہی چراغوں کو ترس رہی ہے، گویا اندھیروں میں روشنی کی ایک کرن ڈھونڈ رہی ہو۔

قرآن کا رہنما اصول اور طالوت کا واقعہ:

اسلام میں قیادت کا معیار دولت و جاگیر اور مال و زر کی کثرت نہیں بلکہ جسمانی و دماغی صلاحیت اور روحانی و اخلاقی صالحیت ہے۔ قرآن کریم میں حضرت سموئیل نبی علیہ السلام کے زمانے کا واقعہ اس اصول کی بہترین مثال ہے۔ بنی اسرائیل نے جب ایک بادشاہ کی تقرری کا مطالبہ کیا تو اللہ نے طالوت کو چنا، حالانکہ وہ کسی بڑے قبیلے یا مالدار گھرانے سے نہ تھے۔ ان کا انتخاب ان کی صلاحیت، عزم اور استقلال کی بنیاد پر ہوا۔ طالوت نے اپنی قوم کو جالوت کے خلاف جہاد پر ابھارا۔ ابتدا میں کمزور دل افراد نے کہا: "لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ"، مگر باہمت مومنین نے بلند آواز سے اعلان کیا: "كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللهِ"۔ پھر انہوں نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی: "رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ"۔ یہی وہ دعا تھی جس نے کمزور لشکر کو طاقتور فوج پر غالب کر دیا۔ یہ واقعہ قیامت تک آنے والی امتوں کو سبق دیتا ہے کہ قیادت کا حق وہی ادا کر سکتا ہے جو ذاتی مفاد سے بلند، قربانی کے جذبے سے معمور اور اللہ پر توکل کرنے والا ہو۔

عالمی مفکرین اور قیادت کی معنویت:

دنیا کے بڑے مفکرین، فلسفی اور دانشور اس حقیقت پر متفق ہیں کہ قوموں کی زندگی اور موت کا دار و مدار ان کی قیادت پر ہوتا ہے۔ قیادت ہی وہ قوتِ محرکہ ہے جو اقوام کو بلندیوں کی طرف لے جاتی ہے یا زوال کے گڑھے میں دھکیل دیتی ہے۔ تاریخِ انسانی اس امر کی گواہ ہے کہ جب کسی قوم کو بصیرت، اخلاص، اور دوراندیشی رکھنے والی قیادت میسر آئی تو اس نے اندھیروں میں بھی راستے روشن کیے، مگر جب قیادت کمزور، خودغرض اور مصلحت پسند ثابت ہوئی تو وہی قوم اپنی قوت کے باوجود بکھر گئی۔ آسان لفظوں میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ قیادت ہی وہ چراغ ہے جو قوموں کے شعور کو منور کرتا ہے اور جب یہ چراغ بجھ جاتا ہے تو قومیں تاریکی میں بھٹکنے لگتی ہیں۔ قیادت کے موضوع پر دنیا کے بڑے مفکرین اور دانشوروں نے ایسی صداقتیں بیان کی ہیں جو آج بھی ہمارے لیے مشعلِ راہ ہیں۔

شعرا اور قیادت:

شعراء ہمیشہ قوم کے ضمیر کی آواز رہے ہیں۔ جب قیادت کا بحران امت کو اندھیروں میں ڈبو دیتا ہے تو شاعر اپنی صدائے درد سے ملت کو جگاتے ہیں، امید کا دیا جلاتے ہیں اور آنے والے کل کی کرن دکھاتے ہیں۔ ہماری تاریخ میں ایسے نغمہ گر موجود ہیں جنہوں نے ملت کو خوابِ غفلت سے جھنجھوڑنے اور قیادت کی راہ دکھانے میں اپنی شاعری کو چراغِ راہ بنایا۔ حالی و اقبال کو ان کے بہت سے اشعار کی روشنی میں اس باب میں پیش کیا جاسکتا ہے اور یہ ایسی صداقت ہے جسے اہلِ فکر و خرد جھٹلا نہیں سکتے۔

یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ جب ہم شعر و ادب کی قیادت ساز روایت کی بات کرتے ہیں تو اس میں ہر دور کے شاعر شامل نہیں ہو جاتے۔ افسوس کہ آج کے زمانے میں کچھ ایسے شعرا بھی ہیں جنہوں نے شاعری کے تقدس کو کھیل تماشہ بنا دیا ہے۔ وہ محفلوں میں کمر اور سینہ ہلا کر سامعین کو لبھانے کو ہی فن سمجھتے ہیں، رقاصائی کیفیت کے ساتھ محفلوں کے احترام کو پامال کرتے ہیں، اور ان کے اشعار میں نہ کوئی فکری جان ہوتی ہے نہ بیداری کا پیغام۔ لیکن یہ تصویر کا صرف ایک رخ ہے۔ آج بھی ہمارے پاس ایسے سنجیدہ اور فکری شعرا موجود ہیں جن کے کلام میں دلوں کو جھنجھوڑنے والی للکار ہے، قوم کو خوابِ غفلت سے جگانے کی صدا ہے، اور ملت کی بقا و بیداری کا پیغام ہے۔ یہی وہ شعرا ہیں جو حالی و اقبال کی روایت کو آگے بڑھاتے ہیں اور جن کی تحریریں آج بھی قیادت کے خلا کو پر کرنے کے لیے فکری رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔

نیپال کی دینی قیادت کا منظر نامہ:

نیپال کی مذہبی و سماجی فضا پر اگر نگاہ ڈالی جائے تو یہاں بھی ملتِ اسلامیہ کئی حصوں میں منقسم نظر آتی ہے۔ اہلِ سنت و جماعت کے علما و مشائخ اور عوام خود اپنے اندر متعدد گروہوں میں بٹے ہوئے ہیں — ہر حلقہ اپنا الگ نظام رکھتا ہے؛ مفتی الگ، قاضی الگ، ادارۂ شرعیہ الگ۔ حتیٰ کہ صرف دھنوشا اور مہوتری اضلاع کی بات کی جائے تو یہاں تین تین ''قاضی نیپال'' اور ''قاضی القضاۃ'' کے القاب رائج ہیں، جس سے نیچے کے قاضیوں کی کثرت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ صورتِ حال امت کے اتحاد کے لیے لمحۂ فکریہ ہے۔

اگر ہمارے نوجوان علما منصفانہ مزاج اور غیر جانب دار فکر لے کر میدانِ عمل میں اتریں اور گروہی و شخصی وابستگیوں سے بلند ہو کر ملت کے اجتماعی مفاد کے لیے سوچیں، تو نہ صرف اتحاد ممکن ہے بلکہ قیادت کا ایک نیا باب بھی رقم ہو سکتا ہے۔ لیکن افسوس کہ اکثر نوجوان علما بھی اختلافی موشگافیوں، گروہی جھگڑوں اور عقیدتی محاذ آرائیوں میں الجھ کر وہی روش اختیار کر چکے ہیں جس نے بڑوں کو جدا کر دیا تھا — بلکہ بعض تو انہی گروہی محلوں کے مکین بن چکے ہیں، اِلّا ماشاءَ اللہ۔

یہ بات بھی پیشِ نظر رہے کہ یہاں مسلکی وابستگی سے مراد وہ حق پر مبنی وابستگی ہے جو مسلکِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری کی راہِ اعتدال اور کتاب و سنت کی صحیح تعبیر سے جڑی ہوئی ہے۔ اگر تمام اہلِ سنت اپنے قبلۂ فکر و عمل کو اسی مسلکِ اعلیٰ حضرت کے مطابق درست کر لیں اور اسی پر متحد ہو جائیں، تو بہت حد تک اتفاق، اتحاد اور قیادت کی راہیں ہموار ہو سکتی ہیں۔

علما و مشائخ نیپال کو اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہئے کہ اپنی تحریر و تقریر میں توازن اور اعتدال کو شعار بنائیں۔ سلفِ صالحین کے وہ افکار و نظریات جن پر آج بھی بآسانی عمل ممکن ہے، انہیں عام کریں، نہ کہ ان کے مخالف بیانات دے کر علما و عوام میں انتشار پیدا کریں۔ ہر مسئلے کو غیر ضروری طور پر نہ چھیڑیں اور نہ اپنی طرف سے اس پر لیپا پوتی کریں۔ جدید فقہی مسائل میں اختلاف ممکن ہے، مگر اس کے لیے علم و تحقیق کا وافر ذخیرہ اور زمان و مکان کی گہری سمجھ درکار ہے۔ اس لیے ہر مقام پر ''تحقیق'' کے نام پر موشگافی نہ کی جائے اور نہ عوام و علما کو بے جا پیچیدگیوں میں الجھایا جائے۔ یہی طرزِ فکر نیپال کی ملت کو اتحاد و قیادت کی طرف لے جاسکتا ہے۔

لائحۂ عمل — ملت کے احیاء کا راستہ:

۱۔ کردار سازی اور عملی قیادت: قیادت کی بنیاد محض تقریری جوش و خروش پر نہیں بلکہ کردار کی پختگی پر قائم ہوتی ہے۔ ہمارے مدارس، خانقاہیں اور جامعات ایسے افراد تیار کریں جو علم کے ساتھ کردار میں بھی بلند ہوں۔ زبان سے دین کی بات کرنے کے بجائے وہ اپنی عملی زندگی سے دین کی جھلک پیش کریں۔ سچائی، دیانت، اخلاص، قربانی اور خدمت کے وہ اوصاف جنہیں نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ میں پروان چڑھایا، آج کے نوجوانوں میں زندہ کرنا ہی اصل قیادت کی تیاری ہے۔

۲۔ اجتماعی بیداری اور اتحاد: امت کو بیداری کی ضرورت ہے کہ وہ آپسی و گروہی جھگڑوں، لسانی تعصبات اور ذاتی مفادات سے اوپر اٹھ کر ایک امت کے طور پر سوچے۔ قیادت کے بحران کا سب سے بڑا سبب یہی ہے کہ ہم منتشر ہیں۔ اگر ہر خطیب، ہر امام، ہر دانشور اور ہر ادارہ یہ عہد کر لے کہ وہ دوسروں کے مقابلے میں نہیں بلکہ امت کے حق میں کھڑا ہو گا، تو اتحاد کی فضا پیدا ہو گی۔ اتحاد کے بغیر قیادت کا خواب ادھورا ہے۔ قرآن نے بھی فرمایا: ''وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا'' (سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ نہ ڈالو)۔

۳۔ علم و تربیت کا احیاء: ملت کو ایسے اداروں کی ضرورت ہے جو صرف ڈگریاں نہ بانٹیں بلکہ کردار تراشیں۔ جہاں دینی اور عصری علوم ایک دوسرے کے معاون ہوں، جہاں تعلیم کے ساتھ تربیت کا نظام بھی مضبوط ہو۔ قیادت علم سے جنم لیتی ہے، مگر وہ علم جو حکمت اور بصیرت سے معمور ہو۔ اگر ہمارے نوجوان صرف ملازمت کی نیت سے پڑھتے رہیں گے اور کردار و بصیرت سے خالی ہوں گے تو قیادت کبھی جنم نہ لے گی۔ اس کے لیے نصاب، اساتذہ اور تعلیمی اداروں کو نئے سرے سے اس سوچ پر استوار کرنا ہو گا کہ وہ صرف عالم یا پروفیشنل نہ بنائیں بلکہ قائد بھی پیدا کریں۔

۴۔ اہلِ خانقاہ کا مثبت کردار: اہلِ خانقاہ کا فریضہ صرف چلہ کشی اور ذکر و اذکار اور اعراس و تقریبات چادر و گاگر تک محدود نہیں رہنا چاہیے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ خانقاہیں کبھی روحانی فیضان کے ساتھ ساتھ علمی و عملی قیادت کا گہوارہ بھی رہی ہیں۔ حضرت خواجہ غریب نواز، حضرت نظام الدین اولیاء اور دیگر اکابرین نے خانقاہ کو سماجی خدمت، تعلیم و تربیت اور امت کی اصلاح کا مرکز بنایا۔ آج بھی اگر خانقاہیں مرکزیت کے دعووں، فتویٰ بازی اور رسومات بیجا کی نذر ہونے کے بجائے امت کے اتحاد، اصلاحِ معاشرہ اور قیادت سازی کا فریضہ انجام دیں، تو قیادت کے خلا کو پر کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔

۵۔ خودی اور اعتماد کی بحالی: ملت کا سب سے بڑا بحران یہ ہے کہ اس نے اپنی طاقت کو بھلا دیا ہے۔ وہ اپنے ہی ماضی پر شرمندہ اور دوسروں کے سہارے پر مطمئن ہے۔ اقبال نے اسی کیفیت کے علاج کے لیے "خودی" کا پیغام دیا تھا۔ جب تک مسلمان اپنی عزت و وقار کے احساس سے خالی رہیں گے، ان پر قیادت مسلط کی جاتی رہے گی۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہر فرد اپنی انفرادی خودی کو پہچانے اور پھر اجتماعی خودی کی تعمیر کرے۔ خوداعتمادی کے بغیر کوئی قیادت کامیاب نہیں ہو سکتی۔

۶۔ قربانی اور ایثار کی روش:

قیادت محض اقتدار یا شہرت کا نام نہیں، بلکہ ایک عظیم امتحان اور مسلسل قربانی کا مطالبہ کرتی ہے۔ سچی قیادت ہمیشہ ایثار، خلوص اور خدمت کے جذبے سے جنم لیتی ہے۔ جس کے دل میں اپنی قوم کے لیے درد نہ ہو، جو اپنے آرام، مال اور مفاد کو امت کی ضرورت پر قربان نہ کرے، وہ قیادت کا اہل نہیں ہو سکتا۔ تاریخ اس حقیقت پر گواہ ہے کہ قیادت ہمیشہ قربانی کی کوکھ سے پیدا ہوئی ہے۔ جنہوں نے اپنی خواہشات کو امت کے مفاد پر قربان کیا، اللہ نے انہیں عزت و بقا عطا کی۔ یہی وہ جوہر ہے جس نے صحابۂ کرام کو دنیا کی کامیاب ترین جماعت بنا دیا۔ انہوں نے قیادت کو غنیمت نہیں بلکہ امانت سمجھا؛ اقتدار کو تسلط نہیں بلکہ خدمت کا وسیلہ بنایا۔

۷۔ جدید ذرائع اور میڈیا کا استعمال:

یہ دور ابلاغ کا ہے، جہاں میڈیا ہی قوموں کے بیانیے کو طے کرتا ہے۔ اگر قیادت جدید ذرائع ابلاغ سے محروم رہے تو اس کی آواز کبھی عوام تک نہیں پہنچ سکتی۔ اس لیے ملت کو میڈیا کے میدان میں اپنے باصلاحیت افراد کو آگے لانا ہو گا، تاکہ سچائی کا پیغام دنیا تک پہنچے اور امت کے مسائل دنیا کے سامنے مؤثر انداز میں رکھے جا سکیں۔

امید کی کرن:

ملتِ اسلامیہ آج قیادت کے شدید بحران اور فکری انتشار سے دوچار ہے۔ ہر سمت بے سمتی اور بداعتمادی کے بادل چھائے ہوئے ہیں۔ مگر یہ محرومی دائمی نہیں، یہ صرف ایک آزمائش ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی امت نے اپنے اندر خلوص کو زندہ کیا، قربانی کو شعار بنایا اور اپنی صفوں کو متحد کیا، اللہ نے اسے پھر سے قیادت اور سیادت کے منصب پر فائز کیا۔ بس ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے قلوب کو تقویٰ سے آراستہ کریں، اپنے کردار کو قرآن و سنت کی روشنی میں بلند کریں، خانقاہوں اور مدارس کو حقیقی معنوں میں تربیتِ روح و عقل اور اصلاحِ کردار کا مرکز بنائیں اور اپنی خودی کو اس درجے پر پہنچائیں کہ ہم ذاتی منفعت پر قومی مفاد کو ترجیح دیں۔ جب یہ تبدیلی آئے گی تو امت کو وہ قائدین نصیب ہوں گے جن میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جرات، نبی آخر الزماں کی بصیرت، فاروقی عدل، عثمانی حیا اور صدیقی اخلاص کی خوشبو ہو گی۔ ایسے قائد جو نہ صرف امت کے زخموں پر مرہم رکھیں گے بلکہ اسے ایک بار پھر دنیا کی قیادت کے مقام تک پہنچائیں گے۔ اقبال کہتے ہیں

نہیں ہے ناامید اقبال اپنی کشتِ ویراں سے
ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

ایسا ہرگز نہیں کہ ہماری ملت میں ایسے رجالِ کار مفقود ہوں جن کے اندر قیادت کا وصف اور قوم و ملت کی باگ ڈور سنبھالنے کی صلاحیت نہ ہو۔ نہیں، بلکہ ہمارے پاس ایسے گوہرِ نایاب موجود ہیں جو اخلاص و وفا کے چراغ ہیں، جن کی فکری رفعت اور عملی بصیرت ملت کے سفینۂ حیات کو بھنور سے نکال کر منزلِ مقصود تک پہنچا سکتی ہے۔ ایسے افراد جن کی قیادت کو تسلیم کر لیا جائے تو ہماری منتشر قوم پھر سے صف بستہ ہو کر ایک جھنڈے تلے آ سکتی ہے؛ ہمیں نہ صرف چلنے کا سلیقہ مل سکتا ہے بلکہ دنیا کی دیگر قوموں کے سامنے ہم سر اٹھا کر، سینہ تان کر اور آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنے کا حوصلہ بھی پیدا کر سکتے ہیں۔

اصل مسئلہ یہ نہیں کہ قیادت کے اہل موجود نہیں، بلکہ اصل المیہ یہ ہے کہ ہم میں قیادت کو تسلیم کرنے کا ظرف ناپید ہے۔ ہماری نگاہوں پر تعصب کی عینک چڑھی ہوئی ہے، دلوں میں کینہ و حسد کے کانٹے چبھ رہے ہیں اور خانقاہی و گروہی تقسیم نے ہمیں اندر ہی اندر کھوکھلا کر دیا ہے۔ اگر ہم تعصب کی اس چادر خاردار کو چاک کر ڈالیں، دلوں کی کدورتوں کو محبت و اخوت کی خوشبو سے دھو ڈالیں اور باہمی ایثار و اتحاد کی دولت کو اپنا سرمایہ بنا لیں تو یقین جانیے کہ یہی ملت، جو آج منتشر اور پژمردہ نظر آتی ہے، کل پھر سے قیادت و سیادت کے تاج کی حقدار بن سکتی ہے۔

ملت کے یہ سپوت آج بھی موجود ہیں، مگر ان کی آواز صدا بہ صحرا بن کر رہ جاتی ہے، کیونکہ ہمارے دل قیادت کے انوار کو قبول کرنے کے لیے کشادگی نہیں رکھتے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے اندر وسعتِ قلب پیدا کریں، اختلافات کو پسِ پشت ڈال کر ملت کی اجتماعیت کے لیے سینے کھول دیں اور اپنے ان ہیرے نما افراد کو آگے بڑھنے کا موقع دیں، تاکہ وہ ہماری تاریخ کے دھندلے اور پژمردہ اوراق پر پھر سے عزیمت و سربلندی کی روشن تحریریں ثبت کر سکیں۔

اے ربِ کائنات! ہماری ملت پر اپنی رحمتوں کی بارش فرما، ہمارے دلوں سے کینہ و حسد کو مٹا دے، ہمیں اخلاص و اتحاد کی دولت سے نواز۔ اے اللہ! ہمیں اپنے دین کا سچا خادم، اپنی امت کا وفادار اور اپنی قیادت کا فرمانبردار بنا دے۔ آمین یا رب العالمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

خصوصی ضمیمہ
بموقع عرس نظامی

ملت فروش مولوی کا بائیکاٹ کب ہو گا؟

از قلم: محمد بلال برکاتی نیپالی

موجودہ دور بہت ہی پر فتن، دولت پرست، مطلب پرست ہے، عوام ہو یا مولانا یا مولانا نما، جسے دیکھئے ہر کوئی اپنے مطلب کی بات کرتا ہے، قوم کی صحیح رہنمائی نہیں ہو پا رہی ہے، سب اپنے پیروں کی پیر پرستی میں مشغول ہیں، قوم کو لوٹ کر گمراہ کرنے کی ناپاک کوشش کی جا رہی ہے، قوم اندھیرے میں بھٹک رہی ہے کوئی اس کا پرسان حال نہیں ہے بس سب کو اپنی پڑی ہے۔

بہت عالم نما شخص قوم مسلم کی دلالی میں لگے ہوئے ہیں آخر کب ہمارے علما کو عقل آئے گی؟ اور کب ان سب کا بائیکاٹ کیا جائے گا، آخر کب قوم کی صحیح رہنمائی کی جائے گی۔ ابھی حال ہی میں بہار کے الیکشن کے معاملے میں ایک دین فروش مولوی قوم کو مسلم مخالف پارٹی کے ساتھ سودا کر رہا ہے، اس کا بائیکاٹ کون کرے گا، یہ تو اسٹیج کا غازی ملت ہے، اور اسٹیج کے نیچے ضمیر فروش ملت فروش ہے، ایسے ہی علماء کو علماء سوء کہتے ہیں، اپنی کرسی اور اپنی مفاد کے لئے پوری قوم کا سودا کرنے والا سوداگر، پہلے دین بیچنے کا کام کرتا تھا ایک پروگرام کا پچاس ہزار، اس سے پیٹ نہیں بھرا تو سیاست میں آیا اور مسلمانوں کے جذبات سے کھیل کر اپنے ہی مسلمان بھائیوں کا سودا کرنے لگا، اور مسلم قوم اس قدر عقل و شعور سے عاری ہے کہ ایسے مولیوں کی باتوں میں آجاتے ہیں۔ خیر عوام تو عوام ہوتی ہے اس بیچارے عوام کا کیا قصور انہیں یہ علماء جدھر موڑ دیں عوام ادھر ہی ہے، عوام سے بول دے کہ فلاں کافر ہے اس کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا نہیں تو عوام اسے فرمان الٰہی سمجھ کر ایک مسلمان کو کافر سمجھنے لگتی ہے اس کا بائیکاٹ کر دیتی ہے عوام کو کیا پتہ کہ مولوی جو بولا ہے وہ سہی بھی ہے یا نہیں۔

ایسے ہی قوم کے بارے میں احبار و رہبان والی آیت کے تحت اللہ کے رسول نے فرمایا تھا کہ پچھلی قومیں اپنے رہنماؤں ہیروں یعنی احبار و رہبان کو اپنا خدا بنا لیا تھا، تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم تو اسے خدا نہیں سمجھتے تھے اور نہ اس کی عبادت کرتے تھے، تو آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ کیا تم اپنے احبار و رہبان کی حلال کردہ چیز کو حلال اور حرام کردہ چیز کو حرام نہیں سمجھتے تھے صحابہ نے فرمایا ہاں یا رسول اللہ ایسا ہی ہے، تو آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ یہی تو انہیں رب بنانا ہے کہ تم خود نہیں سوچتے اور جو اس نے کہہ دیا اسی پر ایمان لے آتے تھے۔

موجودہ دور میں کیا ایسا نہیں ہے؟ کیا ہماری عوام کا حال اس سے بھی برا نہیں ہے؟ بلکہ ہمارے عالموں کا حال ایسا ہی ہے خود عالم ہونے کے باوجود نہ سوچنے کی صلاحیت اور نہ سمجھنے کی صلاحیت ہے پیر صاحب نے جو فرمان جاری کر دیا بس آنکھ بند، چاہے اس کا وجود کہیں ہو یا نہ ہو، کیونکہ ہمیں پڑھایا گیا ہے کہ اگر پیر صاحب کہہ دے کہ شراب میں جائے نماز بھگا کر اس پر نماز پڑھو تو مرید کو یہ حق نہیں بنتا کہ اعتراض کرے، بلکہ اگر پیر کہہ رہا ہے تو پیر کے حکم پر عمل کرے، ہمیں یہ پڑھایا بتایا گیا ہے۔

آج کل مدرسوں سے نکلے ہوئے علماء پڑھ کر کم اور اپنے پیروں کی زبانی بات سن کر زیادہ عالم بنے ہوتے ہیں، اس لئے جب ان سے کسی بات کی دلیل مانگو تو آئیں بائیں شائیں کرنے لگتے ہیں۔ اور آج کل کے اکثر مفتیان کرام کسی بھی مسئلے کا جواب دینے کے لئے اپنے پیر سے آگے سوچنا اور بڑھنا اپنے پیر کی توہین سمجھتے ہیں اور اس توہین کو کفر اور پھر اس مسئلے کو نہ ماننے والے کو کافر سمجھتے ہیں، الامان الحفیظ، اللہ ہمارے حال زار پر رحم فرمائے آمین۔

اور علمائے حق کو ملت فروش ضمیر فروش مولویوں خود بھی بچنے اور قوم کو بچانے کی بچنے کی توفیق بخشے۔ اب وقت آگیا ہے کہ علمائے حق فیصلہ لیں کہ وہ علمائے حق کی فہرست میں رہنا پسند کریں گے یا صوم سکوت رکھ کر علمائے شر کی معاونت کر کے انہیں کی فہرست میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ از قلم: محمد بلال برکاتی نیپالی

Published By: Ulama Foundation Nepal, Bhairahwa, Rupandehi Lumbini Pradesh Nepal, Reg: 372860
Email:- weeklynepalurdutimes@gmail.com, Web site: www.nepalurdutimes.com, Contact:- +91 8795979383, +977 9817619786, +9779821442810

انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر

خلاصہ و تجزیہ از کتاب: ماذا خسر العالم بانحطاط المسلمین —— مصنف: مولانا ابوالحسن علی

ابو خالد قاسمی

زمانہ خود بھی بدلتا ہے، قافلے بھی بدلتے ہیں
مگر وہی کامیاب ہے جو منزلوں پہ قائم ہے
یہ خاکی پیکرِ انسان کبھی انجم، کبھی غبار
کبھی تختِ سلیماں، کبھی زنداں کی دیوار
جہاں میں اہلِ ایماں صورتِ خورشید جیتے ہیں
ادھر ڈوبے، ادھر نکلے، اُدھر ڈوبے، اِدھر نکلے
تھے جو رہبر کبھی، اب راہ کے مسافر ہیں
کبھی دنیا پہ غالب، کبھی خود کے اندر حائل ہیں

تغیرِ دنیا اور قانونِ الٰہی

دنیا تغیر و تبدل کی آماجگاہ ہے۔ وقت کا پہیہ ہر لمحہ گردش میں ہے،
سلطنتیں بنتی اور بگڑتی ہیں، قومیں ابھرتی اور مٹتی ہیں،
تہذیبیں طلوع ہوتی ہیں اور غروب ہو جاتی ہیں۔
لیکن اس ساری تبدیلی کے بیچ ایک ابدی حقیقت ہمیشہ قائم رہتی ہے: إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ۔ (الرعد: 11)

اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت کو نہ بدلیں۔

مولانا ابوالحسن علی ندویؒ کی شہرۂ آفاق تصنیف "ماذا خسر العالم بانحطاط المسلمین"
اسی الٰہی اصول کی عظیم تفسیر ہے، کہ دنیا کی تاریخ دراصل اسلام کے عروج و زوال کی کہانی ہے۔ جب مسلمان بامقصد، عادل اور خداپرست رہے تو دنیا امن و انصاف کا گہوارہ بنی، اور جب وہ خود زوال کا شکار ہوئے تو انسانیت پر ظلمتوں کا پردہ چھا گیا۔

قبلِ اسلام: ظلمتوں کا دور بعثتِ نبوی ﷺ سے قبل انسانیت اخلاقی، فکری اور روحانی موت مر چکی تھی۔ دنیا کی بڑی قومیں —— روم و فارس —— مادی عیش و عشرت، شراب و شباب، اور جاہ و جلال کے نشے میں مدہوش تھیں۔ طاقت ہی قانون تھی، عدل و انصاف صرف کمزور کے لیے عذاب۔

جہاں علم تھا وہاں ایمان نہ تھا، جہاں عبادت تھی وہاں انسانیت سے گریز اور دنیا سے فرار۔ عرب کی سرزمین پر تو ظلمت کی راتیں اور بھی گہری تھیں: بت پرستی، قبائلی خون ریزی، شراب و زنا، عورتوں پر ظلم، اور بے انتہا عصبیت و جاہ پرستی۔

عورت کو وراثت نہیں، بلکہ زندگی کا حق تک حاصل نہ تھا۔ قتل و غارت معمول، اور جہالت فخر سمجھی جاتی تھی۔ دِیپ بجھ چکے تھے ضمیر کے،

ہر سمت اندھیرا چھا گیا تھا۔ انسان، انسان کے لیے درندہ بن چکا تھا۔ دنیا کے فکری افق پر نورِ ہدایت کا کوئی چراغ باقی نہ رہا تھا۔

بعثتِ نبوی ﷺ اور انسانیت کی تجدید

ایسے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں نورِ نبوت ﷺ طلوع ہوا۔ آپ ﷺ کی بعثت نے انسانیت کو نئی زندگی، نیا شعور، نیا ضمیر عطا کیا۔ جہالت کے صحرا میں علم کے چشمے پھوٹے،

ظلمتوں میں عدل و رحمت کے چراغ روشن ہوئے۔ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ (الأنبياء: 107) ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ رسولِ اکرم ﷺ نے ان وحشی صحرانشینوں کو انسانیت کا درجہ دیا، اخلاقِ حسنہ سکھائے، اور ظالم سے کہا کہ ظلم سے رک جا، مظلوم سے کہا کہ صبر کے ساتھ حق کا علم بلند رکھ۔

انصر أخاك ظالماً أو مظلوماً۔ کا مفہوم بدل گیا——
اب ظالم کی مدد یہ نہ رہی کہ اس کے ظلم میں شریک ہو، بلکہ یہ کہ اسے ظلم سے باز رکھا جائے۔ یوں عدل، مساوات، رحمت اور علم کی بنیاد پر ایک نئی دنیا قائم ہوئی۔ اسلام نے بتایا کہ دین صرف عبادت نہیں، بلکہ زندگی کا مکمل نظام ہے، جو روحانی بھی ہے، اخلاقی بھی، سماجی بھی، سیاسی بھی۔

اسلامی عروج عدل و علم کا دور۔

اسلامی انقلاب نے دنیا کو وہ سبق دیا، جو نہ یونان کے فلسفہ میں تھا نہ روم کے قانون میں۔ اس نے بتایا کہ انسان کی عزت اس کے رنگ، نسل یا مال میں نہیں بلکہ تقویٰ اور کردار میں ہے۔

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ (الحجرات: 13)

خلافتِ راشدہ کے دور میں

عدل و انصاف کا وہ منظر دنیا نے دیکھا، جو انسانی تاریخ میں بے نظیر ہے۔ خلیفہ وقت عام سپاہی کی طرح عدالت میں کھڑا ہوتا، اور بیت المال کو اپنی ذاتی جاگیر نہیں سمجھتا تھا۔ عمرؓ چراغ گل کرتے تھے جب کام ذاتی ہوتا، وہی چراغ جلتا جب امت کی بات آتی۔

مسلمان جہاں گئے، وہاں علم کے چراغ جلائے، ہسپتال، مدارس، کتب خانے اور انصاف گاہیں قائم کیں۔ قرطبہ، بغداد، دمشق، قاہرہ اور سمرقند، دنیا کے علم و تمدن کے مرکز بن گئے۔

یورپ نے علم کی جو روشنی پائی، وہ انہی چراغوں سے لی۔

اسلامی عروج دراصل انسانی عروج تھا —— کیونکہ اس نے غلاموں کو آزادی، عورتوں کو عزت، اور انسانوں کو روحانی وقار عطا کیا۔

نہ تاج میں نہ حکومت میں لطفِ زندگی ہے، مزہ تو
اُس میں ہے جب دل کسی کے درد کا مرہم بنے۔

مسلمانوں کا زوال روحانی انحطاط

مگر جب امت نے روح کے بجائے جسم، ایمان کے بجائے دولت، علم کے بجائے جاہ کو اپنایا، تو زوال شروع ہو گیا۔

خلافتیں رہیں مگر روحِ ایمانی ختم ہو گئی۔ علم باقی رہا مگر اخلاصِ نیت جاتا رہا۔ دین باقی رہا مگر عمل کا جوش ماند پڑ گیا۔

دل مردہ نہیں ہے تو زرا شورِ قیامت سے لگا
کہ ہر ذرّہ کہہ رہا ہے، ہم ہیں مسلمان ابھی!
(اقبال)

مولانا ندویؒ نے لکھا:

دنیا کا سب سے بڑا خسارہ مسلمانوں کی سلطنتوں کا ختم ہونا نہیں، بلکہ ایمان و اخلاق کے زوال کا ہے۔ جب مسلمانوں کے دلوں سے خدا کی یاد مٹ گئی، تو دنیا سے عدل، رحم اور انصاف اٹھ گیا۔ مغرب نے مسلمانوں کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھایا علم، معیشت اور سیاست سب پر قبضہ کر لیا، اور امتِ مسلمہ کو فکری غلامی میں مبتلا کر دیا۔

مسلمان اپنی تہذیب پر شرمندہ، اور مغربی طرزِ زندگی پر فخر کرنے لگے۔

موجودہ دور کا المیہ

آج وہی عالمِ عرب جو کبھی وحی کا مرکز تھا، تہذیبی نقالی کا شکار ہے۔

مسجدیں ویران، بازار پر رونق، تعلیم ہے مگر مقصد نہیں، دولت ہے مگر خدمت نہیں۔ اُن کے چراغوں میں روغن نہیں رہا، دلوں میں حرارتِ ایمانی بجھ گئی ہے۔

ہم نے فکری خود مختاری کھو دی، روحانی غیرت گنوادی، اور ایمان کی حرارت کو دنیاوی سہولتوں میں دفن کر دیا۔ ضرورتِ احیائے امت اب وقت ہے کہ امتِ مسلمہ پھر اپنی اصل کی طرف لوٹے۔ دنیا کی قیادت دولت یا طاقت سے نہیں، بلکہ کردار، علم اور ایمان سے حاصل ہوتی ہے۔

امت کو چاہیے کہ وہ قرآن و سنت کی روشنی میں اپنی تہذیب، تعلیم، معیشت، سیاست —— ہر شعبہ کو ایمان کے سانچے میں ڈھالے۔

اُٹھ کہ اب بزمِ جہاں کا اور ہی انداز ہے
مشرق و مغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے!"
(اقبال) ہمیں پھر وہی جذبہ پیدا کرنا ہوگا، جو صحابہؓ و تابعین کے دور میں تھا—— جہاں زندگی کا مقصد اللہ کی رضا، حکومت خدمتِ خلق، اور علم عبادت تھا۔ اگر امت نے دوبارہ ایمان کو حرارت، علم کو مقصد، اور عمل کو عبادت بنا لیا تو وہی انقلاب جو غارِ حراء سے اٹھا تھا، پھر سے ظلمتوں کو مٹا سکتا ہے۔

ایڈیٹر روحانی سائنس کا روحانی کالم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
استاذ محترم جناب ڈاکٹر محمد عارف
صاحب قبلہ

اماوس کی کالی راتوں میں جادو، ٹوٹکے راستوں پر پھینک کر تنتر منتر ہانڈی اڑانا سڑ بھنگ موٹھ کرنی گڈا مسان کیا جاتا ہے۔ اس کیلیے آپ دیوالی کی رات جادو سے بچنے کیلئے کسی بھی مزار بر رات گذارنے کے لیے کہتے ہیں۔ آپ مدینہ منورہ میں چلے گے ہیں۔ اس وقت ہم کیا کریں کوئی عمل وغیرہ بتادیں۔
آپ کا شاگرد
عبدالوکیل گلبرگہ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ مایوس نہ ہوں، امت مسلمہ کے لیے ادارہ روحانی سائنس نے ہر کسی کے روحانی اور خاص کر کالی رات کو دیو۔۔ وغیرہ کے لیے تیار کیا ہے اس کو بڑی محنت سے تیار کیا گیا ہے اور اس کے بے شمار فوائد ہیں۔ جادو ٹونا، نظر، حسد کالی راتوں کے عمل، دیوالی سے ایک مہینہ پہلے اور ایک مہینہ بعد تک جادو چلتے ہیں۔ 40 دن اول اور 40 دن بعد، کمزور کالی راتوں میں یہ عمل کیا جاتا ہے جس سے لوگ تباہ و برباد ہو جاتے ہیں پرانے جادو پھر سے زندہ ہو جاتے ہیں ان کا جادو پھر سے تازہ ہو کے بدن میں روانی کرتا ہے۔ دیوالی کے نزدیک جادو کا پھر سے حملہ ہو جاتا ہے اس لیے اب یہ کام کر رہا ہوں ایسے کیس کے لیے کہ آب شفاء روحانیت کو تیار کیا گیا ہے۔ اکثر میرا سفر پوری دنیا میں ہوتا ہے اس کے لیے ایمازون کی خدمات حاصل کی گئی ہے آپ کو عرق شفاء ایمازون سے مل جائے گی۔ عوام الناس کو اس کی ضرورت ہے جو بھی اسے استعمال کرے گا وہ کھلایا پلایا وغیرہ سے بچ جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس کو شفا عطا کرے اور کسی درگاہ پہ جا نہیں سکتا تو سورہ عبس پڑھے اور جس کو قرآن شریف پڑھنا نہیں آتا ہو وہ درود تاج پڑھے اور صدقہ دیا کرے، گھر سے باہر نہ نکلے، راستے پہ کوئی بھی چیز نظر آئے تو اسے نہ پھلانگے اور نہ اس کو لات مارے، اور وہاں سے آیت الکرسی پڑھتے ہوئے جائے، گھر میں آ کر نمک کے پانی سے نہا لیں اور دھوئیں سے بھی بچیں اس بھی جادو ہوتا ہے دھوئیں سے آتش بازی سے شیاطین خوش ہوتے ہیں آتش بازی سے بچیں کثافت ان کی غذا ہے۔ کثافت پیدا کی جاتی ہے تاکہ شیاطین دھوئیں سے طاقت پائیں، اسی لیے بخور وغیرہ جلایا جاتا ہے تو جو بخور کی دھونی دے گا اس سے بد نظر جنات جادو کے جو اثرات ہوتے ہیں وہ دور ہوتے ہیں۔ کالی طاقت سے چھٹکارہ ملے گا جس شخص کے اوپر کالا سفلی علم ہے اس کو ختم کر دیتا ہے۔ اور سب سے بڑی بات نظر، حسد کے لیے اکثیر کا درجہ رکھتی ہے گھر میں چھڑک سکتے ہیں چہرے پر بد نظر کے لیے لگا سکتے ہیں شوہر کو جادو سے باندھ دیا گیا ہے یا کوئی میاں بیوی پر جادو کر دیا ہے کوئی گندی چیز کھلا دیا ہے یا بچے کو نظر لگتی ہے۔ آپ کی اولاد، شوہر، بھائی، بری صحبت میں پڑا ہوا ہے ان کو بھی آپ پلا سکتے ہیں اور ان کے لیے یہ اکثیر کا درجہ رکھتی ہے جو بھی عرق شفاء لے گا ان شاء اللہ اس کو ادارہ کی طرف سے تعویذ بھیج دیا جائے گا۔ آرڈر کریں

درج ذیل علامات میں سے کوئی ایک علامت اگر کسی شخص یا گھر کے اندر پائی جاتی ہو تو اسے تصدیق کرا لینی چاہیے جبکہ کچھ علامات تو بجائے خود جادو کی تصدیق کرتی ہیں۔ ایسی علامات کی موجودگی میں فوری علاج ضروری ہے بصورتِ دیگر غلط نتائج مرتب ہو سکتے ہیں۔ جادو کی علامات دو طرح کی ہیں: حالتِ نیند کی علامات حالتِ بیداری اور دورانِ دم ظاہر ہونے والی علامات

حالتِ نیند کی علامات

1. بے خوابی: انسان کافی دیر تک بالکل سونہ سکے۔
2. قلق و ملال: کثرتِ بیداری کی وجہ سے طبیعت میں اکتاہٹ اور گھبراہٹ وغیرہ رہے۔
3. گھٹن: خواب میں ایسا منظر دیکھنا کہ کوئی گلا دبا رہا ہے، کوئی پیچھے لگا ہوا ہے یا سینے کے اوپر دباؤ کی کیفیت ہے اور چاہتے ہوئے بھی کسی کو مدد کے لیے نہیں بلا پاتا۔
4. ڈراؤنے خواب: مثلاً خواب میں دیکھے کہ کوئی مجھے قتل کر رہا ہے، کنویں میں گر رہا ہے، چھت اور بلندی سے پھینک رہا ہے یا گر رہا ہے۔
5. خواب میں سانپ، کتے، بلی، بھینس جیسے جانور وغیرہ دیکھے۔
6. نیند کے دوران دانت پیسنا5
7. نیند کے دوران ہنسنا یا کلام کرنا حالتِ بیداری اور دوران دم ظاہر ہونے والی علامات

1. ذکرِ الٰہی: نماز، اطاعتِ الٰہی کے کاموں میں رکاوٹ ہونا
2. اذان یا تلاوت قرآن اور مسنون اذکار سن کر بے چین ہونا
3. نصابی و غیر نصابی کتب، بالخصوص قرآنِ مجید پڑھتے ہوئے سر درد، گھبراہٹ اور بے چینی کا محسوس ہونا اور بار بار امتحان میں فیل ہونا۔
4. دائمی سر درد ہونا
5. کسی عضو میں ایسا درد ہو کہ طب انسانی اس کے علاج سے عاجز آ چکی ہو۔
6. سوچ و بچار میں ذہنی انتشار کا شکار ہونا
7. ہر وقت سستی و کاہلی کا شکار ہونا
8. پریشان خیالی، حواس باختگی اور شدید نسیان کا شکار ہونا
9. سینے میں شدید گھٹن کا احساس، کبھی کبھی معدے، کمر، اور کندھوں میں شدید درد کا ہونا
10. مختلف اوقات میں دورے پڑنا اور پاگلوں جیسی کیفیت طاری ہونا
11. کسی خاص جگہ مثلاً گھر یا دفتر میں بے چینی و گھبراہٹ محسوس کرنا
12. کپڑے کٹ جانا، جسم پر نشانات، نیل پڑ جانا یا بلیڈ وغیرہ سے زخم لگ جانا
13. خون اور پانی کے چھینٹے پڑنا
14. گھر میں تعویذ، انڈے، سوئیاں، کیل، دالیں، مختلف پرندوں، جانوروں کا گوشت، جانوروں کی سری (اکیلا سر، بغیر جسم کے) وغیرہ کا آنا
15. جاگتے ہوئے کسی کی موجودگی کا احساس ہونا 16. جاگتے، سوتے ڈراونی آوازیں سنائی دینا
17. اندھیرے میں بہت زیادہ خوف محسوس کرنا
18. کثرتِ وساوس اور شکوک و شبہات میں مبتلا ہونا
19. بیوی کو خاوند اور خاوند کو بیوی بدصورت لگنے لگے جب کہ وہ دونوں خوبصورت ہوں
20. اچانک بیوی یا دیگر افراد کے ساتھ نفرت یا محبت میں حد سے بڑھ جانا6
21. خلوت پسندی اور خاموشی کو ترجیح دینا اور محفلوں سے ہمیشہ دور رہنا
22. ساکن چیز کو متحرک اور متحرک چیز کو ساکن دیکھنا
23. بے تکی باتیں کرنا، ٹکٹکی باندھ کر ٹیڑھی نگاہ سے دیکھنا
24. کسی بھی کام کو مستقل بنیادوں پر نہ کر سکنا
25. عضوی مرگی کا ہونا

انتباہ: یاد رہے کہ یہ علامات زیادہ تر جادو و آسیب زدہ مریض میں پائی جاتی ہیں اور بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ مذکورہ بالا علامات میں سے بظاہر کوئی علامت بھی محسوس نہیں ہوتی، جب کہ حقیقت میں انسان ان میں سے کسی نہ کسی سے ضرور متاثر ہوتا ہے۔ لیکن یہ بات اس وقت زیادہ خطرناک ہو جاتی ہے جب انسان اس طرح سحر زدہ بھی ہو اور وہ اسے تسلیم بھی نہ کرے اور محسوس بھی نہ کرے۔ لہٰذا ایسی صورت میں انسان فوراً قرآنِ مجید کی تلاوت اور مسنون اذکار کی پابندی کرے اور کسی صحیح العقیدہ معالج سے مشورہ بھی کرے۔

جادو اور جنات کے اثرات

جادو، جنات کے اثرات چار طرح کے ہیں:

1. کلی اثر: یعنی جادو پورے جسم پر حاوی ہو اور اس کی وجہ سے جسمانی کھچاؤ اور تناؤ پیدا ہو جائے۔
2. جزوی اثر: جادو کا اثر جسم کے کسی عضو پر ہو۔ مثلاً سر، کلائی، ٹانگوں وغیرہ پر۔
3. دائمی اثر: جادو کا اثر جسم پر عرصہ دراز تک رہے۔
4. عارضی اثر: جادو چند منٹوں سے زیادہ اثر نہ رکھے، مثلاً جس طرح شیطانی خواب آنا اور پریشان کن نفسیاتی کشمکش میں مبتلا ہونا

علاج۔۔۔
گھر میں روحانی اگربتی لگانا
عرق شفا پلانا 30 بوند روز پانی ملا کر صبح دوپہر شام 3 وقت
مکمل علاج کیلیے۔ ایرانی اتارہ۔
منگوا کر اتارہ کریں

عارف بابا سیلالی نیو بی مہاراسٹرا انڈیا ای میل و۔
واٹساپ نمبر۔ برائے کرم واٹساپ پر صرف میسیج کریں۔ کال ہر گز نہ کریں۔
+91 8976289786
Email:roohanienterprises2112@gmail.com

Published By: Ulama Foundation Nepal, Bhairahwa, Rupandehi Lumbini Pradesh Nepal, Reg: 372860
Email:- weeklynepalurdutimes@gmail.com, Web site: www.nepalurdutimes.com, Contact:- +91 8795979383, +977 9817619786, +9779821442810